شری گروگرنتھ صاحب

مسلمانوں کے لیے ہدایات

سکھ مت
10
د

نانک سنگھ نشتر

د
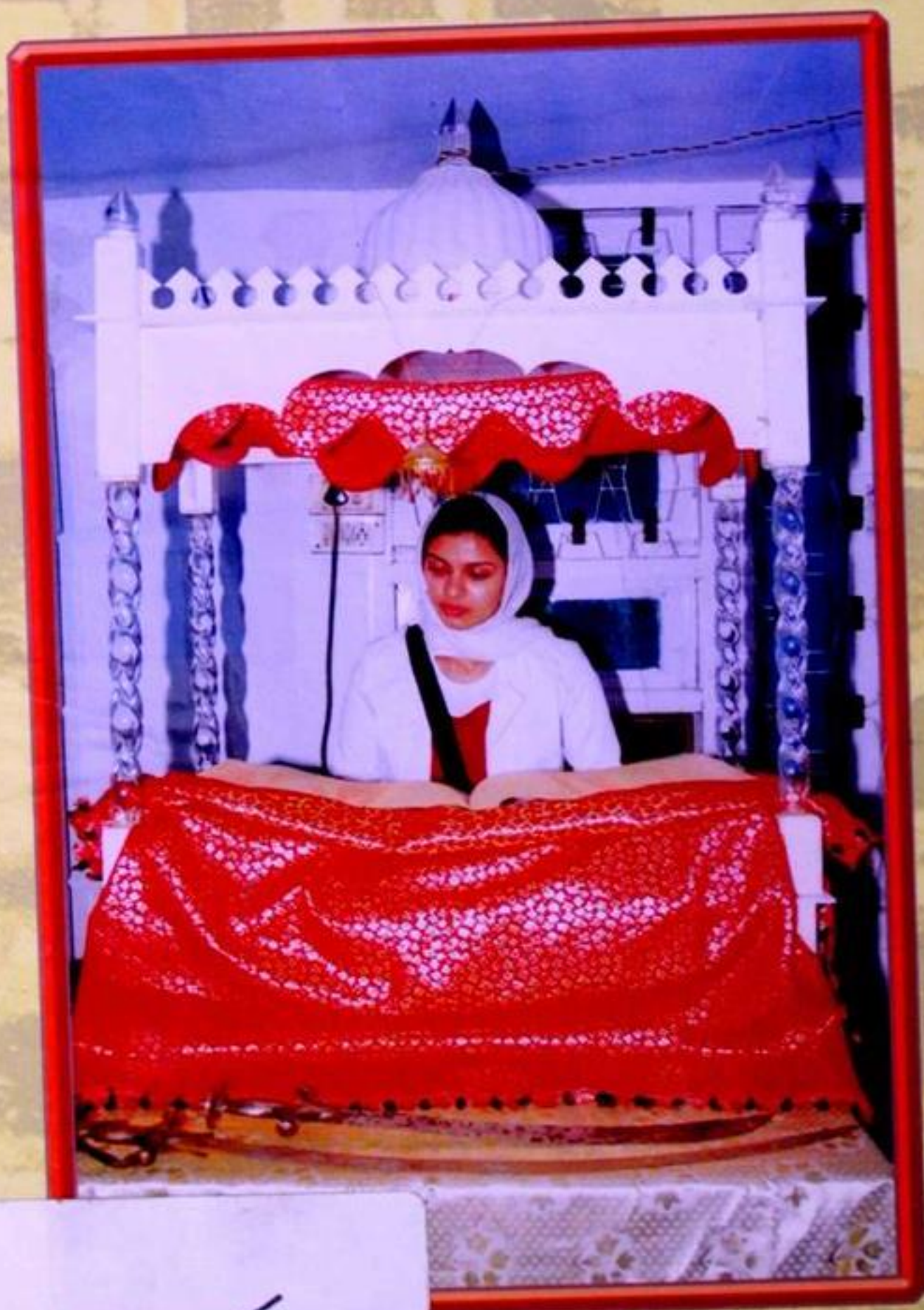
شری گرو گرنتھ صاحب

(عالم انسانیت کا دھرم گرنتھ)

میں

مسلمانوں کے لیے ہدایات

ایک سہ لسانی پیشکش

(گربانی اردو رسم الخط کے ساتھ اردو اور انگریزی میں تشریح)

RAMPUR RAZA LIBRARY
53146
5/6/07

از

نانک سنگھ نشتر

ایم۔اے (عثمانیہ)

انٹرنیشنل سکھ سنٹر فار انٹر فیتھ ریلیشنس

'سنت بھون' 15-3-137 گولی گوڑہ چمن، حیدرآباد - 500012 - انڈیا

E-mail : nanaknishter@hotmail.com

اس کتاب کی اشاعت میں جزوی اعانت کے لیے
ہم آندھرا پردیش اردو اکیڈیمی کے مشکور ہیں

اردو ٹائیٹل کور	:	ایک لڑکی شری گرو گرنتھ صاحب پڑھتے ہوئے
انگریزی ٹائیٹل کور	:	ایک لڑکا شری گرو گرنتھ صاحب پڑھتے ہوئے
پہلا ایڈیشن	:	1000 جلدیں ۔ سال ۲۰۰۷ء
ہدیہ	:	100 روپے
کمپیوٹر کتابت	:	SAM کمپیوٹرس، روبرو عشرت محل، مغل پورہ، حیدرآباد۔ انڈیا

فون: 6671 3027 ، موبائیل: 09246 54 3027
E-mail : samurdu@yahoo.com

ملنے کا پتہ

۱۔ انٹرنیشنل سکھ سنٹر فار انٹر فیتھ ریلیشنس
(گرونانک دیو ایجوکیشنل ٹرسٹ کا ایک پراجکٹ)
'سنت بھون' 137-3-15 ۔ گولی گوڑہ چمن، حیدرآباد۔ 500012 ۔ انڈیا
E-mail : nanaknishter@hotmail.com
موبائیل: 0 98 48 35 31 05

۲۔ بھائی چتر سنگھ اینڈ کمپنی
ناشر و کتب فروش
1687 ۔ کوچہ جاٹ مل ۔ دریبہ کلاں، چاندنی چوک ۔ دہلی ۔ 110006
فون: 011 - 23 25 36 01
011 - 23 26 78 71
موبائیل: 0 98 11 49 11 11

فہرست

☆

اس مصنف کی کچھ اور پیشکش

۱۔ سفید لہو (مجموعہ کلام) اردو

۲۔ شری گروگرنتھ صاحب۔کونی آنی متیالو تلگو

۳۔ شری گروگرنتھ صاحب۔ نیودک ابھنگ وانی (زیر طباعت) مراٹھی

۴۔ سکھس ان پریزنٹ کانٹسٹ (دستیاب نہیں ہے) انگریزی

۵۔ سیلیکشن فرم گروگرنتھ صاحب انگریزی

۶۔ سکھس۔ چیلنجس اینڈ سولیوشنس (زیرِ طباعت) انگریزی

۷۔ سکھ مسلم ریلیشنس (زیر ترتیب) انگریزی

☆

سید حامد آئی اے ایس (ریٹائرڈ)
چانسلر۔ ہمدرد یونیورسٹی
سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ
سابق سکریٹری امور داخلہ۔ حکومت ہند

تعلیم آباد
سنگم وہار
نئی دہلی-110062
۱۰/ستمبر ۲۰۰۶ء

پیش لفظ

سردار نانک سنگھ نشتر کی زیر نظر کتاب 'شری گرو گرنتھ صاحب میں مسلمانوں کے لیے ہدایات' کئی زاویوں سے توجہ اور انہماک کی مستحق ہے۔ ایسا شاید کم ہوا ہو کہ کسی ایک مذہب کے ماننے والے نے کسی دوسرے مذہب کے پیروؤں سے کہا ہو کہ ہمارے صحیفہ میں تمہارے لیے غور وفکر کا سامان ہے۔ فاضل مصنف نے ایسا اپنے مذہب کی تبلیغ کے لیے نہیں کیا ہے۔ اسے احساس ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے ادیان اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں، وہ انسانوں کو سیدھے راستہ پر چلاتے ہیں، بھلمنساہت سکھاتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں۔ مصنف کی نگاہ اس بات پر بھی جمی ہے کہ سکھ مذہب اور اسلام کے درمیان مشابہتیں بہت ہیں۔ دونوں کا محور توحید ہے۔

کتاب کے ''تعارف'' میں سردار نانک سنگھ نشتر نے کہا کہ ''شری گرو گرنتھ صاحب'' کو موجودہ گرو (مرشد) کے طور پر احترام کے لیے سجدہ کیا جاتا ہے اور سامنے مختلف ہتھیار رکھے جاتے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی مذہب میں ہتھیار کا کوئی مقام نہیں ہے۔ ...... سکھ اور ہتھیار ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں اور جدا نہیں کئے جاسکتے''۔ ہتھیاروں کی پرستش سے اختلاف رائے ہوسکتا ہے۔ لیکن عبادت میں ہتھیاروں کی شرکت جس مصلحت پر مبنی ہے اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ قوموں کے ارتقاء کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ اقبال نے کہا ہے:

آتجھ کو بتادوں میں تقدیر امم کیا ہے ☆ شمشیر وسناں اول، طاؤس ورباب آخر

دور انحطاط اور طاؤس و رباب سے قوم کو محفوظ رکھنے کے لیے سکھ مذہب کے محترم

گردوں نے ہتھیار برداری کو عبادت میں داخل کر دیا ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ ''سکھ ازم، طاقت اور عبادت کا ایک خوبصورت امتزاج ہے''۔۔

مصنف کے اس قول سے کسے اختلاف ہوگا کہ کسی قوم کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہو تو اس کی مذہبی کتاب کا مطالعہ کرو اس کے متعلق تاریخ کی کتابوں میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس پر نہ جاؤ، مسلمانوں کو بھی تاریخ اور مذہب کے غلط مبحث سے سروکار رہا ہے۔ مورخوں نے، جن کا گوشۂ خاطر مسلمانوں کی طرف نہیں تھا اور جو ماضی کی عداوت اور مبارزت کے زخموں کو چاٹتے رہے، یہ فتنہ برپا کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ حالانکہ سارے شواہد اس بات کے موجود ہیں کہ اسلام مساوات اور اخوت اور توحید اور امن پسندی اور غربا پروری کے سایہ میں پروان چڑھا۔ مورخوں کا یہ ستم ہی کیا کم تھا کہ بیسویں صدی عیسوی کے اواخر اور اکیسویں صدی کے اوایل میں میڈیا نے جو قبضہ فرنگ میں ہے اور جس کی پرچھائیں ہندوستانی میڈیا پر برابر پڑتی رہتی ہے، تاریخی دروغ کے برتہ پر ایک نیا اتہام تراشا کہ اِسلام دہشت گردی کو فروغ دیتا ہے۔ افترا پردازوں نے اتنی زحمت بھی گوارا نہیں کی کہ اسلام کے منابع، قرآن اور سنت، کی ورق گردانی کرتے اور حقیقت تک پہنچتے۔ مغربی طاقتوں نے کچھ پرانی عداوت اور کچھ نئی طمع (زر سیال کے ذخایر پر قبضہ کرنے کی خواہش) کے تحت دہشت گردی کی حکایت کو بہت بڑھاوا دیا اور اسے اس قدر دوہرایا کہ بے اٹکل دنیا اسے صحیح سمجھنے لگی۔ ماضی میں تواریخ اور حال میں میڈیا نے دروغ بافی اور بہتان تراشی سے کہرام مچا دیا ہے۔ ہمارے کان جھوٹ سننے اور ہمارے ذہن اسے باور کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔۔

خلعت قبول عام کی پا جاتا ہے دروغ ☆ ہوتا ہے نشر جب متواتر ہنر کے ساتھ

گویا توحید اور انسانیت کے علاوہ مسلمانوں اور سکھوں میں ایک مماثلت یہ بھی ہے کہ دونوں کو ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت تشدد سے متہم کیا گیا ہے۔۔

فاضل مصنف کے فرمودات سے یہ راز بھی کھلتا ہے کہ سکھوں کو اپنے تشخص کی حفاظت کی بڑی فکر ہے۔ یہ فکر ایک دوسرے عنوان سے مسلمانوں کو بھی ہے'' تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کا کام کیا آزاد ہندوستان کے اکثریتی ہندوؤں کے حکمراں طبقہ نے ملک کے دستور میں سکھوں کو ہندوؤں کے طور پر پیش کر کے''۔

مصنف نے اس لشکر کشی کی دردانگیز داستاں کو دوہرایا ہے جسے آپریشن بلیو اسٹار کا نام دیا گیا۔اس کے زخم ابھی تک بھرے نہیں بلکہ بعد کے واقعات نے انہیں اور گہرا کردیا۔اس کتاب کی تصنیف کے مقاصد میں سے خود مصنف کے بقول ایک اہم مقصد سکھوں کی ''علحدہ شناخت کی برقراری'' ہے۔

جس دکھتی رگ کو مصنف نے چھیڑا ہے وہ دراصل اقلیتوں اور ان کے تشخص کی بقاء سے تعلق رکھتی ہے۔اقلیتیں کہیں بھی ہوں، ایک عنوان اکثریت کے محاصرہ میں رہتی ہیں۔ان کے اندر اگر تنظیم ہے اور اگر انہیں صالح ، دور اندیش، مخلص اور دانشمند قیادت میسر ہے تو وہ اپنی قوم اور اس کے تشخص کی بقا کا سروسامان اس طرح کرسکتی ہیں کہ وہ ملک کی ہمہ جہت پیشرفت اور اس کے اندر امن وامان اور اتحاد سے نہ ٹکرائے ۔ ملک کی ترقی کے ساتھ خود بھی ترقی کرتی رہے۔لیکن اگر یہ قیادتِ ٹکاؤ نہیں بکاؤ ہوگی تو انتشار کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

نشتر صاحب کی کتاب سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ اقلیتوں کو اپنے مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے مل بیٹھنا چاہئے لیکن اقلیتوں کے باہمی اتحاد کا یہ مفہوم کبھی نہیں ہوگا کہ وہ اکثریت کے خلاف صف آراء ہوجائیں۔ ملک کے مفاد اور اس کی ترقی کی پاسباں اقلیتیں اسی طرح ہوتی ہیں جس طرح اکثریت بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سردار نانک سنگھ نشتر نے اپنی کتاب کے ساڑھے چار تعارفی صفحات کو اہم اور پر مغز

مطالب سے بھر دیا ہے جو چلاّ چلاّ کر قاری کی توجہ کو طلب کر رہے ہیں۔ کتاب کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ شری گرو گرنتھ صاحب کے ارشادات صفحہ میں ایک طرف درجہ ہیں اور ان کے مقابلہ میں درج ہیں انگریزی اور اردو میں ان کے تراجم جو خوبصورتی کے ساتھ کئے گئے ہیں۔ سنئے:

"قاضی وہی ہے جس نے اپنی خودی کا غرور چھوڑ دیا ہو اور اللہ تعالیٰ کے ایک نام پر ہی بھروسہ رکھا ہو۔ سچا خالق ہمیشہ رہنے والا ہے، جو نہ کبھی پیدا ہوا اور نہ ہی کبھی فنا ہونے والا ہے"۔

"رحم دلی کو مسجد بناؤ اور صدق دلی کو مصلیٰ۔ حق اور حلال کی روٹی کو قرآن بناؤ۔ ایمانداری کی محنت کا جتن کرو اور نیک اعمال کا روزہ رکھو۔ اس طرح سچا مسلمان ہو، نیک اعمال کو کعبہ سمجھو اور سچ کو اپنا پیر مانو اور نیک اعمال کو اپنا کلمہ اور نماز بناؤ۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جو اعمال اس کو (خدا کو) پسند ہوں اس کو تسبیح سمجھو۔ تب وہ تمہاری آبرو کو اپنی حفاظت میں رکھے گا"۔

یہ کتاب 'انٹرنیشنل سکھ سنٹر فار انٹر فیتھ ریلیشن' کے زیرِ اہتمام طبع ہوئی ہے۔ اس کا ایک مقصد فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنا ہے۔ سکھ مسلک کے محترم مرشدوں کا مقصد تھا کہ انسانیت اور حسن اخلاق کو عام کریں۔ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے اپنے مذہب کی تعلیم پر صدق دل سے عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ مذہب کو رسم و رواج میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ ظاہر داری، ریاکاری اور منافقت سے انسانوں کو دور رکھیں۔ سچائی اور رحم دلی کو فروغ دیں۔ زبانی جمع خرچ کا فریب نہ کھائیں، عمل کر کے دکھائیں۔ سردار نانک سنگھ نشتر نے اس کتاب کے ذریعہ، جو حسن انتخاب کی مظہر ہے، نہ صرف سکھوں کے مسلک کو آئینہ دکھایا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ اہل دل کا مسلک خواہ وہ کسی مذہب کے ماننے والے ہوں انسان دوستی اور تہذیب اخلاق و اطوار ہے۔۔

سید حامد

ڈاکٹر جودھ سنگھ

پروفیسر آف سکھ ازم

ایڈیٹر ان چیف ۔ انسائیکلو پیڈیا آف سکھ ازم

پنجابی یونیورسٹی

پٹیالہ ۔ پنجاب

۱۴/ستمبر ۲۰۰۶ء

پیغام

شری گرو گرنتھ صاحب ایک انوکھی تخلیق ہے کیوں کہ یہ ایک واحد مقدس کتاب ہے جو انسانیت کے مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے سنت ، صوفی ، گرو اور بھگتوں کی نمائندگی کرتی ہے ۔ جیسے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ شری گرو نانک صاحب جی نے پنجاب کے باہر مختلف سمتوں میں سفر کیا چونکہ خود صداقت کے علمبردار اور صداقت کی زندگی گزارتے تھے جہاں بھی وہ جاتے صداقت کی آوازیں اکٹھی کرتے چاہے وہ کسی ذات پات ، رنگ و نسل اور جغرافیائی مقامات کے روحانی شخصیتوں کی ہوں ۔ اپنے مرید لہنا جو بعد میں دوسرے نانک شری گرو انگد صاحب کہلائے ان کو صداقت کی آوازوں حوالہ کیں ۔ جنہوں نے شری گرو نانک صاحب کے اس مشن کو چلاتے ہوئے تیسرے گرو شری گرو امرداس جی کو فرائض اور ذمہ داری سونپی ۔ اسی طرح سکھ ازم طول اور عرض میں پھیل گیا اور گرو صاحبین کے پاس کلام کا ذخیرہ کافی بڑھ گیا اور

بانی (کلام) سکھ ازم کے پیروکاروں کے لیے رہنمائی کا وسیلہ بن گیا۔ جو بلا جھجک ہندوؤں، مسلمانوں اور دوسروں کو اپنے حلقہ میں سمیٹنے کا موجب بنا۔۔

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب نے شری گرو گرنتھ صاحب مرتب کیا۔ جس میں گروؤں کے علاوہ بھگتوں اور ممتاز صوفیوں جیسے شیخ فرید اور شیخ بھیکن وغیرہ کے مقدس کلام کو اس میں شامل کیا۔ شری گرو گرنتھ صاحب ایک ایسا ضخیم ذخیرہ ہے جو ہندوستان کے پانچ صدیوں (بارہویں سے ستارویں صدی تک) کے روحانی اور تہذیبی اقدار کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس نے ہندوستانی عوام کو متحد کرنے اور ہندوستانی معاشرہ کے اونچی ذات کے طبقہ کے جبر واستبداد کے خلاف صف آراء ہونے اور مقابلہ کرنے کے لیے کمر بستہ کیا اور دوسری طرف عوام کو تیار کیا کہ وہ مغربی سمت سے آنے والے بیرونی حملہ آور لٹیروں کا منہ توڑ جواب دے سکیں۔

شری گرو نانک صاحب جی اور دوسرے گرو صاحبین نے چند نہایت ہی اہم اداروں کی داغ بیل ڈالی جو سکھ ازم کے وجود میں آنے سے پہلے ہندوستانی عوام کو میسر نہیں تھے۔ شری گرو نانک صاحب نے عوام کو ذہن نشین کروایا کہ انفرادی طور پر عبادت کرنے کے بجائے اجتماعی طور پر عبادت کریں جس سے ان میں حوصلہ، طاقت اور آپسی اپنے پن کے احساسات فروغ پائیں۔ لنگر کا ادارہ بھی انعقاد عمل میں لایا تاکہ عوام ایک دوسرے سے قریب تر ہو سکیں۔ ان اداروں سے سیوا (خدمت) اور کیرتن (سماع) کے ادارے وجود میں آئے جس سے عوام میں انکساری اور خودداری پیدا ہو اور ایک دوسرے سے مساوات کا جذبہ اور اطوار میں ترقی ہو۔۔

شری گرو گرنتھ صاحب کے کلام نے عوام کو انسانی عظمت سے روشناس کروایا۔ شری گرو گرنتھ صاحب کے مطابق اگر روحانیت ہمیں اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت میں مددگار نہیں ہوسکتی۔ تب اس کا کیا مصرف ہے؟ عزت اور آبرو کی حفاظت کے لیے پہلے ہمیں روحانی اور سیکولر معاملات میں صداقت پسند بننا پڑے گا۔ شری گرو گرنتھ صاحب عوام کو مزید احساس دلاتا ہے کہ شبد (کلام) کی حقیقت کو سمجھیں۔ شری گرو گرنتھ صاحب نے عوام کو علم کے ایک نئے عقیدے سے متعارف کروایا کہ محض کتابوں اور دیگر علمی ذرائع سے معلومات حاصل کرنا، علم نہیں کہلایا جاسکتا۔ اس قسم کی تعلیم عوام کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرسکتی ہے جو دماغ میں غرور اور تکبر کے خیالات پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اس کے برخلاف حقیقی علم انسان کے دماغ کو عظیم ترین حقیقت (اللہ تعالی) کے عجائبات، انکشافات اور اپنے اطراف اس کی لامحدود تخلیقات سے روشناس کراتا ہے جسکا تذکرہ ''جپ جی'' میں علم کا پڑاو (گیان کھنڈ) کے عنوان سے کیا گیا ہے۔

شری گرو گرنتھ صاحب ایک ایسی مقدس تصنیف ہے جو ایسے انسانی شخصیت کی تشکیل کرتی ہے جو روحانی اور دنیاوی ہر انسانی مسائل کو حل کرسکے۔ شری گرو گرنتھ صاحب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگر کوئی براہمن ہے تو اسے صحیح معنوں میں براہمن ہونا چاہئے اور اگر کوئی مسلمان ہو تو اسے حقیقی معنوں میں مسلمان ہونا چاہئے۔ شری گرو گرنتھ صاحب میں تیسرے گرو شری گرو امرداس جی کے بموجب سارے مذاہب مساوی طور پر اس بات کی اہلیت رکھتے ہیں کہ کس طرح انسانیت کو برائیوں سے نجات دلائیں۔ بشرطیکہ کوئی اپنے مذہب کی سچی پیروی کرے۔ یوگیوں کو بھی کہا گیا ہے کہ وہ دکھاوے کے ڈھونگ چھوڑ کر حقیقی یوگی بنیں۔۔

سردار نانک سنگھ نشتر کی یہ کتاب ایک بیش بہا اثاثہ ہے کیوں کہ اس میں مسلم بھائیوں کے سامنے گرو صاحبین کے ہدایات کے ان پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا جن کا تعلق اسلام کی حقیقی تعلیمات سے ہے۔ انہوں نے اسلامی عقائد سے متعلق گربانی کو اردو رسم الخط میں تحریر کیا ہے اور اس کی تشریح بھی کی ہے۔ انگریزی متن کا میں نے مطالعہ کیا ہے اور اردو تشریح کو میرے ساتھی ڈاکٹر محمد حبیب نے پڑھ کر سنایا ہے۔ میں مکمل طور پر مطمئن ہوں کہ سردار نانک سنگھ نشتر نے شری گروگرنتھ صاحب میں شامل اسلامی نظریات کے تعلق سے نئی راہیں کھول دی ہیں۔ اس کتاب کو اردو پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرتے ہوئے مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ وہ بذات خود ملاحظہ فرمائیں کہ شری گروگرنتھ صاحب میں ان کے مذہب کے عقیدے اور اقدار کے بارے میں گرو صاحبین کے کیا خیالات ہیں۔

میں انٹرنیشنل سکھ سنٹر فار انٹر فیتھ ریلیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس مقدس مقصد کے کتاب کی چھپوائی کی ذمہ داری نبھائی جو دونوں مذاہب کو ایک دوسرے سے قریب لانے میں معاون و مددگار ثابت ہوگی۔

جودھ سنگھ

تعارف

میں نے اس مجموعہ میں شری گروگرنتھ صاحب میں سے مسلمانوں کے لیے اسلامی تعلیمات اور ہدایات کے کچھ ایسے نمونے پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف مسلمان بزرگ ہی نہیں بلکہ سکھ گرو صاحبین اور دیگر مذاہب کے بزرگ بھی اسلامی عقیدہ کا احترام کرتے تھے اور مسلمان عقیدت مندوں کو اپنی طرز کی تعلیمات کے بجائے اسلامی عقیدوں اور مذہبی کتب کے عین مطابق چلنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہندوؤں کو بھی ہندوؤں کے اپنے عقیدے اور مذہبی کتب کے مطابق زندگی گزارنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ اس طرح شری گروگرنتھ صاحب سارے عالم انسانیت کا ایک مقدس دھرم گرنتھ ہے جس میں مسلمان کو اچھا مسلمان اور ہندو کو اچھا ہندو بننے کی ہدایات دی گئیں ہیں اور سکھوں کو جنس، زبان، ذات، پات، علاقہ اور نسل کے بھید بھاؤ سے اونچا اٹھ کر ایک سچا سیکولر، روحانی اور خدا پرست مکمل انسان بننے کی ہدایات دی گئیں ہیں۔

شری گروگرنتھ صاحب کے لفظی معنی ہیں ''شری'' یعنی احترام کے لیے کسی بھی نام سے پہلے تخاطب۔ ''گرو'' یعنی مرشد جس سے مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے۔ ''گرنتھ'' یعنی کتاب۔ ''صاحب'' مزید احترام کے لیے نام کے بعد۔ یہ مرتبہ ۱۷۰۸ء میں دسویں گرو شری گروگوبند سنگھ جی نے اپنے جانشین کے طور پر پہلے گرو شری گرونانک دیو جی کے سلسلہ گرویائی کو تاقیامت

جاری رکھنے کے لیے منتقل کیا۔ سکھوں کی عبادت گاہ کو "گردوارہ" کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں گرو تک پہنچنے کا دوارہ (دروازہ)۔ گردواروں میں شری گرو گرنتھ صاحب کو اونچے مقام پر بہ صد احترام کھول کر رکھا جاتا ہے۔ اور قیمتی کپڑوں سے ڈھانک دیا جاتا ہے۔ اس عمل کو "پرکاش" یعنی روشن کرنا کہا جاتا ہے۔ جس سے سکھ روحانی روشنی حاصل کریں۔ ہر مذہب و ملت کے ماننے والے خواتین و حضرات کو داخلہ کی مکمل آزادی ہے۔ حتی کہ ایام حیض میں بھی کسی بھی مذہبی امور سے ممانعت نہیں ہے کیوں کہ یہ ایک قدرتی عمل ہے جس میں کوئی ناپاکی یا گناہ کا دخل نہیں ہے۔ عورت کے عظمت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "اسے بُری یا ناپاک کیسے کہہ سکتے ہیں جو پیغمبروں اور بادشاہوں کو جنم دیتی ہے"۔ گردوارے میں کوئی پوجا نہیں کی جاتی۔ صرف گربانی پڑھی اور گائی جاتی ہے۔ کوئی مورتی یا تصویر نہیں رکھی جاتی۔ شری گرو گرنتھ صاحب کو موجودہ گرو (مرشد) کے طور پر احترام کے لیے سجدہ کیا جاتا ہے اور سامنے مختلف ہتھیار رکھے جاتے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی مذہب میں ہتھیار کا کوئی مقام نہیں ہے۔ لیکن کرپان (ایک ہتھیار) ساتھ رکھے بغیر کوئی بھی شخص سکھ کہلانے کا مستحق نہیں ہے اور نہ ہی اس کی عبادت مکمل ہوتی ہے۔ سکھ اور ہتھیار ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اور جدا نہیں کیے جاسکتے۔ شری گرو گوبند سنگھ جی کا فرمان تھا کہ "کوئی سکھ بغیر ہتھیار کے ان کے سامنے نہ آئے"۔

سکھ ازم، طاقت اور عبادت کا ایک خوبصورت امتزاج ہے۔ شری گرو نانک صاحب جی نے بذات خود اس ذہنی اور نفسیاتی فلسفہ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ کہنا کہ بعد میں ان کے جانشین گروؤں نے ان کے بتائے ہوئے راستہ عبادت سے منحرف ہوتے ہوئے طاقت کے استعمال کو ترجیح دی جہالت اور حماقت پر مبنی شر پسندی ہے۔ کسی بھی قوم کی حقیقت جاننے کے لیے تاریخ کی نہیں بلکہ اس کے منبع مذہبی کتاب کے ہدایات اور شواہد کی بنیادیں اور ان کا موجودہ رویہ جاننا

ضروری ہے۔ جو ایک نا قابل تردید حقیقت ہوتی ہے۔ تواریخ چاہے وہ گذشتہ زمانے کے ہوں یا موجودہ زمانے کے، ہمیشہ حکمرانوں کی ایماء پر یا خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لکھی جاتی رہی ہیں۔ جن کا عام طور پر واقعات کی صحت سے بہت کم تعلق رہتا ہے۔ حقیقت پر مبنی تاریخ جس کسی نے بھی لکھی حکمرانوں کے عتاب کا شکار بنے اور ایسی تواریخ تلف کردی گئیں۔ چنانچہ سکھوں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتا رہا ہے۔ سکھوں کو مخالف اسلام اور مسلم دشمن رنگ دینے میں ہندوؤں نے اپنا حلیف بنا کر اور مسلمانوں نے اپنا حریف بنا کر پیش کرنے میں بڑی فیاضی سے کام لیا۔ حتی کہ بیشتر سے زیادہ ہندو قلمکاروں نے سکھوں کو ہندو اور ہندوؤں کا ہی ایک طبقہ بنانے میں پورا زور قلم صرف کردیا۔ تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کا کام کیا آزاد ہندوستان کے اکثریتی ہندوؤں کے حکمران طبقہ نے ملک کے دستور میں سکھوں کو ہندوؤں کے طور پر پیش کر کے۔

ایسا نہیں ہوا کہ سکھوں نے سرکار اور سماج کے نقار خانہ میں اپنی ان سنی کی جانی والی طوطی کی آواز نہ اٹھائی ہو۔ تاریخ کے ہر دور میں سکھوں نے اپنی علحدہ شناخت کی برقراری کے لیے احتجاج کیا، تحریر اور تقریر کے ذریعہ مہم میں جٹے رہے اور نا قابل یقین تکالیف برداشت کیں اور مسلسل عظیم قربانیاں دیتے رہے۔ حالیہ عرصے میں اسی کوشش کو سیاسی اور باغیانہ نام اور ملک سے علحدگی پسند تحریک خالصتان کا نام دے کر سکھوں کے اہم ترین اجتماع شری گرو ارجن صاحب کے یوم شہادت پر جب کسی گردوارے میں تل دھرنے جگہ نہیں رہتی مقدس ترین عبادت گاہ گولڈن ٹمپل (ہری مندر صاحب) امرتسر اور دیگر ۴۲ گردواروں پر فوج کشی کے ذریعہ وحشیانہ لوٹ، مار اور ہزاروں سکھوں کا قتل عام کیا گیا۔ صرف اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا تمام میں اپنی شناخت کی بقاء کی آواز اٹھانے والوں کو بنیاد پرست کا نام دے کر جڑ سے صفایا کرنے کی بھر پور کوشش اور قوم دشمن چاپلوسوں کو ماڈریٹ سکھ کے نام

سے سرپرستی کرتے ہوئے قوم کو دو پھاڑ کرنے کی انتھک کوششیں کی گئیں۔ اپنی علحدہ شناخت کے برقراری کے لیے میری یہ پیش کش "شری گرو گرنتھ صاحب میں مسلمانوں کے لیے ہدایات" اپنے طور کی ایک مصدقہ دستاویزی کڑی ہے جسے کسی بھی قیمت پر جھٹلایا نہیں جاسکتا۔۔

سکھ کا کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ انسانیت میں ایقان رکھنے والا بین المذہبی 'سبحان اللہ کا آزاد بندہ' (واہگرو جی کا خالصہ) ہے۔ اس لیے سکھ کبھی مذہبی متعصب ہو ہی نہیں سکتا۔ شری گرو گرنتھ صاحب میں جن مسلمان، اچھوت اور ہندو جاتیوں کے بزرگوں کو گذشتہ چار سو سالوں سے سجدہ کرنے والا اور ان کی ہدایات کو گربانی سمجھ کر احترام کرنے اور عمل پیرا ہونے والے کے ذہن میں کسی مخصوص مذہب سے قربت یا دوری اور الفت یا نفرت نا قابل یقین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ سوا پانچ سو سال کی تاریخ میں سکھ کبھی فرقہ وارانہ دنگوں کے فریق نہیں بنے سوائے ملک کے تقسیم کے بدبخت فرقہ وارانہ دنگوں کے ماحول میں جذبات میں بہہ گئے۔ لیکن اس سے پہلے یا بعد میں حتیٰ کہ ۱۹۸۴ء کے سکھوں کے نسل کشی کے بعد بھی کبھی کسی مذہب کے ماننے والوں کے تعلق سے ان کے دل و دماغ میں دشمنی تو دور تلخی تک بھی نہیں رہی۔ ان سارے وجوہات کی بنیاد شری گرو گرنتھ صاحب کے تعلیمات پر سچی عقیدت سے عمل پیرا ہونا ہے۔

سکھ۔ مسلم تعلقات کی ایک خوبصورت قابل تقلید مثال ہے۔ سکھوں نے پنجاب، موجودہ پاکستان، ہماچل پردیش، ہریانہ، اتر پردیش کے علاقوں اور پڑوسی بیرون ممالک افغانستان اور چین کے علاقوں پر فتوحات حاصل کیں اور ۸۴ سال حکومت کی۔ اس دوران خود پنجاب کی چھوٹی سی ریاست مالیر کوٹلہ کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور خبر گیری کرتے رہے حتیٰ کہ تقسیم ملک کے فسادات میں بھی یہ علاقہ محفوظ رہا۔ آزادی کے بعد اکالی دل کے ٹکٹ پر نواب مالیر کوٹلہ متعدد بار پنجاب اسمبلی کے ممبر چنے جاتے رہے۔ (سکھوں کے دو بدو شری اکال تخت

صاحب پر عہد لیتے ہوئے مالیر کوٹلہ کے مسلمان اکالی ستیہ گرہوں میں شریک رہے)۔ سکھوں کی یہ وابستگی نواب شیر محمد خان کے تئیں اظہار ممنونیت رہی ۔ دسمبر ۱۷۰۵ء میں وزیر خان گورنر سرہند نے شری گرو گوبند سنگھ جی کے ۸۱ سالہ والدہ ماتا گوجر کور جی اور دو چھوٹے چھ اور نو سال کے صاحبزادوں صاحبزادہ زور آور سنگھ جی اور صاحبزادہ فتح سنگھ جی کو قید کر لیا۔ بچوں کو اسلام قبول کرنے کے لیے لالچ اور دھمکیوں کا اثر نہ ہونے پر زندہ دیوار میں چنوا دینے کی سزا دینے سے پہلے چار دن تک اذیتیں دیتے رہے ۔ گورنر کی عدالت میں کارروائی کے دوران دیوان سچا نند کھتری نے خوب زہر اگلا اور سخت سے سخت ترین سزا دینے کی حمایت کی ۔ جب کہ مالیر کوٹلہ کے نواب شیر محمد خان نے پر زور احتجاج کیا۔ اس پر گورنر نے یاد دلایا کہ یہ وہی گرو کے بچے ہیں جنہوں نے چمکور کی جنگ میں تمہارے بھائی ناہر خان کو قتل کیا جہاں سے ابھی تم بھی جنگ لڑ کر آ رہے ہو۔ اس پر نواب نے جواب دیا میں اپنے بھائی کے قتل کا انتقام گرو سے میدان جنگ میں لوں گا لیکن ان معصوم بچوں کو کسی بھی طرح کا نقصان پہنچانا اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اسلام اور ہندوازم کے درمیان پیدا کی گئی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور انہیں آپس میں مربوط کرنے کے لیے سکھ تحریک عالم وجود میں آئی ۔ دونوں مذاہب کے بنیادی فلسفہ ایک اللہ تعالیٰ کے وجود میں ایقان رکھنے کے باوجود مطلب پرستوں نے رسم ورواج کی بنیاد پر اختلافات ڈھونڈنے کے نرالے فلسفہ سے منقسم کرنے اور متضاد روایات کو فروغ دیتے ہوئے نفرت اور حقارت کی خلیج پیدا کی اور دن بدن اس خلیج کو مزید وسیع کرتے رہے۔ سکھ ازم نے دونوں قوموں کو جوڑنے اور ان کے مشترک اقدار کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کے مشترکہ بنیادی فلسفہ اپنے ایک پیدا کرنے والے کی عبادت کرنے اور مخلوق میں خالق کے وجود پر زور دیا چاہے وہ کسی طریقے یا کسی زبان میں ہو۔ مطلب پرست عناصر نے خاص طور پر حکمرانوں اور تاریخ دانوں

نے ایک آزاد اور منفرد شناخت رکھنے والی اس انسانی تحریک سکھ ازم کا حلیہ بگاڑنے کی کوششوں میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ۔۔

شری گرو گرنتھ صاحب، نے ہندوؤں اور مسلمانوں میں میل ملاپ پیدا کرنے اور باہمی بقاء کے لیے ایک مخصوص رول ادا کیا ہے۔ شری گرو نانک صاحب جی سے لے کر پہلے پانچوں گرو صاحبین نے ہندوستان کے کونے کونے سے مسلمان صوفیا، اچھوت بھگت اور ہندو بھگتوں کے کلام کو جمع کرنے اور محفوظ کرنے کا کام ایک سو پینتیس (۱۳۵) سال تک کرتے رہے تاکہ ساری انسانیت کی رہنمائی کرنے کے لیے ایک جلد مرتب کر سکیں۔ مثال کے طور پر پنجاب کے حضرت بابا شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر (۱۱۷۵ سے ۱۲۶۵ء) کا پنجابی میں اور بنگال کے بھگت جئے دیو جی (۱۲۰۱۔ ۱۲۴۵ء) کا سنسکرت میں کلام حاصل کیا جو پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی کی ولادت سے تقریباً ڈھائی سو سال پہلے گزر چکے تھے۔ گرو صاحب نے بذات خود ان کے مصدقہ کلام کو جمع کیا جب یہ ان کے مقامات پر گئے تھے۔ یہ مقدس کتاب چھتیس (۳۶) پاک روحوں کے سوجھ بوجھ اور تجربات پر مشتمل ہے جنہیں حضرت بابا شیخ فرید صاحب (۱۱۷۵۔ ۱۲۶۵ء) سے لے کر شری گرو تیغ بہادر جی (۱۶۲۱۔ ۱۶۷۵ء) تک مختلف اوقات میں پانچ سو (۵۰۰) سالوں کے دوران الہام ہوتا رہا۔ پانچویں گرو شری گرو ارجن صاحب جی نے بذات خود (۱۵۹۹ سے ۱۶۰۴ء) کے پانچ سال کے عرصے میں مرتب کیا۔ بعد میں دسویں گرو شری گرو گوبند سنگھ جی نے اس میں نویں گرو شری گرو تیغ بہادر جی کا کلام شامل کیا اور ۱۷۰۸ء میں اپنے جانشینی کے طور پر گریائی بخشی ۔۔

عام طور پر یہ ایک غلط خیال پایا جاتا ہے کہ یہ کتاب پنجابی زبان میں ہے جب کہ فارسی، سنسکرت اور سہسکرتی کے علاوہ یہ سارے ملک کی عام بول چال کی مختلف زبانوں پر مشتمل ہے۔

دوسرے گروشری گروانگد صاحب جی نے ایک علحدہ آسان اور سادہ رسم الخط ایجاد کیا تاکہ یہ مختلف زبانوں کو ایک ہی رسم الخط میں لکھا جا سکے۔ جسے "گرمکھی" کے نام سے جانا جاتا ہے اور جو پنجابی زبان کے رسم الخط کے نام سے مشہور ہے۔ ان دنوں پنجابی زبان دیہاتی علاقوں میں مقامی رسم الخط اور شہری علاقوں میں اردو رسم الخط میں لکھی جاتی تھی اور پاکستان میں اردو رسم الخط میں ہی لکھی جاتی ہے۔۔

اس مقدس کتاب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے (۳۶) بزرگوں کا کلام ان کی اپنی اصل زبان میں درج ہے۔ جن میں ۶ سکھ گرو، ۱۲ اچھوت بھگت، ۷ مسلمان صوفی اور باقی ہندوؤں کے مختلف طبقوں پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں میں بھگت شیخ کبیر جولاہہ قدس سرہ اور بھگت شیخ بھیکن جی اتر پردیش، بھگت سدنا جی قصاب سندھ، رائے ستا جی، رائے بلونڈ جی، بھائی مردانہ جی اور بابا شیخ فرید جی پنجاب کے تھے۔

ملک بھر میں مسلمان صوفی سنتوں نے اسلام کی تبلیغ پیار محبت، مساوات اور روحانی تعلیمات سے کی اور ہزاروں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ جس بات کا ثبوت آج بھی ان کی درگاہوں پر عقیدت سے حاضری دینے والوں میں ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ ان میں حضرت بابا شیخ فرید صاحب ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ جن کی تقلید میں شمال مغربی ہندوستان کے گاوں کے گاوں مسلمان ہو گئے۔ چنانچہ پاکستان وجود میں آنے کے بعد بیشتر پاکستانی اخبارات نے اپنے اداریوں میں لکھا کہ آج کے پاکستان کی بنیاد تو آٹھ سو سال پہلے ہی حضرت بابا شیخ فرید جی نے رکھی تھی جن کی وجہ سے یہ علاقہ مسلمان آبادی کا اکثریتی علاقہ بن گیا تھا۔ شری گرو نانک صاحب جی اور سکھ تحریک نے انسانی مساوات اور مذہبی آزادی کے لیے اور زبردستی تبدیلی مذہب کی مخالفت میں قربانیوں اور بہ زور شمشیر بھی جم کر اپنے

جو ہر دکھائے لیکن حضرت بابا شیخ صاحب کے بڑے مداح رہے ہیں۔ یہ اسی بات کا بین ثبوت ہے کہ سکھ کبھی بھی مسلمان یا اسلام کے خلاف نہیں رہے ہیں۔۔

'گرو کی مسجد' کا تازہ واقعہ ابھی تک ذہنوں میں محفوظ ہوگا۔ چھٹویں گرو شری گرو ہرگوبند جی نے پنجاب کے ضلع گرداس پور کے گاوں ہرگوبند پوری میں سکھوں کے دسوندھ کی رقم اور جسمانی کارسیوا سے ایک مسجد تعمیر کروائی جو "گرو کی مسجد" کے نام سے مشہور تھی۔ ۱۹۴۷ء میں ملک کے تقسیم کے وقت گاوں مسلمانوں سے خالی ہوگیا تب یہ مسجد سنسان ہوگئی۔ اس مسجد کی عمارت میں سکھوں نے گردوارہ قائم کرلیا اور اس کا نام 'گردوارہ گرو کی مسجد' رکھا۔ ۲۰۰۳ء میں جب کچھ مسلمان اس گاوں میں رہائش پذیر ہوئے تب سکھوں نے بنا مانگے رضا کارانہ طور پر اپنے طرف سے اس عمارت سے گردوارہ کا تخلیہ کر کے مسجد کے طور پر استعمال کرنے کے لیے مسلمانوں کے حوالے کردیا۔ اسطرح "گردوارہ گرو کی مسجد" کی جگہ اب پھر "گرو کی مسجد" اسی آب وتاب اور شان وشوکت سے کھڑی ہے۔ دنیا تمام میں مذہبی دنگوں اور مندر۔ مسجد کے جھگڑوں اور نفرت کے پھیلتے سیلاب کے درمیان اسلام اور مسلمانوں کے تئیں سکھوں کا یہ رویہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ سکھ ایک خدا اور ایک انسانیت کو کس صدق دل سے مانتے ہیں

آج کے اس ترقی یافتہ اور متمدن سمجھے جانے والے دور میں ہر طرف بعض افراد اور جماعتیں ہندو، مسلم، بودھی اور عیسائی اپنے مذہب کو برتر ثابت کرنے اور دوسرے مذاہب کے تعلق سے حقارت اور نفرت پھیلا کر تبدیل مذہب کی کوششوں میں عمل پیرا ہیں جو انسانی خون خرابہ کی بنیادی وجہ بن کر عوام میں مذہب کے تعلق سے بیزارگی اور نفرت کا جذبہ پیدا کرنے کا موجب بن رہی ہے۔

چنانچہ آج کا معاشرہ دو بڑے گروہوں میں منقسم ہوگیا ہے۔ ایک وہ کٹر پرست جو اپنے

مذہب کے علاوہ باقی سارے مذاہب کو کمتر سمجھتے ہیں اور دوسرا سیکولر کہلائے جانے والے غیر مذہبی ہونے کا دعوی کرنے والا جو انسانی بنیادی قدروں سے منحرف ہو کر بے راہ روی کی زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ آج کل کے حالات متقاضی ہیں کہ صحت مند سوچ وفکر رکھنے والے، درمیانہ روی کے راستے پر چلنے اور دوسروں کو ترغیب دینے والے افراد تیسرے گروہ کی تشکیل میں سرگرم عمل ہو جائیں جو نسل انسانی کی بقاء اور روحانی ترقی کا ضامن بن سکے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہے جب کہ ہم اپنے اپنے مذہب کو اپنی مذہبی کتابوں کی روشنی میں خود پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کریں اور دوسرے عقیدے پر نکتہ چینی کرنے سے گریز کریں۔

شری گرو گرنتھ صاحب کو سکھوں کی مقدس کتاب سمجھ کر مطالعہ کرنے سے اس کے پیام کے بنیادی مقصد کو کبھی بھی نہیں سمجھا جا سکے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے خالق اور اس کے مخلوق کے بارے میں کیا کہا گیا ہے اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ مجھے تسلیم کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ اس ترجمہ میں اصل کلام کے خیالات کی خوبصورتی کو پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا کیوں کہ آج تک کوئی ترجمہ لاکھوں کوششوں کے باوجود اصل زبان کی صحیح ترجمانی کرنے سے قاصر رہا ہے۔ میں سمجھوں گا کہ اس کتاب کو مرتب کرنے کا مقصد پورا ہو گیا، اگر کوئی مسلمان بھائی شری گرو گرنتھ صاحب میں درج ہدایات کے مدنظر اور اپنی مذہبی کتب کی روشنی میں اپنی زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہم سب کو ایسی توفیق عطا کرے کہ باہمی مشترک قدروں کی پاسبانی کرتے ہوئے، باہمی روابط کو مضبوط بنائیں اور متضاد اور منقسم کرنے والی باتوں پر دھیان نہ دیں جس سے احساس کمتری یا برتری پیدا ہو اور یہی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا سہل راستہ ہے۔۔

نانک سنگھ نشتر

صفحہ ۴۷۳ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

عورت کی عظمت

بھنڈ جمیئے بھنڈ نمیئے بھنڈ منگنڑ ویاہ۔
بھنڈہو ہوے دوستی بھنڈہو چلیئے راہو۔
بھنڈ موا بھنڈ بھالیئے بھنڈ ہوئے بندھان۔
سو کیوں مندا آکھیئے جت جمے راجان۔
بھنڈہو ہی بھنڈ اوپجے بھنڈیئے باجھ نہ کوئے۔
نانک بھنڈیئے باہرا ایکو سچا سوئے۔
جت مکھ سدا صالاہیئے بھاگا رتی چار۔
نانک تے مکھ اجلے تت سچے دربار (۲)۔

شبد ۱۹

۹

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 473**

Dignity of Woman

From a woman, man is bor n. In the woman's womb, a man is conceived, with a women he is betrothed and married. With a woman a man has a companionship, from woman originate new generations. When one's wife dies, another woman is sought for. It is through a woma n, a man restraints his passion. Why call her bad and impure from whom the saints and kings are born? From a woman, a woman is born , no body is born without a woman. Says Nanak, only the one *Sachcha* (One-True God) is without a woman. The mouth which ever praises God, is fortunate , rosy and beautiful. Says Nanak, those faces shall be bright in the court of that True God. (2)

Shabad 19

(even in today's most advanced and civilised society, during the period of menses, woman are prohibited to perform religious rites and entry into the places of worship for this so-called impurity. Sikhism, never treats wo man as impure for this natural process and are allowed for every religious rites, in view of this guidance.)

صفحہ ۴۷۳

پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

عورت کی عظمت

آدمی، عورت کے ہی پیٹ میں پلتا ہے اور عورت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ عورت سے ہی سگائی اور شادی کرتا ہے۔ عورت سے ہی مرد اپنے تعلقات رکھتا ہے اور عورت سے ہی انسانی نسل پیدا ہوتی ہے۔ جب کسی کی بیوی کی وفات ہو جاتی ہے تب وہ دوسری عورت چاہتا ہے۔ عورت کے ذریعہ ہی آدمی اپنی خواہشات پر قابو رکھ سکتا ہے۔ اُسے بری اور ناپاک کیسے کہہ سکتے ہو جو بادشاہوں اور پیغمبروں کو جنم دیتی ہے؟ عورت سے ہی عورت پیدا ہوتی ہے کوئی انسان عورت کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ نانک کہتے ہیں کہ ایک سچا (اللہ تعالی) ہی عورت کے بغیر ہے وہ منہ جو سدا ہی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا گاتا ہے خوش نصیب ہے اور خوبصورت ہے۔ نانک کہہ رہے ہیں ان کے چہرے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں درخشاں رہیں گے (۲)۔

شبد ۱۹

(آج کے اس ترقی یافتہ اور متمدن دور میں بھی ناپاک سمجھے جانے والے ایام حیض میں عورت کو مذہبی رسومات اور عبادت گاہوں میں داخلہ کی اجازت نہیں ہے۔ سکھ ازم میں عورت کو اس قدرتی عمل کی وجہ سے ناپاک نہیں سمجھا جاتا اور مذہبی رسومات کی ادائیگی کی پوری آزادی ہے، اس رہنمایانہ گربانی کی روشنی میں)۔

پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

(ولادت ۱۴۶۹ء۔ رحلت ۱۵۳۹ء)

صفحہ۴ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

کونٹر سو ویلا وقت کونٹر
کولنٹر تھت کونٹر وار۔
کونٹر سیہ رُتی ماہ کونٹر
جت ہوآ آکار۔
ویل نہ پائیا پنڈتی
جہ ہووے لیکھ پرانٹر۔
وقت نہ پائیو قادیاں
جہ لکھن لیکھ قران۔
تھت وار نہ جوگی جانٹرے
رت ماہ نہ کوئی۔
جاں کرتا سرٹھی کو ساجے
آپے جانٹرے سوئی۔

پوڑی ۲۱۔ جپ

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji
(Came 1469 - Left 1539)

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 4**

No body knows, what the time, the day and the date was, when this world came into existence. No body knows, what was the season and month. Pandits have not mentioned that time in their Puranas (Scriptures), nor it is mentioned in the Quran. The Yogis (spiritual leaders of Hindus) have also not mentioned any date, day, season or month. The Creator of the world only knows, when *He* has created.

(Poudi 21 - Jap)

صفحہ ۴ پہلے گر شری گرونانک صاحب جی

کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون سا وقت کونسا دن اور کون سی تاریخ تھی جب یہ دنیا وجود میں آئی۔ کوئی نہیں جانتا کہ کون سا موسم اور کون سا مہینہ تھا۔ پرانوں (ہندوؤں کی مذہبی کتب) میں بھی پنڈتوں نے اس وقت کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔ نہ ہی قرآن میں کوئی تذکرہ ہے۔ یوگیوں (ہندوؤں کے مذہبی رہنماؤں) نے بھی کسی تاریخ، دن، موسم یا مہینہ کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔ اس کائنات کو بنانے والا خود آپ ہی جانتا ہے کہ اس نے یہ کائنات کب بنائی ہے۔

(پوڑی ۲۱۔ جپ)

صفحہ ۱۶ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

اک آوہ اک جاہ اٹھ

رکھی اہ ناؤ سلار۔

اک اپائے منگتے

اکنا وڈے دروار۔

اگئے گھیٔا جانٹری اسے

ونٹر ناوئے ویکار (۳)۔

بھئے تیر ہئے ڈر اگلا

کھپ کھپ چھجئے دیہہ۔

ناؤ جنا سلطان خان

ہوندے ڈٹھے کھیہہ۔

نانک اُٹھی چلیا

سبھ کوڑے تٹے نیہہ (۴)۔

شبد۔۶

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 16**

Some come into the world and some leave away and pose themselves as the greatest persons. Some are born as beggar and some take birth in the palace. By going into the yond, man realises the worth that without the Name of God every thing is vain (3). I am greatly afraid of *You, O God,* my body is wasting away, I am distracted and bothered, seeing that lords and kings are reduced in dust. Says Nanak; all false attachments are snapped, while leav ing the world (4).

Shabad 6

صفحہ ۱۶ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

اس دنیا میں کچھ لوگ آتے ہیں اور کچھ چلے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو سالار کہلاتے ہیں۔ کوئی بھکاری کی گود میں جنم لیتا ہے تو کوئی شاہی محلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ آگے چل کر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نام کے بغیر سب بیکار ہے (۳)۔ میرا جسم دن بدن کمزور ہوتا جارہا ہے۔ میں بہت خوفزدہ ہوں کہ جو خان اور سلطان کہلاتے تھے سب مٹی میں مل چکے ہیں۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ اس دنیا فانی سے جاتے ہوئے یہاں کے سارے جھوٹے رشتہ ناتے چھوٹ جاتے ہیں (۴)۔

شبد۔ ۶

صفحہ۲۴ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی۔

سوئی مولا جن جگ مولیا
ہر یا کیا سنسارو۔
آب خاک جن بندھ رہائی دھن سرجن ہارو (۱)۔
مرنا ملا مرنا بھی کرتارہو ڈرنا۔(رہاؤ)
تا تو ملا تا تو قاضی جانڑھ نام خدائی۔
جے بہتیرا پڑیا ہوئے کو کہے نہ بھریئے پائی (۲)۔
قاضی سوئی جن آپ تجیا اک نام کیا آدھارو۔
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی سچا سرجنڑ ہارو (۳)۔
پنج وکھت نواج گجارہ پڑھیں کتیب قرانڑا۔
نانک آکھئے گور سدے ئی رہیو پینٹر کھانڑا (۴)۔

شبد۔۲۸

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 24**

He is the *Moula* (Master), who has made the world and kept the universe-bloom. Hail ! The *Creator* who has kept the earth and water together (1). O Mullah, death must come, abide in the fear of *Kartar* (Doer of all deeds - God) (Theme of the Shabad). Then alone you are Mullah or Qazi, if you understand the mystery of the *Name of Khuda* (Self-existent - God). Even though you may be very learned, none can stay when his measure of life beco mes full (2). He alone is the Qazi, who has abandoned ego and made the *Name of God* his support. The *True Creator* ever remains, who was not born and shall not perish (3). You offer five time prayers and read the Quran and Scriptures. Says Nanak, when the grave calls you; your food and drink come to an end (4).

Shabad 28

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی صفحہ ۲۴

اس سنسار کو مولا نے ہی ہرا بھرا بنایا ہوا ہے۔ قابل مبارک ہے وہ خالق جس نے زمین اور پانی کو ساتھ ساتھ یکجا کر رکھا ہے (۱)۔ اے ملا، موت برحق ہے، قادر مطلق کے خوف میں رہو۔ (شبد کا مرکزی خیال)۔ تو ملا یا قاضی کہلانے کا حقدار اسی وقت ہے جب تو خدا کے نام کی عظمت کو سمجھے۔ اگر تو بہت پڑھا لکھا بھی ہووے لیکن جب تیری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو جائے تو رہ نہیں پائے گا (۲)۔ قاضی وہی ہے جس نے اپنی خودی کا غرور چھوڑ دیا ہو اور اللہ تعالی کے ایک نام پر ہی بھروسہ رکھا ہو۔ سچا خالق ہمیشہ رہنے والا ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کبھی فنا ہونے والا ہے (۳)۔ تو پانچ وقت نماز پڑھتا ہے اور قرآن پڑھتے رہتا ہے۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جب قبر سے بلاوا آئے گا سب کھانا پینا یہیں دھرا رہ جائے گا (۴)۔

شبد ۲۸

صفحہ ۵۳ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

بابا اللہ اگم اپار

پاکی نائی پاک تھائیں سچا پرودگار (رہاؤ)۔

تیرا حکم نہ جاپی کیتڑا لکھ نہ جانڑ لئے کوسئے۔

جے سو شاعر میلی اہ تل نہ پجاویں روئے۔

کیمت کینئے نہ پایا سبھ سنڑ سنڑ آکھئیں سوئے (۲)۔

پیر پیکامبر سالک صادق شہدے اور شہید۔

شیخ ، مشائخ ، قاضی ، ملا در درویس رسید۔

برکت تن کو اگلی پڑدے رہن درودَ (۳)۔

آگے جاری......

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 53**

O dear ! *Allah* is unknowable and vast. Sanctified is the name and sanctified i s place of the *True Parvadigar* (Cherisher) (Theme of the Shabad). No one knows *His* will and how to pen down *His* Glory. Even hundreds of poets gather, they cannot describe even sesame of *His* Greatness. No one could found *His* Worth. Everyone narrates, whatever he has repeatedly heard (2). The spiritual guides, prophets, divine pioneers, men of faith, g ood men, martyrs, preachers, strivers, judges, moulvis, saints and those approached *God's* Court, they obtain more blessings if they continue reciting *God's* Praises (3).

صفحہ ۵۳ **پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی**

بابا، اللہ وسیع اور لامحدود ہے۔ سچے پروردگار کا نام بھی پاک ہے اور مقام بھی پاک ہے ۔(شبد کا مرکزی خیال)۔ تیرا حکم (مرضی) کوئی نہیں جان سکتا اور نہ ہی بیان کرسکتا ہے۔ اگر سینکڑوں شاعر جمع ہوجائیں تب بھی تل برابر اس کی عظمت نہیں بیان کرسکتے ۔ بار بار سنی سنائی باتیں ہی بیان کرتے ہیں (۲)۔ پیر، پیغمبر، سالک، صادق، شہدئے اور شہید، شیخ، مشائخ، قاضی، ملا اور درویش سب تیرے دروازے پر کھڑے ہیں اور تیری شان میں مدح کر رہے ہیں تا کہ تجھ سے برکت پاسکیں (۳)۔

آگے جاری......

صفحہ ۵۳ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی۔

پچھ نہ ساج ، پچھ نہ ڈھاہے ، پچھ نہ دے وئے لیے۔
آپنڑی قدرت آپے جانڑے آپے کرنڑ کرے۔
سبھنا ویکھئے ندر کر جے بھاوے تئے دیئے (۴)۔
تھاواں ناوں ، نہ جانڑئے ناواں ، کے وڈ ناؤں
جتھئے ویسئے میرا پاتشاہ سو کے وڈ ہے تھاؤں۔
انبڑ کوئے نہ سکئی ہوں کس نو پچھنڑ جاوں (۵)۔

شبد۔ ا

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 53**

He consults none when *He* creates, *He* does not consult when *He* destroys nor does *He* seek the counsel while giving and taking. *His* omnipotence, *He Himself* knows *His* Qudarat (His power) and *He Himself* do all the works. With *His* Glance, His Grace is upon all, but He gives to him whom He is pleased (4). No body knows, *His* name, *His* place and how great *His* Name is amongst other names. How great is the place where my God lives ? No one can reach *Him*. Whom should I go and ask ? (5).

Shabad 1

صفحہ ۵۳ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

کسی سے پوچھ کر وہ کسی کو تخلیق نہیں کرتا اور نہ ہی کسی سے پوچھ کر تباہ کرتا ہے۔ نہ دینے کے لیے کسی سے پوچھتا ہے اور نہ ہی کسی سے چھین لینے کے لیے کسی سے پوچھتا ہے۔ وہ اپنی قدرت خود آپ ہی جانتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ خود کرتا ہے۔ اپنی نظر کرم سے وہ سب کو دیکھتا ہے اور جسے جو چاہتا ہے وہ دیتا ہے (۴)۔ اس مقام کے نام کو کوئی نہیں جانتا جہاں وہ رہتا ہے۔ سارے ناموں میں اس کا نام کتنا عظیم تر کوئی نہیں جانتا۔ جہاں میرا سچا بادشاہ (خدا) رہتا ہے وہ جگہ کتنی عظیم ہوگی جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ میں کس سے اس بارے میں جانکاری حاصل کروں؟ (۵)۔

شبد۔۱

صفحہ ۶۴ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

اللہ الکھ اگم

قادر کرنٹر ہار کریم۔

سبھ دنی آونٹر جاونٹری

مقام ایک رحیم (۶)۔

مقام تس نو آکھئے

جس سس نہ ہووی لیکھ۔

آسمان دھرتی چل سی

مقام اوہی ایک (۷)۔

دن رو چلئے نس سس چلئے

تارکا لکھ پلوئے۔

مقام اوہی ایک ہے

نانکا سچ بگوئے (۸)۔

شبد۔۱۷

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 64**

Allah is unseen, inscrutable, inaccessible, omnipotent and bounteous *Creator*. The entire world is subject to coming and going; the *Rahim* (Merciful God) is permanent (6). Call him permanent, whose head bears not a writ of destiny. Ever stable is *He Alone*, the sky and earth shall pass away (7). The sun and day shall go, the moon and night shall vanish and lakhs of stars sha ll disappear. Nanak tells the truth, *He Alone* is eternal (8).

Shabad 17

صفحہ ۶۴ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

اللہ، مستقل رہنے والا نظر نہ آنے والا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے اور سب پر کرم کرنے والا کریم ہے ، ساری دنیا آنی جانی ہے۔ صرف ایک رحیم کا مقام ہی مستقل ہے (۶)۔ مستقل اسے ہی کہا جاسکتا ہے جس کے پیشانی پر کوئی مقدر لکھا نہیں ہوتا۔ زمین اور آسمان بھی ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ صرف وہ ہی ایک واحد مستقل ہے (۷)۔ دن رات بدلتے رہتے ہیں، چاند اور سورج بھی ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ نانک، حقیقت بیان کر رہا ہے کہ صرف وہ ہی ایک مستقل ہے (۸)۔

شبد۔ ۱۷

صفحہ ۸۴-۸۳ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

قدرت کر کئے وسیا سوئے۔
وقت ویچارے سو بندہ ہوئے۔
قدرت ہے قیمت نہیں پائے۔
جاں قیمت پائے تا کہی نہ جائے۔
شرع شریعت کریہہ بیچار۔
بن بوجھے کیسے پاوہ پار۔
صدق کر سجدہ من کر مقصود۔
جہہ دھر دیکھا تہہ دھر موجود (ا)۔

شبد-۴

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 83-84**

Having created the universe, the *God* abides in it. He, who avails the life span, becomes the servant of *God*. The worth of the nature cannot be known. Even if somebody knows the value, then he cannot describe it. People think of religious laws and regulations (Sharah and Shariyat). But without understanding *God*, how can they swim across the world? Make faith your bowing and let the knowledge of mind be your object of life. Then, whatever direction you see, you will find *God's* Presence (1).

Shabad 4

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی صفحہ ۸۳-۸۴

اس نے اپنی قدرت سے اس کائنات کو بنایا اور پر اس میں سمایا ہوا ہے۔ جو شخص اس زندگی کی میعاد سے مستفید ہو جائے وہی بندہ کہلانے کا مستحق ہے۔ قدرت کی قیمت کوئی نہیں جان سکتا اگر کسی نے کچھ جاننے کی کوشش بھی کی تو کہہ نہیں سکے گا۔ شرع اور شریعت پڑھنا اور سمجھنا ہی کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بوجھے بغیر اس دنیا کے سمندر سے پار نہیں پایا جا سکتا۔ اپنے صدق کو سجدہ بنا اور دماغ سے گیان حاصل کرنے کو زندگی کا مقصد بنا۔ پھر جس طرف بھی دیکھے گا ہر طرف خدا کی موجودگی کا احساس ہوگا (۱)۔

شبد۔۴

صفحہ ۱۴۰ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

جسے رت لگئے کپڑے

جامہ ہوئے پلیت۔

جو رکت پیوہ مانٹرسا

تن کیوں نرمل چیت۔

نانک ناؤ خدائے کا

دل ہچھے مکھ لیہہ۔

اور دواجے دنی کے

جھوٹے عمل کریہہ (۱)۔

شبد۔۶

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 140**

If the blood stains clothes, the garment becomes dirty. Who suc ks the blood of human beings, how can their mind remains pure? Says Nanak, utter the name of *Khuda* (self-existent - God) with your mouth with sincere heart. The rest is all the false rituals to show off the world (1).

Shabad 6

پہلے گروشری گرونانک صاحب جی صفحہ ۱۴۰

اگر کپڑے کو خون لگ جائے تو کپڑا گندہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جو انسانی خون پیتا ہو (ظلم زیادتی کرتا ہو) اس کا من کیسے پاک رہ سکتا ہے؟ نانک کہہ رہے ہیں کہ منہ سے خدا کا نام لیتے وقت دل بھی صاف رکھا کرو۔ ورنہ دنیاوی دکھاوے کے لیے مذہبی رسومات کی ادائیگی جھوٹے عمل ہیں (۱)۔

شبد۔۶

صفحہ ۱۴۱۔۱۴۰ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

مہر میت صدق مصلیٰ

حق حلال قران۔

سرم سنت سیل روزہ

ہوہ مسلمانڑ۔

کرنڑی کعبہ سچ پیر

کلمہ کرم نواج۔

تسبیح سا تس بھاو سی

نانک رکھئے لاج (۱)۔

شبد۔ ۷

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 140-141**

Make mercy your mosque, faith your prayer-mat and just and honest living your Quran. Honest labour your circumcision, good conduct your R oza (fast) and become a Muslim. Make pious works your Kaaba, truth your Pir (spiritual guide) and good deeds your Kalma and Nimaz. Says Nanak, *His* Will shall become your rosary, and then *He* will protect your honour (1).

Shabad 7

پہلے گروشری گرونانک صاحب جی　　　　صفحہ ۱۴۰-۱۴۱

رحم دلی کی مسجد بناؤ اور صدق دلی کو مصلیٰ، حق اور حلال کی روٹی کو قرآن بناؤ۔ ایمانداری کی محنت کا ختنہ کرو اور نیک اعمال کا روزہ رکھو اس طرح سچا مسلمان بنو۔ نیک اعمال کو کعبہ سمجھو اور سچ کو اپنا پیر (مرشد) مانو اور نیک اعمال کو اپنا کلمہ اور نماز بناؤ۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جو اعمال اس کو (خدا کو) پسند ہو اس کو تسبیح سمجھو، تب وہ تم کو اپنی حفاظت میں رکھے گا (۱)۔

شبد۔ ۷

صفحہ ۱۴۱ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

حق پرائیا نانکا

اُس سور اُس گائے۔

گر پیر حاماں تاں بھرے

جاں مردار نہ کھائے۔

گلیں بھست نہ جائیے

چھٹے سچ کمائے۔

مارنٹر پاھ حرام مہہ

ہوئے حلال نہ جائے۔

نانک گلیں کوڑی ای

کوڑو پلئے پائے (۲)۔

شبد۔ ۷

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 141**

Says Nanak, grabbing others right is like eating the meat of swine for Muslims and meat of Cow for the Hindus. Guru and Pir (spiritual guides of Muslims and Hindus) shall stand surety only when they do not eat carrion. By mere talk none goes to heaven, the emancipation is by the practice of truthful living. By putting condiments in sinful food, it does not become Halal (rig htful-pure). Says Nanak, from false talk, only falsehood is obtained (2).

Shabad 7

صفحہ ۱۴۱ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

نانک کہہ رہے ہیں، دوسروں کا حق مارنا ایسے ہی ہے جیسے مسلمانوں کے لیے سور کا گوشت کھانا اور ہندوؤں کے لیے گائے کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔ گرو اور پیر (مسلمانوں کے مرشد اور ہندوؤں کے گرو) ان کی حمایت اس وقت ہی کریں گے جب وہ مُردار (سب کے لیے حرام جانور کا گوشت) نہ کھائیں۔ محض باتوں سے کوئی بہشت نہیں جا سکتا جب تک کہ سچائی کی زندگی نہ گزارے۔ حرام ذریعہ سے کمائی ہوئی غذا میں کتنے ہی لوازمات ڈال دیئے جائیں تب وہ حلال نہیں بن جاتے۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جھوٹی باتوں سے جھوٹ کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوگا (۲)۔

شبد۔ ۷

صفحہ ۱۴۱ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

پنج نواجا وکھت پنج

پنجا پنجے ناؤ۔

پہلا سچ حلال دوئے

تیجا خیر خدائے۔

چوتھی نیت راس من

پنجویں صفت ثنائے۔

کرنٹری کلمہ آکھ کسے

تاں مسلمان صدائے۔

نانک جیتے کوڑیار

کوڑے کوڑی پائے (۳)۔

شبد۔ ۷

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 141**

There are five prayers, five times for prayers and the five names. The first is truthfulness; second the honest earning (Halal Rozi) and third Charity in the name of *Khuda* (self-existent - God). The fourth is honest mind and fifth is *Praise of God.* Utter the Kalma of good deeds and then call yourself a Muslim. Says Nanak, without the good deeds, all the liars shall obtained what is altogether false (3).

Shabad 7

صفحہ ۱۴۱ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

نماز پانچ ہیں ۔ نماز کے وقت بھی پانچ مقرر ہیں اور پانچوں کے نام دیئے ہوئے ہیں ۔ پہلی نماز سچ ہے اور دوسری حلال کے ذریعہ سے کمائی ہوئی روزی اور تیسری خدا کے نام پر خیرات کرنا۔ چوتھی دل کو پاک وصاف رکھنا اور پانچویں اللہ تعالی کی حمد وثناء کرنا ۔ نیک اعمال کا کلمہ پڑھ کر ہی مسلمان کہلایا جاسکتا ہے ۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ نیک اعمال کے بغیر جتنے جھوٹے اعمال ہیں ان سے جھوٹ ہی حاصل ہوگا (۳)۔

شبد ۔ ۷

صفحہ ۱۴۱ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

مسلمانڑ کہاونڑ مشکل

جاں ہوئے تاں مسلمانڑ کہاوے۔

اول اول دین کر مٹھا

مسکل مانا مال مساوے۔

ہوئے مسلم دین مہانڑسے

مرنڑ جیونڑ کا بھرم چکاوے۔

رب کی رضائے منئے سر اُپر

کرتا منے آپ گواوے۔

تو نانک سرب جیاں مہہ رمت

ہوئے تا مسلمانڑ کہاوے (۱)۔

شبد۔۸

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 141**

It is difficult to be called a Muslim, one has to be so, to get himself called a Muslim. First he ought to deem the Deen (religion) as sweet (good), and then with this scraper, let him scrub his ego clean. Becoming the true disciple of the Muslim faith, let him break the illusion of life and death. And heartily submit to the Will of *Rabb* (God), worship the *Creator* and efface self-conceit. Says Nanak, if he is merciful to all creatures; then he is truly acclaimed as a Muslim (1).

Shabad 8

صفحہ ۱۴۱ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

مسلمان کہلانا مشکل ہے اگر ہو، تب ہی مسلمان کہلایا جاسکتا ہے۔ پہلے اپنے دین (مذہب) کو میٹھا (اچھا) سمجھ۔ اور پھر اس گھسنی سے اپنے دل کے اندرونی میل کو گھس کر صاف کر۔ اسلام کے عقیدے پر پورا ایمان لاکر مسلمان بن تب ہی زندگی اور موت کے شکوک وشبہات کو دور کرسکے گا۔ رب کی رضا کو اپنی پیشانی سے لگائے رکھ۔ اپنے قادر مطلق کی مرضی میں اپنے آپ کو ضم کردے۔ نانک کہہ رہے ہیں سارے جانداروں پر رحم کر تب ہی مسلمان کہلایا جاسکتا ہے(۱)۔

شبد۔۸

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

صفحہ ۱۴۱

راجے رعیت سکدار
کوئے نہ رہ سیو۔

ہٹ پٹنڑ بازار
حکمی ڈھیہ سیو۔

پکے بنک دوار
مورکھ جانڑے آپنڑے۔

درب بھرے بھنڈار
ریتئے اک کھنڑئے۔

تاجی رتھ تکھار
ہاتھی پاکھرئے۔

باغ ملکھ گھر بار
کتھے سے آپنڑے۔

تنبو پلنگ نوار
سرائچے لالتی۔

نانک سچ داتار
شناخت قدرتی۔

شبد۔۸

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 141**

Neither the kings, nor the subjects, nor the chiefs shall remain. The shops, cities and streets shall demolish in the *Will of God.* The fools think, solidly built beautiful mansions as their own. The treasures filled with wealth become empty in a moment. Stallions, chariots, camels, elephants with h ousings, gardens, properties, houses and buildings, tents, cotton-tape webbed couches and satin pavilions, O where are they which man considers his own? Says Nanak, True is the *Bestower God,* and *He* is recognised through *His* Khudart (Nature).

Shabad 8

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی صفحہ ۱۴۱

بادشاہ، رعایا اور حکمران طبقہ کوئی باقی رہنے والے نہیں ہیں، دکانیں، بازار اور بستیاں سب اس کے (خدا کے) حکم سے ڈھیر ہو جائیں گے۔ احمق سمجھتے ہیں کہ یہ پختہ خوبصورت محل ان کے اپنے ہیں۔ دولت سے بھرے خزانے ایک لمحہ میں خالی ہو جائیں گے۔ زرہ بکتر، رتھ، اونٹ ہاتھی ان پر لدے ہودے۔ باغات، جائیداد، مکانات، عمارات، خیمہ، نوار کے پلنگ اور کپڑوں سے ڈھکے عشرت کدے وہ سب کہاں ہے جو تو اپنے سمجھتا تھا (آخری وقت میں)؟ نانک کہہ رہے ہیں کہ داتار (سب کو دینے والا) سچا ہے اور قدرت کے ذریعہ سے ہی اس کی شناخت ہو سکتی ہے۔

شبد۔ ۸

صفحہ۱۴۲ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

بدفعلی غیبان
خصم نہ جانڑئ۔

سو کہیے دے وانہ
آپ نہ پچھانڑئ۔

کلھہ بڑی سنسار
وادے کھپیے۔

ونڑ ناوئے دے کار
بھرمے پچیے۔

راہ دووئے اک جانڑسئے
سوئی سجھسی۔

کفر گوسئے کفرانڑئے
پیا دجھسی۔

سبھ دنیا سبحان
سچ سمائیئے۔

سجھئے در دیوان
آپ گوائیئے۔

شبد۔۹

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 142**

The evildoer is a demon, who knows not the *God*. Call him a madcap, who does not understand own self. Pernicious is strife in this world. In contention man is distracted. Without *God's Name* worthless is the human being. In scepticism he is destroyed. He who deems both the ways (of Hindu s and Muslims) lead to *One God,* shall be emancipated. Fallen in the blasphemer's hell, the utterer of lies shall burn to ashes. The whole world is most sanctified and pure, living in it get absorbed in *Truth (God).* By eradicating his self-conceit, man is exonerated in *God's Court.*

Shabad 9

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی صفحہ ۱۴۲

بُرے اعمال کرنے والا شخص شیطان ہوتا ہے۔ وہ خدا کی حقیقت کو نہیں جانتا۔ جو خود کو نہ پہچان سکے اسے دیوانہ کہنا چاہئے۔ دنیاوی جھنجٹوں میں انسان اپنے آپ کو پھنسا رکھتا ہے۔ بناء خدا کے نام کو سمجھے، بیکار کے کاموں میں اپنی زندگی گنوا دیتا ہے۔ اللہ تعالی تک پہنچنے کے دونوں راستے (ہندوؤں اور مسلمانوں کے طریقے عبادت) کو ایک ہی سمجھے اور ایسا سمجھنے والا نجات حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی حقیقت سے انکار کرنے والا کفر بکتا ہے وہ خاک ہو جائے گا اور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ یہ ساری دنیا سبحان (پاک و مقدس) ہے۔ اس میں رہتے ہوئے بھی سچ (خدا) میں سمایا جا سکتا ہے۔ اپنے وجود کو گنوا کر ہی انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ سکتا ہے۔

شبد۔ ۹

صفحہ ۱۴۲ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

جاتی دیئے کیا ہتھ

سچ پرکھئے۔

مہرا ہوویے ہتھ

مریئے چکھیئے۔

سچے کی سرکار

جگ جگ جانڑیئے۔

حکم منے سردار

در دیبانڑیے۔

فرمانی ہے کار

خصم پٹھائیا۔

طبل باج بیچار

شبد سنڑاییا۔

اکو ہوویے اسوار

اکنا ساختی۔

اکنی بدھے بھار

اکنا تاکھتی۔

شبد۔۱۰

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 142**

Let us examine the truth of caste? Take poison in your hand, ta ste it and show how the pride of high caste can save you from death. The sovereignty of the *True God* is known throughout the ages. Whoever submits to the God's Will, becomes noble in *His Court.* For performing this task, the *God* has sent us in this world. The Guru (spiritual guide) with beat of the drum has, by means of Gurbani (instructions), proclaimed this meditation of the *God.* Hearing this for the journey of life, some have mounted their horses and some are preparing for it. Still others are gathering their load, and some have even ri dden off.

Shabad 10

صفحہ ۱۴۲ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

مذہب اور ذات پات کی اہمیت اور حقیقت کو جاننے کے لیے کیوں نہ ایک امتحان لے لیا جائے؟ ہاتھ میں زہر لے کر چکھنے کے بعد ذات پات کا غرور کس طرح مرنے سے بچا سکتا ہے؟ سچے (خدا) کی سرکار ازل سے ابد تک قائم ہے۔ جو اُس کی رضاء میں خوش رہتا ہے وہی اس کی بارگاہ میں قابل قبول ہوگا۔ خدا نے اس کام کے لیے ہم کو بھجوایا ہے۔ نقارے کی چوٹ پر مرشد بار بار اس کی عبادت کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ان باتوں پر عمل کرتے ہوئے اس دنیاوی سفر سے روانہ ہونے کے لیے کچھ لوگ گھوڑوں پر زین کس رہے ہیں اور کچھ تیاری کر رہے ہیں۔ کچھ اپنے سفر کا سامان بٹور رہے ہیں اور کچھ بے خبر بھی ہیں۔

شبد۔۱۰

صفحہ ۱۴۴-۱۴۳ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

ہم زیر زمیں

دنیا پیراں مشایخاں رائیاں۔

مسے رود بادشاہا

افجو خدائے۔

ایک تو ہی ایک توہی (۱)۔

نہ دیو دانوا نرا۔

نہ سدھ سادھکا دھرا۔

است ایک دگر کوئی۔

ایک توئی ایک توئی (۲)۔

نہ دادے دہند آدمی۔

نہ سپت زیر زمیں۔

است ایک دگر کوئی۔

ایک توئی ایک توئی (۳)۔

آگے جاری.................

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 143-144**

All the spiritual guides, their disciples and monarchs of the world are buried beneath the earth. The kings shall pass away. *Khuda (God)* Alone is ever flourishing. *You Alone, You Alone shall, O God* (1). Neither Goddesses, demons and men nor the men of miracles remain, nor seekers and earth shall stay. The *God Alone* is, who else can there be? *You Alone, You Alone* shall remain O God (2). Neither the judges nor the generous nor other men, nor the seven worlds beneath the earth and the earth shall remain. The *God Alone* is, who else can remain (3).

Contd....

پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی **صفحہ ۱۴۳-۱۴۴**

اس دنیا میں رہنے والے پیر، مشائخ، حکمران اور بادشاہ سب کے سب زمین میں دفنا دیئے جائیں گے ایک خدا ہی قائم و دائم رہنے والا ہے۔ تو ایک ہی ہے، تو ایک ہی ہے(۱)۔ کوئی دیوتا، انسان، کرامات والا مرشد اور ہمیشہ عبادت کرنے والے کوئی باقی رہنے والے نہیں ہیں۔ ایک تو ہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے جو باقی رہنے والا ہے۔ تو ایک ہی ہے تو ایک ہی ہے (۲)۔ کوئی سخاوت کرنے والا، انصاف کرنے والا، کوئی اور انسان اور نہ ہی یہ ساتوں زمین اور آسمان باقی رہنے والے ہیں۔ ایک تو ہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ تو ایک ہی ہے تو ایک ہی ہے (۳)۔

آگے جاری ....

صفحہ ۱۴۴-۱۴۳ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

نہ سور سس منڈلو۔

نہ سپت دیپ نہہ جلو۔

ان پونٹر تھر نہ کوئی۔

ایک توئی ایک توئی (۴)۔

نہ رزق دست آں کسے۔

ہمارا ایک آس وسے۔

است ایک دگر کوئی۔

ایک توئی ایک توئی (۵)۔

پرندیے نہ گرہ زر۔

درخت آب آس کر۔

دہند سوئی۔ ایک توئی ایک توئی (۶)۔

نانک للار لکھیا سوئے۔

میٹ نہ ساکئے کوئے۔

کلا دھریئے ہرئے سوئی۔

ایک توئی ایک توئی (۷)۔

شبد۔۱۳

1st Gugu Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 143-144**

Neither the solar and lunar regions, nor seven continents, nor the oceans, grains and the wind, no one is stable. *You Alone, You Alone* shall remain *O God.* (4). The sustenance is not in the hands of any one. Hopes of all abide in the One *God.* The *God Alone* is, who else can there be? (5). The birds have no money in their pockets. They rest their hopes on water and trees. *He Alone* is the giver. *You Alone, You Alone O' God* (6). Says Nanak, no one can erase that what is written on the forehead. *He Alone,* gives power to you, *He Alone* takes it away. *You Alone, You Alone* O' God (7).

Shabad 13

صفحہ ۱۴۳-۱۴۴ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

نہ ہی یہ چاند اور سورج کی کائنات نہ ہی ساتوں براعظم اور سمندر، نہ ہی یہ اناج اور ہوا کوئی مستقل نہیں ہے۔ جو قائم و دائم رہے گا تو ایک ہی ہے، تو ایک ہی ہے (۴)۔ رزق کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ہمیں ایک ہی کی امید ہے۔ وہ ایک ہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے۔ تو ایک ہی ہے، تو ایک ہی ہے (۵)۔ پرندے کوئی اپنی جیب میں پیسے لیے نہیں پھرتے وہ درخت اور پانی سے رزق حاصل کرتے ہیں۔ سب کو دینے والا تو ایک ہی ہے۔ تو ایک ہی ہے، تو ایک ہی ہے (۶)۔ نانک کہہ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی جانب سے لکھا ہوا پیشانی پر مقدر کوئی مٹا نہیں سکتا۔ وہ ہی طاقت عطا کرتا ہے اور واپس لے لیتا ہے۔ تو ایک ہی ہے، تو ایک ہی ہے (۷)۔

شبد۔۱۳

صفحہ ۱۴۵ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

جاں تدھ بھاویں تاں واوہیں گاویں
تدھ بھاوئیں جل ناوہیں۔
جاں تدھ بھاوئے تاں پڑھیں کتیباں
ملا شیخ کہاوہیں۔
جاں تدھ بھاوئے تاں ہووہیں راجے
رس کس بہت کماوہیں۔
جاں تدھ بھاوئے تیغ وگاوہیں
سر منڈی کٹ جاوہیں۔
جاں تدھ بھاوئے جاہیں دسنتر
سنڑ گلاں گھر آوہیں۔
جاں تدھ بھاوئے نائے رچاوہیں
تدھ بھانڑبے تو بھاوہیں۔
نانک ایک کہئے بینتی
ہور سگلے کوڑ کماوہیں (۱)۔
شبد۔۱۵

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 145**

It is in *Your Will O God,* one smears his body with ashes, and sounds the horn and the shell. It is in *Your Will O God,* one reads Scriptures and is acclaimed as Mullah and Sheikh. It is in *Your Will O God,* kings enjoy well, much sweet and saltish savour. It is in *Your Will O God,* men wield the sword and sever the head from the neck. It is in *Your Will O God,* one goes to foreign lands, gathers wisdom and returns home. It is in *Your Will O God,* one is absorbed in *Your Name.* And in *Your Will,* one becomes pleasing to *You (God).* Prays Nanak *O God,* keep me in accordance to *Your* Will. All else is to practice falsehood. (1).

Shabad 15

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی صفحہ ۱۴۵

اے خدا! اگر تو چاہے تب کوئی جسم پر راکھ مل کر اور کوئی جانور کے سینگ اور سنکھ سے پھونک کر سازوں اور آوازوں کے ذریعہ تیری عبادت و ریاضت کرے۔ اگر تو چاہے تب مذہبی کتابیں پڑھ کر ملا اور شیخ کہلائے۔ اگر تو چاہے تب بادشاہ بن جائے اور ہمہ قسم کے لذیذ پکوان کھائے۔ اگر تو چاہے تب تلوار چلائے اور سر گردن سے الگ ہو جائے۔ اگر تو چاہے تب دیگر ممالک جا کر علم حاصل کر گھر واپس آئے۔ اگر تو چاہے تو نام (خدا) میں رچ بس جائے۔ اگر تو چاہے تب تجھے پیارا لگنے لگے۔ نانک ایک التجا کرتا ہے کہ اے خدا، مجھے تیری رضا میں رکھ باقی ساری باتیں جھوٹی ہیں (۱)۔

شبد۔ ۱۵

صفحہ ۱۵۰ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

تدھ سچے سبحان

سدا کلانٹریا۔

تو سچا دیبانٹر

ہور آونٹر جانٹریا۔

سچ جہ منگہہ دان

سے تدھیئے جیہیا۔

سچ تیرا فرمان

شبد سے سوہیا۔

منیئے گیان دھیان

تدھے تے پائیا۔

کرم پویئے نسان

نہ چلیئے چلاییا۔

تو سچا داتار

نت دیوھ چڑھیں سواییا۔

نانک منگیے دان

جے تدھ بھاییا۔

شبد۔۲۶ •

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 150**

You True Subhan (wonderous - God), I have ever sung *Your* praises. *You Alone* have the *True Eternal Court,* all others come and go. Those who ask for the gift of *True Name,* are like *You.* True is *Your Command;* with *Your Name* one becomes revered. Believing in *You O God,* man receives Divine Knowledge and *Your Meditation.* By *Your Grace,* man obtains the mark of honour, which cannot be effaced by anybody's effacing. You are the *True Bestower,* ever keeps on giving more and more. Nanak asks for the gift, wh ich is pleasing unto *You O God.*

Shabad 26

صفحہ ۱۵۰ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

اے سچے سبحان (اللہ تعالیٰ) میں ہر وقت تیری حمد وثنا گایا کرتا ہوں۔ تیری سچی بارگاہ تا قیامت سلامت رہنے والی ہے۔ باقی سب آنے جانے والے ہیں۔ جو سچ (خدا) کے نام کی خیرات مانگتا ہے وہ تیرے جیسا ہی ہے۔ تیرا فرمان سچا ہے۔ جو تیرے فرمان میں رہتا ہے، افضل ہے۔ جو تجھ پر عقیدہ رکھتا ہے وہی روحانی معلومات حاصل کر سکتا ہے اور عبادت کر سکتا ہے۔ تیرے کرم و مہربانی کا نشان کوئی نہیں مٹا سکتا۔ تو سچا داتا ہے ہمیشہ دیتے ہی رہتا ہے۔ نانک ایک التجا کرتا ہے کہ مجھے تیری رضا میں رکھ۔

شبد ۲۶

صفحہ ۲۲۷ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

قاضی شیخ بھیکھ فقیرا۔
وڈے کہاوہ ہومے تن پیرا۔
کال نہ چھوڈئے بن ستگرو کی دھیرا (۷)۔
کال جال جیہوا ار نینڑی۔
کانی کال سنڑیئے بکھ بینٹری۔
بن شبدئے موٹھے دن رینڑی (۸)۔
ہردمئے ساچ وسئے ہر نائے۔
کال نہ جوہ سکئے گنڑ گائے۔
نانک گرمکھ شبد سمائے (۹)۔

شبد ۱۴

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 227**

The Qazis, the Sheikhs, the Fakirs in religious grabs, call themselves great, but they suffer the pangs of ego. Death (spiritual death) does not spare them without the guidance of True Spiritual Guide (7). Death trap is over man's tongue, eyes and ears, when he speaks, sees and hears poisonous talk. Without the Name of God, man is robbed day and night (8). If the *True Name of Har* (God) abides in the heart and he sings *His Praises,* spiritual death shall not come. Says Nanak, Gurmukh (Guru-ward) gets absorbed in the Shabad (God)(9).

Shabad 14

صفحہ ۲۲۷ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

قاضی ، شیخ اور فقیرانہ لباس رکھنے والے اپنے آپ کو بڑا کہلاتے ہیں لیکن بنا سچے مرشد کے رہنمائی کے ان کے جسم تکلیف زدہ رہتے ہیں اور وہ روحانی موت مرتے ہیں (۷)۔ موت کا جال ، زبان ، آنکھ اور کان پر پھیلا ہوا ہے جب وہ زہریلی باتیں کہتا ، دیکھتا اور سنتا ہے۔ بنا اللہ تعالٰی کے نام کے وہ دن رات لوٹا جا رہا ہے (۸)۔ اگر ہری (خدا) کا نام دل میں بس جائے تب وہ ہر دم اس کے گن گایا کرتا ہے اور اسے روحانی موت نہیں ہوتی۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ مرید اپنے پروردگار میں سمایا ہوا رہتا ہے (۹)۔

شبد۔۱۴

صفحہ ۳۵۰ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

درشن دیکھئے دیئیا نہ ہوئے۔
لیے دتے ونٹر رہئے نہ کوسے۔
راجہ نیاؤ کرے ہتھ ہوئے۔
کہئے خدائے نہ مانئیے کوئے (۳)۔
مانٹرس مورت نانک نام۔
کرنٹری کتا در فرمان۔
گر پرساد جانٹریئے مہمان۔
تاں کچھ درگاہ پاوئے مان (۴)۔
شبد۔۴

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 350**

By seeing a pitiable face, compassion is not excited. No one do es anything without give-and-take (bribe). The king administers justice onl y if his palm is greased. In the name of *Khuda* he does not come into action (3). Says Nanak, in physical form and name they are human beings, according to th e deeds they are dogs in the *Court of God.* By Guru's (spiritual guide's) grace, if a man takes himself as a guest in this world and does good deeds, then alone he is honoured in *God's Court.* (4).

Shabad 4

صفحہ ۳۵۰ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

کسی محتاج کا چہرہ دیکھ کر رحم نہیں آتا۔ کوئی بغیر لیے دیئے (رشوت) کسی کا کام نہیں کرتا۔ بادشاہ بھی ہتھیلی گرم کیے بغیر انصاف نہیں کرتا۔ خدا کے نام پر اس کے ڈر میں رہ کر کچھ کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہے (۳)۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جسمانی طور پر نام سے انسان ہیں اور اعمال کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کتے سمجھے جائیں گے۔ مرشد کی رہنمائی سے جو اپنے آپ کو اس دنیا میں چند روز کا مہمان سمجھتا ہے (اور نیک اعمال کرتا ہے) وہی اس کی بارگاہ میں عزت پائے گا (۴)۔

شبد۔۴

صفحہ ۳۵۹ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

تو کارنڑ صاحبا رنگ رستے
تیرے نام انیکاں روپ انتناں۔
کہنڑ نہ جاہی تیرے گنڑ کیتے (رہاؤ)۔

شبد۔۳۳

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 359**

O Sahib (God). *Your* colours are unlimited. *You* have countless names. *Your* forms are unaccountable. *You* have so many qualities, which cannot be described (Theme of the Shabad).

Shabad 33

صفحہ ۳۵۹ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

اے صاحب، (مالک۔ خدا) تیرے لامحدود رنگ ہیں۔ تیرے ان گنت نام ہیں اور تیرے اشکال (روپ) بھی لامحدود ہیں۔ تیرے اوصاف اتنے ہیں کہ بیان نہیں کئے جاسکتے (شبد کا مرکزی خیال)۔

شبد۔۳۳

صفحہ۴۶۴ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

قدرت دسئے قدرت سنٹرسئے
قدرت بھو سکھ سار۔
قدرت پاتالی آکاسی
قدرت سرب آکار۔
قدرت وید پرانٹر کیتباں
قدرت سرب ویچار۔
قدرت کھانٹرا پینٹرا پینٹر
قدرت سرب پیار۔
قدرت جاتی جنسی رنگی
قدت جئَ جہان۔
قدرت نیکیاں قدرت بدیاں
قدرت مان ابھیمان۔
قدرت پونٹر پانٹری بیسنتر
قدرت دھرتی خاک۔
سبھ تیری قدرت توں قادر کرتا
پاکی نائی پاک۔
نانک حکمئے اندر ویکھئے
ورتئے تاکو تاک (۲)۔

شبد۔۳

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 464**

By the *Khudarat* (*His Power*) we see, by the *Khudarat* we hear, by the *Khudarat* we fear and have the essence of happiness. By the *Khudarat* exists the worlds beneath this world, by *Khudarat* exists the skies and by *Khudarat* the entire creation. By *Khudarat* are the Vedas, the Puranas and the Scriptures of Jews, Christians and Muslims and all deliberations are by the *Khudarat*. By the *Khudarat* are species, kinds and colours and by *Khudarat* are the living beings of the world. By the *Khudarat* are virtues, by the *Khudarat* are the evils, and by the *Khudarat* are the honour and dishonour. By the *Khudarat* are wind, water and fire. By the *Khudarat* are the earth and dust. Everything is the *Khudarat, You* are the *Qadar Karta* (Omnipotent Creator - God), and *Your Name* is the holiest of the holy. Says Nanak, according to *Your Will*, You see everything, *You* pervade in everything, *You* are matchless (2).

Shabad 3

صفحہ ۴۶۴ **پہلے گروشری گرونانک صاحب جی**

یہ تیری قدرت ہے کہ ہم دیکھ سکتے ہیں۔ یہ تیری قدرت ہے کہ ہم سن سکتے ہیں۔ یہ تیری قدرت ہے کہ ہم پر تیرا خوف طاری ہے۔ یہ تیری ہی قدرت ہے کہ ہم کو سارے عیش و آرام میسر ہیں۔ آسمان، زمین اور زیر زمین دیگر کائنات اور نظر آنے والے سارے روپ رنگ تیری ہی قدرت ہیں۔ وید، پران (ہندوؤں کے مذہبی کتب) اور کتابیں (تورہ، انجیل اور قرآن) اور جتنی سوچ وفکر ہے سب تیری قدرت ہے۔ قدرت ہی کھانا، پینا اور پہننا ہے اور سب سے پیار و محبت بھی تیری ہی قدرت ہے۔ ذات پات جنس اور رنگ اور دنیا کے سارے جاندار بھی تیری ہی قدرت ہے۔ اچھائیاں، برائیاں، عزت اور بے عزتی سب تیری ہی قدرت ہے۔ ہوا، پانی، آگ زمین اور دھول سب تیری قدرت ہے۔ ساری کی ساری تیری قدرت ہے۔ تو قادر مطلق ہے تو ہی سب کاموں کا کرنے والا ہے۔ تیرا نام سارے پاک ناموں سے بھی زیادہ پاک اور برتر ہے۔ نانک کہہ رہے ہیں، تو اپنی مرضی سے سب کچھ دیکھ رہا ہے اور ساری کائنات میں وہی کچھ ہو رہا ہے جو تو چاہتا ہے۔ تو سب میں سمایا ہوا ہے (۲)۔

شبد۔۳

صفحہ۶۶۲ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

کادی کوڑ بول مل کھائے۔
براہمنڑ نہاوئے جیاں گھائے۔
جوگی جگت نہ جانڑئے اندھہ۔
تینے اوجاڑے کا بندھ (۲)۔
سو جوگی جو جگت پچھانڑیئے۔
گر پرسادی ایکو جانڑیئے۔
قاضی سو جو الٹی کریئے۔
گر پرسادی جیوت مریئے۔
سو براہمنڑ جو برہم بیچاریئے۔
آپ تریئے سگلے کل تاریئے (۳)۔
دانسبند سوئی دل دھوویئے۔
مسلمانڑ سوئی مل کھوویئے۔
پڑھیا بوجھیئے سو پروانڑ۔
جس سر درگاہ کا نسیانڑ (۴)۔

شبد۵

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 662**

The Qazi (A section of judiciary, in those days Islamic laws were prevailing in this country) tells lies and eats filth. The Brahman slays life and takes bath. The blind Yogi does not know the way. Hence all the three desig n for their destruction (2). He alone is Yogi, who knows the way to God. By Guru's grace, recognises *One Alone (God).* He alone is a Qazi, who turns away from the world's attachment. By Guru's (Spiritual guide) grace, live s like a dead person (without desires) in life. He Alone is a Brahman, who ref lects upon the *Braham (God).* He saves himself and saves all his generation as well (3). He alone is wise, who cleans his mind. A Muslim is he, who removes his impurity. Who reads the Scriptures and lives accordingly, become s acceptable in *His Court.* He is the one, on whose forehead is the seal of *God's Court* (4).

Shabad 5

صفحہ ۶۶۲ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

قاضی (اس دور میں انصاف کرنے والا طبقہ جب ہندوستان میں شرعی قانون لاگو تھا) کا جھوٹ بولنا غلاظت کھانے کے برابر ہے۔ برہمن (پجاری طبقہ جو انسانوں سے لوٹ کھسوٹ کرتا ہے) انسانوں کی جانیں لیتا ہے اور پھر زیارت گاہوں پر نہا کر اپنے آپ کو پاک سمجھتا ہے۔ جوگی (ہندوؤں کا مذہبی رہنمائی کرنے والا طبقہ) اندھے ہیں جو نجات کا راستہ خود نہیں جانتے یہ تینوں عوام کو اجاڑنے اور برباد کرنے کے راستہ پر گامزن ہیں (۲)۔ سچا جوگی وہ ہے جو نجات کا راستہ جانتا ہے اور مرشد کی رہنمائی میں ایک خدا کو سمجھتا ہے۔ قاضی وہی ہے جو دنیاوی جھوٹ۔ لالچ اور رغبت سے اوپر اٹھ جائے اور مرشد کی رہنمائی میں اس دنیا میں زندہ رہتے ہوئے بھی ایک مردے (خواہشات کے بغیر) کی مانند زندگی گزارے۔ برہمن وہی ہے جو برہم (خدا) کو سمجھے اس طرح خود نجات پائے اور سارے خاندان کا نجات دہندہ بن جائے (۳)۔ دانشمند (عقلمند) وہی ہے جو اپنے دل کی صفائی کرے۔ مسلمان وہی ہے جو اپنے برائیوں کو دور کرے۔ جو پڑھتا (قرآن) ہے اس کو سمجھے بوجھے اور اس پر عمل کرے وہی بارگاہ عالی میں تسلیم کیا جائے گا اور اس کی پیشانی پر اللہ تعالیٰ کی مہر ہوگی (۴)۔

شبد ۵

صفحہ ۷۲۱ پہلے گرو شری گرونانک صاحب جی

یک عرض گفتم پیش تو در گوش کن کرتار۔
حقا کبیر کریم تو بے عیب پرودگار (۱)۔
دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی۔
مم سر موئے عزائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی (رہاؤ)۔
زن پسر پدر برادران کس نیس دستگیر۔
آخر بیفتم کس نہ دارد چوں شود تکبیر (۲)۔
شب روز گشتم در ہوا کردیم بدی خیال۔
گاہے نہ نیکی کار کردم مم ایں چنی احوال (۳)۔
بدبخت ہم چوں بخیل غافل بےنظر بے باک۔
نانک بگوید جن ترا تیرے چاکراں پا خاک (۴)۔

شبدا

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 721**

My prayer is to *You Alone O Creator,* hear me. *O Parvadigar* (Sustainer), *You* are True, Great, Merciful and faultless (1). The world is perishable place, keep it in your mind. The angel Azrail (angel of death) has caught by the hair of my head, O mind you are not yet realising (Theme of the Shabad). The wife, son, father and brothers, no one shall hold my hand. At last when I fall in the grave and the time of last prayer is reached, no one comes to the rescue (2). Day and night, I wander in greed and think of doing evil. I do not do good de eds, my condition is like this (3). I am unfortunate, miser, negligent, shameless and without *Your Fear,* O *God. Your* slave Nanak says, I am the dust of the feet of *Your* servants (4).

Shabad 1

پہلے گروشری گرونانک صاحب جی صفحہ ۷۲۱

اے کرتار (سارے کاموں کے کرنے والا)، ایک التجا پیش کر رہا ہوں کان لگا کر سن۔ اے پروردگار تو حق (سچ) ہے۔ تو کبیر (بڑا۔عظیم) ہے۔ تو کریم ہے۔ تو بے عیب ہے (۱)۔ یہ دنیا مقام فانی (ختم ہونے والی) ہے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لے۔ عزرائیل (موت کا فرشتہ) نے مجھے سر کے بالوں سے پکڑ رکھا ہے۔ میرے ذہن نے ابھی تک اس بات کو سمجھا نہیں ہے (شبد کا مرکزی خیال)۔ بیوی، بیٹے، والد اور بھائی کوئی میرا ہاتھ پکڑنے والے نہیں ہیں (آخرت میں)۔ آخرکار جب مجھے قبر میں اتارا جائے گا کوئی تدبیر میرے کام نہیں آئے گی (۲)۔ دن رات برے خیالات میں ہی زندگی بسر ہو رہی ہے۔ میرے حالات ایسے ہیں کہ کبھی کوئی اچھا کام مجھ سے نہیں ہو پاتا (۳)۔ میں ایسا بدقسمت کنجوس، بے خبر، بے غیرت اور تیرے خوف سے بے خبر ہوں۔ غلام (خدا کے) نانک کہہ رہے ہیں کہ میں تیرا خادم ہوں اور تیرے خدمت گزاروں کے قدموں کی خاک ہوں (۴)۔

شبد ۱

صفحہ۷۲۲-۷۲۳

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

جیسی میئے آوئے خصم کی بانڑی

تیسڑا کری گیان وے لالو۔

پاپ کی جنج لیے کابلہہ دھاتیا

زوری منگیئے دان وے لالو۔

سرم دھرم دوئے چھپ کھلوئے

کوڑ پھرے پردھان وے لالو۔

قضیاں بامنڑاں کی گل تھکی

عقد پڑیئے، شیطان وے لالو۔

مسلمانیاں پڑھے کیتاباں

کشٹ مہہ کرے خدائے وے لالو۔

جات سناتی ہور ہندوانڑیاں

یہ بھی لیکھیئے لائے وے لالو۔

خون کے سوہیلے گاوی اہ نانک

رت کا کنگو پائے وے لالو (۱)۔

آگے جاری ....

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 722-23**

(Addressing the name of the low caste poor carpenter, with whom Guru Sahib stayed for some days) O Lalo, as the word is revealed to me by *(God),* so do I utter. Babar has come from Kabul with the Wedding Party of Sins and demands by force the marriage gifts. O Lalo, modesty and righteo usness both have vanished and falsehood moves about as the leader. In suffer ing, Muslim women are reading Quran and call upon *Khuda.* O Lalo, the Hindu women of high caste and others of low caste are also offering prayers. O Lalo, Nanak is singing the songs of blood and the saffron of blood is being sprinkled (1).

Contd......

صفحہ۷۲۲۔۷۲۳ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

اے لالو، (نام ایک نچلی ذات کے غریب عبادت گزار بڑھئی کا، جس کی جھونپڑی میں گروصاحب نے چند دن گزارے تھے اس کو مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں) خدا کا جس طرح الہام ہوا ہے میں ویسے ہی گیان (علم) کی بات کہہ رہا ہوں۔ اے لالو، کابل سے گناہوں کی برات لے کر بابر آیا ہے اور زبردستی جہیز وصول کر رہا ہے۔ اے لالو شرم اور دھرم (سچائی) دونوں چھپ گئے ہیں اور جھوٹ کی قیادت (بول بالا) چل رہی ہے۔ قاضی اور براہمن (مسلمان اور ہندو کے مذہبی رہنما) کی بات کی پرواہ کسی کو نہیں ہے۔ عقد (شادی کی رسم) شیطان ادا کر رہا ہے۔ اے لالو، مسلمان عورتیں قرآن پڑھ رہی ہیں اور تکلیف میں خدا کو یاد کر رہی ہیں۔ سناتن دھرم کی اور نچلی ذات کی ہندو عورتیں بھی عبادت کر رہی ہیں، اے لالو، نانک، خون کے گیت گا رہا ہے اور خون کے زعفران کا چھڑکاؤ کر رہا ہے (۱)۔

آگے جاری............

صفحہ۲۲۷۔۲۳۷ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

صاحب کے گنٹر نانک گادیئے
ماس پری وچ آکھ مسولا ۔
جن اپائی رنگ روائی
بیٹھا ویکھیئے وکھ اکیلا۔
سچا سو صاحب سچ تپاوس
سچڑا نیاؤ کریگ مسولا۔
کائیا کپڑ ٹک ٹک ہوسی
ہندوستان سمال سی بولا۔
آون اٹھترے جان ستانوے
ہور بھی اُٹھ سی مرد کا چیلا۔
سچ کی بانڑی نانک آکھیئے
سچ سنٹرائے سی سچ کی بیلا (۲)۔
شبد۳

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 722-23**

In this town of dead bodies, Nanak sings the songs of Glory of the *Sahib,* and mentions this affair. *He,* who has created and attached them to pleasures oversees this all, sitting apart and alone. *Sahib* is true, true is *His* decision, and issues command based on true justice. The body garments shall be torn into pieces and shreds, people of Hindustan will remember my words. I n the coming years, another disciple of brave man shall arise to uproot them. Says Nanak, the word of Truth and proclaims Truth at the right time (2).

Shabad 3

صفحہ ۷۲۲-۷۲۳ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

اس لاشوں کے شہر میں نانک اپنے صاحب (خدا) کے حمد وثنا کے گیت گا رہا اور حالات بیان کر رہا ہے۔ وہ خدا جس نے اُن کو تخلیق کیا اور عیش وعشرت سے جوڑ دیا، اکیلے بیٹھ کر ان کے حشر کا نظارہ کر رہا ہے۔ صاحب (اللہ تعالی) سچا ہے اس کا فیصلہ سچا ہے اس کا حکم بھی انصاف پر مبنی ہے جسم کے کپڑے پھٹ کر تار تار ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کے رہنے والے میری باتیں یاد کریں گے۔ آنے والے سالوں میں کوئی اور مرد کا چیلا اٹھ کھڑا ہوگا۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ سچ باتیں کہہ رہا ہوں اور صحیح وقت پر حقیقت بیان کر رہا ہوں (۲)۔

شبد ۳

53146
5/6/07

صفحہ ۹۵۲_۹۵۱ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

مسلمان کرے وڈیائی۔
ونٹر گر پیریئے کو تھاسئے نہ پائی۔
راہ دسائے اوتھیئے کو جائے۔
کرنٹری باجھوھ بھست نہ پائی۔
جوگی کیئیے گھر جگت دسائی۔
تت کارنٹر کن مندرا پائی۔
مندرا پائے پھریئے سنسار۔
جتھئے کتھئے سر جنٹر ہار۔
جیتیے جی تیتیے واٹاؤ۔
چیری آئی ڈھل نہ کاؤ۔
ایتھئے جانٹریئے سو جائے سیانٹریئے۔
ہور پھکڑ ہندو مسلمانٹریئے۔
سبھنا کا در لیکھا ہوئے۔
کرنٹری باجھوہ تریئے نہ کوئیے۔
سچو سچ وکھانٹریئے کوئیے۔۔
نانک اگیئے پچھ نہ ہوئیے (۲)۔

شبد ۱۱

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 951-52**

The Muslim thinks himself superior. But without the Guru and Pir (spiritual guides) none is accepted. When the way is pointed out, rarely one reaches the destiny. Without good deeds, heaven is not attained. One goes to Yogi's monastery to ask the way to God. For that purpose, he puts rings in his ears. With earrings on, he wanders about pilgrim stations of the world. He does not realize that the *Sirjanhar (Creator)* is everywhere. As many are the creatures, so many are the travellers. When the death comes, none can make any delay. One who knows the *God* here, the *God* also knows him hereafter. The rest is all a vain boast, whether one is a Hindu or a Muslim. Everyone has to render the account at the *God's Court* and none is saved without good deeds. Says Nanak, who utters the *Name of the Truest of the True (God),* no account is asked hereafter (because this itself is the best deed) (2).

Shabad 11

صفحہ ۹۵۱_۹۵۲ **پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی**

مسلمان اپنے آپ کو برتر سمجھتا ہے لیکن گرو اور پیر (ہندوؤں اور مسلمان کے مذہبی رہنما) کے بغیر کسی کو مقام حاصل نہیں ہوگا۔ جب کوئی راستہ بتائے تب ہی منزل پر پہنچا جا سکتا ہے۔ نیک اعمال کے بغیر بہشت نصیب نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی جوگی (ہندو مذہبی رہنما) کے پاس نجات کا راستہ پوچھنے جاتا ہے تب وہ اس کے کانوں میں بالیاں پہنا دیتا ہے۔ کانوں میں بالیاں ڈالے ہوئے وہ دنیا تمام کی زیارت گاہوں پر پھرتا رہتا ہے۔ یہ بات نہیں سمجھتا کہ سرجن ہار (اس دنیا کی تخلیق کرنے والا خدا) ہر جگہ موجود ہے۔ جتنے جاندار ہیں وہ سب اسی راستے پر گامزن ہیں۔ جب موت کا پروانہ آئے گا کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔ یہاں جو خدا کو پہچانے گا وہاں (آخرت میں) خدا بھی اس کو پہچانے گا۔ ہندو یا مسلمان ہونے پر فخر سب بیکار ہے۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ بغیر نیک اعمال کے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جو سچوں کا بھی سچ (اللہ تعالیٰ) کو یاد کرتا رہتا ہے اس کے اعمال کا حساب نہیں پوچھا جائے گا (کیوں کہ یہ خود بہت نیک عمل ہے) (۲)۔۔

شبد ۱۱

صفحہ ۹۵۳ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

نانک آکھےَ رے منا سنڑیئے سکھ صحیح۔
لیکھا رب منگے سیا بیٹھا کڈھ وہی۔
طلباں پوسن آکیاں باقی جنا رہی۔
عزرائیل فرشتہ ہوسی آئے تئی۔
آونٹر جانٹر نہ سجھیئ بھیڑی گلی پھہی۔
کوڑ نکھٹے نانکا اوڑک سچ رہی (۲)۔

شبد ۱۳

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 953**

Says Nanak, O man hear the true instruction. The *Rabb* (God) seated for judgement (after death) taking out *His* ledger, shall call you to account. The rebels, with outstanding against them shall be called out. Azrail Farishta (angel of death) shall be appointed to punish them. The soul entangled in the narrow lane, shall see no way of escape or coming and going. Says Nana k, falsehood shall come to an end and truth shall ultimately prevail (2).

Shabad 13

صفحہ ۹۵۳ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

نانک کہہ رہے ہیں کہ اے انسان سچی ہدایات سن ۔ رب ، آخرت کے دن اپنا کھاتہ کھول کر تیرا حساب دیکھے گا جن کے ذمہ وصول طلب بقایا ہے انہیں بلایا جائے گا ۔ فرشتہ عزرائیل (موت کا) کو سزا دینے کے لیے مقرر کیا جائے گا ۔ پھر تیری روح کو کہیں آنے جانے (بچنے) کے لیے کوئی تپلی گلی بھی نصیب نہیں ہوگی ۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جھوٹ کا خاتمہ ہوگا اور آخر کار سچ کا بول بالا ہوگا (۲)۔

شبد ۱۳

• صفحہ۹۵٦ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

سچ کی کاتی سچ سبھ سار۔
گھاڑت تس کی اپر اپار۔
شبدے سانڑ رکھائی لائے۔
گنڑ کی تھیکیے وچ سمائے۔
تس دا کٹھا ہووے شیخ۔
لوہو لب نکتھا ویکھ۔
ہوئے حلال لگیے حق جائے۔
نانک در دیدار سمائے (۲)۔

شبد۱۹

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 956**

With the truth of pure steel and knife of truth, its make is incomparably beauteous. It is sharpened on the whetstone of Shabad (word of spiritual guide) and kept safe in the sheath of virtues. O Sheikh, if one is slaughtered with such knife, the blood of greed flows out. Such Halal (slaughtered) person gets attached to the *Haq* (True God). Says Nanak; he merges in the *God's* vision. (2).

Shabad 19

صفحہ ۹۵۶ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

سچ کے فولاد سے سچ کی چھری بناؤ۔ جس کی بناوٹ بہت ہی خوبصورت ہوگی۔ اس کو شبد (مرشد کی ہدایات) کے پتھر پر گھس کر تیز دھار لگاؤ۔ اور اسے نیک اوصاف کے میان میں محفوظ رکھو۔ اے شیخ، اگر کوئی اس چھری سے ذبح کر دیا جائے تب لالچ کا خون خارج ہو جائے گا۔ ایسا حلال کیا ہوا شخص حق (خدا) سے جڑ جائے گا۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فیضیاب ہوگا (۲)۔

شبد ۱۹

صفحہ ۱۱۶۹ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

رے من لیکھے کبھوں نہ پائے۔
جام نہ بھیجئے ساد نائے (رہاؤ)۔
دس اٹھ لیکھے ہووہ پاس۔
چارے بید مکھاگر پاٹھ۔
پربی ناوئے ورناں کی دات۔
ورت نیم کرے دن رات (۲)۔
قاضی ملاں ہو وہ شیخ۔
جوگی جنگم بھگوے بھیکھ۔
کو گرہی کرماں کی سندھ (۳)۔
بن بوجھے سبھ کھڑی اس بندھ۔
جیتے جی لکھی سرکار۔
کرنٹری اُپر ہووگ سار۔
حکم کریہہ مورکھ گاوار۔
نانک ساچے کے صفت بھنڈار (۴)۔

شبد ۳

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 1169**

O my mind, these rituals (of worship) are of no account, until you are not imbued with the *True Name (God)* (Theme of the Shabad). If a person has the eighteen Puranas (Hindu Scriptures) written in his own hand, and recite by heart the four Vedas (Hindu Scriptures). On festivals bathes an d gives alms in accordance with his religious codes. He may observe fasts, perfo rms day and night religious ceremonies (2). He may be Qazi, Mullah, Sheikh, Yogi, wandering sage or clothed in ochre robes. He may be a householder and the performer of religious rites. Without knowing *God,* all are bound down and driven along (3). All the creatures are yoked to the *Will of God.* According to the deeds, they shall be judged. The foolish and ignorant wants their will to prevail. Says Nanak, the *True One (God)* has the treasures of praises (4).

Shabad 3

صفحہ ۱۱۶۹ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

اے میرے من، یہ دنیاوی رسم وراج (عبادت کے) تیرے کام آنے والے نہیں ہیں جب تک کہ تو سچے نام (خدا) میں رچ بس نہیں جاتا (شبد کا مرکزی خیال)۔ اگر تیرے پاس ۱۸ پُران (ہندوؤں کے مذہبی کتب) تیرے اپنے ہاتھوں سے لکھے ہوئے بھی ہوں۔ اور تو چاروں ویدوں (ہندوؤں کے مذہبی کتب) کو زبانی بھی یاد کرتا ہو۔ تہواروں کے موقع پر اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زیارت گاہوں پر نہاتا بھی ہو۔ اگر تو پابندی سے دن رات مذہبی رسومات ادا کرتا ہو اور روزے رکھتا ہو (۲)۔ اگر تو قاضی، ملا، شیخ، جوگی اور زیارت گاہوں پر پھرتے رہنے والا مذہبی قائد ہو، بھگوے رنگ کے کپڑے پہن کر گھومنے والا سادھو ہو، اگر تو گرہستی (خاندان میں رہنے والا) ہو اور پورے مذہبی رسوم و رواج کی پابندی کرتا ہو۔ تب بھی اللہ تعالی کو سمجھے بوجھے بغیر یہ سب فضول ہیں (۳)۔ جتنے جاندار ہیں سب اس کی مرضی کے تابع ہیں اور اپنے اعمال کے مطابق ان کا مقدر لکھا ہوا ہے۔ لیکن بے وقوف انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے مرضی کے مطابق کام ہو۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ ساچا (حق۔ خدا) اوصاف کے خزانوں سے بھرا ہوا ہے (۴)۔

شبد ۳

صفحہ ۱۲۴۵ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

گیان ویہونڑا گاویئے گیت۔
بھکے ملاں گھرے میت۔
مکھٹو ہوئے کیئے کن پڑائے۔
فخر کرے ہور جات گوائے۔
گر پیر صدائے منگنڑ جائے۔
تاں کیئے مول نہ لگی ایئے پائے۔
گھال کھایئے کچھ ہتھوہ دیئے۔
نانک راہ پچھانڑھ سیئیئے (۱)۔

شبد ۲۲

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 1245**

One ritually sings sermons without Divine Knowledge. The Mullah converts his homestead into a Mosque to satisfy his hunger. Being workle ss, one pierces his ears and proud to look like Yogi. and loses his caste with the world. Proclaim as Guru and Pir (spiritual guide), begs from door to do or. Never fall at the feet of such a person. Says Nanak, who eats what he earn s through earnest labour and from his hands shares with others, he alone k nows the true way of *God* (1).

Shabad 22

پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی صفحہ ۱۲۴۵

بغیر روحانی معلومات کے محض گیت اور نعت گا تا رہتا ہے۔ بھوک مٹانے کے لیے روزی کے طور پر مُلا نے گھر کو مسجد بنالی ہے۔ نکھٹو لوگوں نے کان میں سوراخ کر بالیاں ڈالی ہوئی ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ وہ جوگی ہے اس طرح اپنی ذات گنوا دیتا ہے۔ گرو اور پیر (ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی رہنما) کہلاتا ہے اور در بہ در مانگتا پھرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے قدموں میں کوئی نہ گرے (تقلید نہ کرے)۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جو انسان اپنی محنت سے روزی کماتا ہو اور اپنے ہاتھوں سے ضرورت مندوں کو دیتا ہو ایسا شخص ہی اللہ تعالی کا راستہ پہچان سکتا ہے (۱)۔

شبد ۲۲

صفحہ ۱۲۸۶ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

کلہاں دینڈے باوٗلے

لینڈے وڈے نلج۔

چوہا کھڈ نہ ماوئی

تکل بنیئے چھج۔

دین دعائی سے مرہ

جن کو دین سے جانہہ۔

نانک حکم نہ جاپئی

کیتھئے جائے سمائے۔

فصل اہاڑی ایک نام

ساونڑی سچ ناوٗ۔

مسئے محدود لکھائیا

خصمیئے کیہے در جائے۔

دنیا کے در کیرے

کیتے آوہ جانھ۔

کیتے منگہہ منگتے

کیتے منگ منگ جاہ(۱)۔

شبد ۱۹

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 1286**

Mad are the spiritual guides, who give their spiritual crowns (a ritual of appointing successor) to the undeserving disciples; and those who receive a re very shameless. They are like the mouse that cannot enter in the hole, but seek to drag a winnowing basket tied with its waist (this is proverb). Those who give blessings for long life shall die, and those who are blessed also die. Sa ys Nanak, *God's* Will is not known, where they go and merge. For me the harvest of winter is the *One Name* and again the harvest of summer is the *True Name*. On reaching the *(God)* Court, pardon is written in my favour. Unaccountable are the courts of the world, those who are attached with the world come and go. Many are the beggars who ask for alms of emanicipation and continue begging (1).

Shabad 19

صفحہ ۱۲۸۶ پہلے گروشری گرونانک صاحب جی

پاگل ہیں وہ مذہبی رہنما جو کلاہ پہنا کر اپنا جانشین مقرر کرتے ہیں (جانشین مقرر کرنے کا رواج)۔ اور وہ بے غیرت ہیں جو مستحق نہیں ہونے کے باوجود اسے قبول کرتے ہیں۔ ان کی مثال اس چوہے کی طرح ہے جو سوراخ میں خود تو داخل بھی نہیں ہوسکتا لیکن اپنی کمر کے ساتھ اناج چھاننے والی چھلنی بھی باندھ کر داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ (ایک مشہور محاورہ ہے)۔ لمبی عمر اور جنت میں جانے کی دعائیں دینے والے خود بھی مریں گے اور جن کو دعائیں دی جائیں وہ بھی مرجائیں گے۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالی کی مرضی کا کسی کو علم نہیں ہے۔ میں ہر موسم میں ایک سچے نام (اللہ تعالی) کی فصل بوتا ہوں۔ خدا کی بارگاہ میں مجھے معافی بخشی جائے گی۔ دنیا کی ان گنت عدالتیں (فیصلہ کرنے والے) ہیں اور جو دنیا کی جھنجٹوں میں لپٹا ہوا ہے وہ دنیا میں بار بار آتے جاتے رہے گا۔ کئی بھکاری نجات کی خیرات مانگتے ہیں اور ہمیشہ مانگتے ہی رہتے ہیں (۱)۔

شبد ۱۹

صفحہ۱۲۹۱ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

چل مل بسیار دنیا فانی۔
کالوب عقل من گور نہ مانی۔
من کمین کمترین تو دریاؤ خدایا۔
ایک چیز مجھیے دیہہ اور زہر چیز نہ بھائیا۔
پرآب خام کو جیئے حکمت خدائیا۔
من توانا تو قدرتی آئیا۔
سگ نانک دیبان مستانہ نت چڑیے سوائیا۔
آتش دنیا خنک نام خدائیا (۲)۔

شبد۲۷

1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji **Page 1291**

The effulgence of the world is but a passing show and shall not remain. My perverted intellect does not think of the grave. I am a low and humble, O *Khuda, You* are like a big river. Bless me with one thing; other poisonous things do not please me. By Your skill *O Khuda, You* have filled this body vessel of raw mud with the water of life. Through *Your Khudarat,* I derive all my power. Nanak is the intoxicated dog of the *God's Court* and this intoxication is ever increasing day by day. This world is but a burning fire, O *Khuda Your Name* keeps it cool (2).

Shabad 27

صفحہ ۱۲۹۱ پہلے گرو شری گرو نانک صاحب جی

دنیا کے یہ سب رنگ تماشے فنا ہونے والے ہیں ۔ ہماری عقل یہ بات ماننے کے لیے تیار ہی نہیں ہے کہ ہمیں قبر میں جانا ہے ۔ اے خدا میں مسکین اور کمترین ہوں اور تو ایک وسیع دریا کے مانند ہے ۔ مجھے ایک چیز عطا کر باقی ساری چیزیں زہر کی مانند ہیں جو مجھے نہیں بھاتی ۔ اے خدا، تو نے اپنی حکمت سے اس کچے مٹی کے برتن (جسم) کو حیات کے پانی سے بھر دیا ۔ تیری قدرت نے مجھے توانائی عطا کی ہے ۔ نانک کہہ رہے کہ میں تیرے بارگاہ کا ایک مستی سے سرشار کتا ہوں جس کا سرور دن بدن بڑھتا رہتا ہے ۔ یہ دنیا ایک دہکتی آگ ہے اے خدا، تیرا نام ٹھنڈک پہنچانے والا ہے (۲)۔

شبد ۲۷

تیسرے نانک شری گروامرداس جی

(ولادت ۱۴۷۹ ۔رحلت ۱۵۷۴)

صفحہ ۴۲۹۔۴۳۰
تیسرے نانک شری گروامرداس جی

جس نو بھگت کرائے سو کرے
گرشبد ویچار۔
ہردیئے ایکونام وسیئے
ہومیئے دبدھا مار (۷)۔
بھگتاں کی جت پت ایکو نام ہے
آپے لیئے سوار۔
سدا شرنترائی تس کی
جیواں بھاوئے تیوں کارج سار (۸)۔
بھگت نرالی اللہ دی
جاپیئے گر ویچار۔
نانک نام ہردیئے وسیئے
بھیئے بھگتی نام سوار (۹)۔
شبد۱۴

3rd Nanak shri Guru Amar Das Ji
(Came 1479 - Left 1574)

3rd Nanak Shri Guru Amar Das Ji **Page 429-30**

He alone worships the *God,* who is blessed and reflects upon Guru's Shabad (spiritual guide's instructions). In his mind abides the *One Name* (God) alone, and ego and duality is stilled (7). The *One Name* is the caste and honour of the devotees, the *God Himself* make them elegant. They ever remain under *His* protection and as it pleases *Him,* so does *He* arrange their affairs (8). The worship of *Allah* is distinct, that is known through the Guru's (spiritual guide's) instruction alone. Says Nanak, in whose heart the *Name of God* abides, through fear and devotion, he is embellished with *His Name* (9).

Shabad 14

صفحہ ۴۲۹۔۴۳۰ تیسرے نانک شری گروامرداس جی

گرو کے شبد (مرشد کے ہدایات) کے مطابق وہی انسان عبادت کرسکتا ہے جس سے وہ (خدا) کروانا چاہے۔ غرور، تکبر اور شکوک وشبہات کو مار کر اس کے دل میں ایک ہی نام (خدا) بسا رہتا ہے (۷)۔ عبادت گزاروں کی ذات پات ایک نام ہی ہے جس کو وہ ہی سنوارتا ہے۔ ہمیشہ اس کی پناہ میں رہو وہ جیسے چاہتا ہے تمہارے کام سرانجام دیتا ہے (۸)۔ گرو کے وچار (مرشد کی ہدایات) کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نرالی عبادت کرو۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جس کے دل میں نام (خدا) بسا ہوا ہے۔ اس کے خوف میں عبادت کرتے ہوئے اس کے نام میں رچ بس جاتا ہے (۹)۔

شبد ۱۴

صفحہ۵۵۱ تیسرے نانک شری گروامرداس جی

شیخا اندرہ زور چھڈ توں
بھوکر جھل گوایئے۔
گرکیئے بھیئے کیتے نسترے
بھیئے وچ نربھو پائے۔
من کٹھور شبد بھید توں
شانت وسیئے من آیئے۔
شانتی وچ کار کماونڑی
سا خصم پائے تھائیے۔
نانک کام کرودھ کینیئے نہ پائیو
پوچھوہ گیانی جائے(۱)۔
شبد۹

3rd Nanak Shri Guru Amar Das Ji **Page 551**

O Sheikh, abandon mind's violence and madness, abide in the *God's* fear. Through the Guru's (spiritual guide's) fear, many have been saved, abiding in fear attain the *Fearless God.* Pierce your hard like stone heart with the Shabad (words of spiritual guide), so that peace may come to abide in your mind. If, the virtuous deeds are done whole-heartedly, they are approved by the God. Says Nanak, go and ask any divine person, by lust or wrath no one has attained God (1).

Shabad 9

صفحہ۵۵۱ تیسرے نانک شری گرو امرداس جی

اے شیخ ، اپنے دل کا زور اور دیوانہ پن چھوڑ اور خدا کے خوف میں رہ ۔ گرو (مرشد) کے ہدایات کی روشنی میں کتنے ہی نجات پا گئے اور خوف میں رہتے ہوئے نربھو (بے خوف ۔ خدا) کو پا گئے ۔ اپنے پتھر دل میں شبد (مرشد کے ہدایات) کی گہرائی کو اتار تب ہی تیرے دماغ کو سکون نصیب ہوگا ۔ جو کام سکون قلب سے کئے جائیں ، خدا کے بارگاہ میں قبول کئے جائیں گے ۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جا کر عالموں سے پوچھو کہ شہوت نفسانی ، غصہ اور تکبر سے کسی نے اسے نہیں پایا ہے (۱)۔

شبد۹

صفحہ ۶۴۶

تیسرے نانک شری گروامرداس جی

شیخا چوچکیا چووائیا

یہہ من اکت گھر آنٹر۔

ایہٹر تیہٹر چھڈ توں

گر کا شبد پچھانٹر۔

ستگر آگیئے ڈھیہ پو

سبھ کچھ جانٹرنیئے جانٹر۔

آسا منسا جلائے توں

ہوئے رہو مہمانٹر۔

ستگرو کیئے بھانٹرے بھی چلہہ

تاں درگاہ پاوھ مانٹر۔

نانک جے نام نہ چیتنی

تن دھگ پینٹر دھگ کھانٹر(۱)۔

شبد۱۱

3rd Nanak Shri Guru Amar Das Ji **Page 646**

O Sheikh, bring your mind into the *One God's Mansion,* instead of wandering in four directions floated by four seasons. Abandoned the crook ed ways and realise the Guru's Shabad (Spiritual Guide's instructions). Surrender before the *Satguru (True God), He* is All-wise, Inner-knower. Burn your hopes and desires and live as a guest in this world. Even now, if you live in accordance with the *Will of Satguru,* you shall obtain honour in *God's Court.* Says Nanak, who do not contemplate the *Name (God),* cursed is their food and cursed is their dress (1).

Shabad 11

صفحہ ۶۴۶ تیسرے نانک شری گروامرداس جی

اے شیخ ، اپنے من کو ایک (خدا) کے گھر سے جوڑ کر رکھ ۔ بجائے اس کے کہ وہ چاروں موسموں اور چاروں سمتوں میں بھٹکتا پھرے ۔ ادھر اُدھر کی الٹی سیدھی باتیں چھوڑ اور گرو (مرشد) کے ہدایات کو سمجھ ۔ اپنے آپ کو ستگرو (سچے خدا) کے حوالے کر جو ساری باطنی باتیں جاننے والا ہے ۔ اپنی امیدوں اور خواہشات کو جلا کر اس دنیا میں ایک عارضی مہمان کی طرح رہ ۔ ستگرو (سچے خدا) کی مرضی میں رہے گا تب اس کی بارگاہ میں عزت پائے گا ۔ نانک کہہ رہے ہیں جس نے اس کے نام (خدا) کو دل اور دماغ میں نہیں رکھا اس کا کھانا اور پہننا سب پر لعنت ہے (۱) ۔

شبد ۱۱

چوتھے نانک شری گرورامداس جی

(ولادت ۱۵۳۴۔ رحلت ۱۵۸۱)

صفحہ ۱۲۶۴ چوتھے نانک شری گرورامداس جی

جو گر کو جن پوجے سیوے
سو جن ہرے ہر پربھ بھاوے۔
ہر کی سیوا ستگر پوجھو
ہر، کرپا آپ تراوے (۲)۔
بھرم بھولے اگیانی اندھلے
بھرم بھرم پھول توراوئے۔
نرجیو پوجھہ مڑا سرے دھ
سبھ برتھی گھال گواوئے (۳)۔
شبد ۴

4th Nanak Shri Guru Ram Das Ji
(Came 1534 - Left 1581)

4th Nanak Shri Guru Ram Das Ji **Page 1264**

The person who adores and serves the Guru (spiritual guide) is pleasing to my *Har Prabhu (God)*. The true Guru's worship is service of Har (ever remembrance of *God* in memory), in *His* mercy, ferries us across the world ocean (2). The ignorant and mentally blind, stray in doubt and so deluded, deluded they pluck flowers from the living plants for worship. They worship the lifeless stones (idols) and adore tombs. And thus waste all their service (3).

Shabad 4

چوتھے نانک شری گرورامداس جی صفحہ ۱۲۶۴

جو شخص اپنے گرو (مرشد) کا احترام کرتا ہے اور ہدایات پر عمل کرتا ہے وہ ہر پربھو (خدا) کو پیارا لگتا ہے۔ ہری (خدا) کی عبادت ہی ستگرو (کامل مرشد) کا احترام کرنا ہے۔ ہری (خدا) اپنی رحمت سے اس دنیاوی سمندر سے پار لگا سکتا ہے (۲)۔ جاہل اور عقل کے اندھے جاندار پودوں سے پھول توڑ کر بے جان مورتیوں اور مزاروں پر چڑھاتے ہیں۔ ان کی یہ سب محنت رائیگاں جائے گی (۳)۔

شبد۴

پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

(ولادت ۱۵۶۳ء۔ رحلت ۱۶۰۶ء)

صفحہ ۴۹
پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

رسنا سچا سمریئے
من تن نرمل ہوئے۔
مات پتا ساک اگلے
تس بن اور نہ کوئے۔
مہر کرے جے آپڑی
چسا نہ وسرئے کوئے (۱)۔
من میرے ساچا سئیو جچر ساس۔
بن سوچے سبھ کوڑ ہے انتے ہوئے بناس (رہاؤ)۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پروردگار صالاہیئے جس دے چلت اینک۔
سدا سدا آرادھیئے ایہا مت ویسیکھ۔
من تن مٹھا تس لگئے جس مستک نانک لیکھ(۴)۔

شبد ۱۹

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji
(Came 1563 - Left 1606)

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 49**

Repeat the *Name* of the *Sachcha* (True - God) with your tongue, so that the body and mind become pure. Ultimately except *God* none of the mother, father and all kith and kin, shall be any avail to you. If the *God* shows *His* mercy, a person does not forget *Him,* not even for a moment (1). O my mind remember the *Sachcha,* till your last breath. Without the *Sachcha,* all else is false and shall finally perish (Theme of the Shabad).

* * * * * * * * * * * * * * *

Sing the praises of *Parvadigar* (Nurturer-God), manifold are Whose wondrous plays. Ever and ever meditate on *God,* This alone is the excellent wisdom. Says Nanak, the *God* seems sweet to the mind and body of him, who has good luck recorded on his forehead (4).

Shabad 19

صفحہ ۴۹ پانچویں نانک شری گرو ارجن دیو جی

اپنی زبان سے سچا (اللہ تعالی) کے نام کا ورد کیا کر، تا کہ تیرا من اور تن دونوں پاک ہو جائیں۔ تیرے والد، والدہ اور رشتہ دار کوئی تیرے کام آنے والے نہیں ہیں سوائے اس کے۔ جس پر وہ رحم کرے وہ شخص اسے ایک لحہ نہیں بھلا پائے گا۔(۱) اے میرے من، جب تک تیرے جسم میں سانس ہے اس سچے (خدا) کو یاد کر۔ اس سچے کے بغیر باقی سب جھوٹ ہے اور فنا ہونے والا ہے (شبد کا مرکزی خیال)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پروردگار کے گن گایا کر جس کے ان گنت کرامات ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ اسے یاد کیا کر یہی سب سے بڑی عقلمندی ہے۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ جس کی پیشانی پر یہ مقدر لکھا ہو، اس کے تن من کو بھی وہ (خدا) میٹھا لگنے لگے گا۔(۴)

شبد ۱۹

صفحہ ۳۲۰-۳۱۹ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

جنا ساس گراس نہ وسریئے
ہر ناما من منت۔
دھن سے سیئی نانکا
پورن سوئی سنت (۱)۔
اٹھے پہر بھوندا پھرئے
کھاونٹر سنڈریئے سول۔
دوزخ پوندا کیوں رہے
جاں چت نہ ہوئے رسول (۲)۔
شبد ۸

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 319-20**

Who with every breath and bite does not forget the *Name of Har* (God) in his mind, says Nanak, he alone is the blessed and perfect saint (1). The man wanders about day and night in anguish of food. How can he esca pe falling into the Dozaq (hell), when he does not remember the instructions of Rasool (prophet) (2).

Shabad 8

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی صفحہ ۳۲۰_۳۱۹

جس کے ہر سانس اور ہر نوالے کے ساتھ ہری (خدا) کا نام نہیں بھولتا ہو۔ نانک کہہ رہے ہیں قابل مبارک ہے اور کامل مرشد ہے (۱)۔ جو دن رات روزی روٹی کے چکر میں بھٹکتا پھرتا ہے وہ دوزخ جانے سے کیسے بچ سکتا ہے جس کے دل میں رسول کی ہدایات نہیں ہیں (۲)۔

شبد ۸

صفحہ ۳۹۷ پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

آٹھ پہر صالاح
سرجنڑہار توں۔
جیواں تیرے دات
کرپا کروہ موں (رہاؤ)۔
سوئی کم کمائیے
جت مکھ اجلا۔
سوئی لگیے سچ
جس توں دیہہ اللہ (۲)۔
شبد ۵

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 397**

Round the clock, praise the *Sirjanhar* (Creator). I live by *Your* bounties, show mercy unto me (Theme of the Shabad). Practice the deeds, which make your face bright. *O Allah,* he alone is attached to truth, whom *You* bless (2).

Shabad 5

صفحہ ۳۹۷ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

تو رات دن ہر وقت اپنے سرجنڑ ہار (خالق - خدا) کی صفت صلاح کیا کر - اور دعا کر کہ تیری مہربانی سے میں تیری بخشش کے مطابق زندگی گزار سکوں - (شبد کا مرکزی خیال) - میں وہی اعمال کروں جس سے میرا چہرہ تابناک رہے (شرمندہ نہ ہوا پڑے) - اے اللہ، وہی شخص سچ سے جڑا رہ سکتا ہے جس پر تیری رحمت ہو (۲)-

شبد ۵

صفحہ ۵۱۸ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

تدھ دھیائین بید کتیباں سنٹر کھڑے۔
گنٹرتی گنٹری نہ جائے تیریئے در پڑے۔
برہمے تدھ دھیائین اندر اندراسنٹراں۔
شنکر بشن اوتار ہر جس مکھ بھنٹراں۔
پیر پکامبر شیخ مشائخ اولیئے۔
اوت پوت نرنکار گھٹ گھٹ مولیئے۔
کوڑہو کرے ونٹراس دھرمسے تگیئے۔
جت جت لایہہ آپ تت تت لگیئے (پوڑی)۔
شبد۲

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 518**

The followers of the Vedas and Kateb (Scriptures of Hindus and S emitic religions), are standing to contemplate on *You (God).* Countless are lying at *Your Door.* Brahma (God of creation according to Hindu mythology) deliberates over *You (God),* as does the Indira (God of rain according to Hindu mythology) sitting on his throne. Shankar (God of death according to Hindu mythology), Bishan (God of sustenance according to Hindu mytholo gy) and other incarnations utter *Your* praises with their mouth. The *Nirankar* (Formless God) is woven like wrap and woof in every body and lif e and contained also in Pir (spiritual guide), Paighamber (prophet), S heikh (religious instructor), Mashayeq (seer) and Auliye (spiritual men of miracles). Through falsehood, the man is destroyed and through Dharam (righteousnes s) he prospers. Where so ever the *God* yokes the man, so are we yoked (Pouri).

Shabad 2

صفحہ ۵۱۸ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

ویدوں اور کتابوں (ہندو اور یہودی، عیسائی اور اسلام مذاہب کے مقدس کتابیں) کے پڑھنے والے جن کی گنتی نہیں کی جا سکتی تیرے بارگاہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ برہما اور اندر (ہندو عقیدے کے مطابق تخلیق کرنے والا اور برسات کا دیوتا) تیری عبادت کرتے ہیں۔ شنکر اور بشن (ہندو عقیدے کے مطابق فنا کرنے اور رزق دینے والا دیوتا) اور دوسرے اوتار سب ہری (اللہ تعالیٰ) کی صفت گایا کرتے ہیں۔ نرنکار (جس کی کوئی شکل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ) ہر جاندار پیر، پیغمبر، شیخ، مشائخ اور اولیاء (کراماتی بزرگ) سب میں کپڑے میں بنے ہوئے تانے بانے کی مانند رچا بسا ہے۔ جو جدا نہیں ہے اور نہ ہی جدا کیا جا سکتا ہے۔ جھوٹ سے انسان تباہ ہوتا ہے اور دھرم (صداقت پسندی) سے برکتیں پاتا ہے۔ جس کسی کو وہ (خدا) جس طرف بھی لگائے وہ اس راستہ پر گامزن ہوتا ہے (پوڑی)۔

شبد ۲

صفحہ ۵۱۸۔۵۱۹ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

نت جپیئے ساس گراس ناؤ پروردگار دا (۱)۔
جس نو کرے رحم تس نا وساردا۔
آپ اپاونٹرہار آپے ہی ماردا۔
سبھ کچھ جانڑیئے جانڑ بجھ ویچاردا۔
انک روپ کھن ماہ قدرت دھاردا۔
جس نو لائے سچ تسہہ ادھاردا۔
جس دیئے ہوئے ول کدے نہ ہاردا۔
سدا ابھگ دیبانڑ ہے ہوں تِس نمسکاردا (پوڑی)۔
شبد۲

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 518-19**

With every breath and every bite remember the *Name of Parvadigar* (provider of sustenance - God). He alone does not forget, on whom the *God* showers *His* benediction. *He* is the *Creator,* and *He Himself* destroys. The Knower *God,* knows everything. Having understood gives thought to *His* creation. By *Khudarat* (*His* power), *He* assumes many many forms in a moment. Whom the God attaches to truth, him *He* redeems. *He* on whose side is *He,* never loses. Forever eternal is *His Court,* unto *Him* I make an obeisance (Pouri).

Shabad 4

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی　　　صفحہ ۵۱۸ـ۵۱۹

ہمیشہ ہر نوالے اور ہر سانس کے ساتھ پروردگار کا نام لیا کر۔ جس پر وہ رحم کرے وہی اس کو بھلا نہیں سکتا۔ وہ آپ تخلیق کرنے والا ہے اور خود ہی فنا کرنے والا بھی ہے۔ وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور سب کا خیال رکھنے والا ہے۔ وہ اپنی قدرت سے ایک لمحہ میں ان گنت شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔ جس کو سچ کے ساتھ لگائے رکھتا ہے اسی کو نجات عطا کرتا ہے۔ وہ جس کی طرف ہو وہ کبھی زندگی میں ہار نہیں سکتا۔ اس کی بارگاہ تا قیامت ہمیشہ رہنے والی ہے اس کو نمسکار (سجدہ) کرتا ہوں (پوڑی)۔

شبد ۴

صفحہ۷۲۳ پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

خاک نور کردنگ عالم دنیائیے۔
اسماں زمیں درخت آب پیدائش خدائے (۱)۔
بندے چشم دیدنگ فنائے۔
دنیا مردار خوردنی غافل ہوائے (رہاؤ)۔
غیبان حیوان کشتنی مردار بخورائے۔
دل قبض قبضہ قادرو دوزخ سزائے (۲)۔
ولی نعمت برادراں
دربار ملکَ خانائے۔
جب عزرائیل بستنی
تب چہ کارے بدائے (۳)۔
حوال معلوم کردنگ
پاک اللہ۔
بگو نانک ارداس پیش
درویش بنداہ (۴)۔
شبدا

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 723**

Infusing *His* light into the dust, the *God* has made this world. The sky, earth, trees and water are the creation of *Khuda* (1). O man, whatever the eye sees, is perishable. The world is like an eater of carrion, neglectful of *God* (Theme of the Shabad). Like a ghost and a beast, the world kills the forbidden and eats the carrion. Restrain your heart; otherwise the *Qadar* (All-powerful - God) shall punish you in Dozaq (hell) (2). The patrons, dainties, brothers, royal courts, lands and homes. What avail shall these be to you, when Azrail (angel of death) seizes you (3). *Allah* the purest knows all that is within you. Nanak say the prayer before the Darvesh (pious persons) to lead on to the right path (4).

Shabad 1

صفحہ ۷۲۳ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے خاک کو دنیا بنادیا۔ آسمان، زمین، درخت اور پانی سب کو خدا نے پیدا کیا (۱)۔ اے بندے (انسان)، آنکھ سے نظر آنے والی ساری چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔ دنیا ان باتوں سے غافل ہے جیسے مردار (مردہ جانور کا گوشت) کھا رہی ہے۔ (شبد کا مرکزی خیال)۔ شیطان اور حیوان کی طرح نہ کھانے والی چیزیں کھا رہا ہے۔ مانو مردار کھا رہا ہے۔ اپنے دل کو روک ورنہ قادر (اللہ تعالیٰ) تجھے دوزخ کی سزا دے گا (۲)۔ ولی (مذہبی رہنما) دنیاوی نعمتیں، بھائی، بادشاہی دربار، زمین اور جائیدادیں، جب عزرائیل (موت کا فرشتہ) تجھے لے جائے گا تب یہ سب کس کام آئیں گے (۳)۔ تیری باطنی (اندرونی) باتیں پاک اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے۔ درویش بندوں (مذہبی رہنماؤں) کے سامنے نانک ایک التجا پیش کر رہے ہیں کہ عوام کو صحیح راستہ دکھاؤ (۴)۔

شبد ۱

صفحہ ۷۲۴

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

مہروان صاحب مہروان۔
صاحب میرا مہروان۔
جی سگل کو دیئے دان (رہاؤ)۔
توں کاہے ڈولہہ پرانڑیا تدھ راکھے گا سرجنڑ ہار۔
جن پیدائش تو کیا سوئی دئے آدھار (۱)۔
جن اپائی میدنی سوئی کردا سار۔
گھٹ گھٹ مالک دلاں کا سچا پرودگار (۲)۔
قدرت قیم نہ جانڑیئے وڈا وے پرواہ۔
کر بندے توں بندگی جچر گھٹ میں ساہ (۳)۔
توں سمرتھ اکتھ اگوچر جیو پنڈ تیری راس۔
رحم تیری سکھ پائیا سدا نانک کی ارداس (۴)۔
شبد۳

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 724**

Merciful, *Sahib* (Master - God) is merciful, my *Sahib* is merciful. *He* blesses all the beings with *His Bounties* (Theme of the Shabad). O mortal, why your confidence is wavering, the *Sirjanhar* (Creator) shall protect you. Who has given you birth, shall provide your requirements (1). He, Who has created the world, takes care of it. The *True Parvadigar* is the *Maalik* (Master) of all the hearts and minds (2). *His Khudarat* (omnipotence) and worth we cannot evaluate. He is the Great and self-dependent. O man, meditate o n the *God* till your last breath in the body (3). O *God,* You are all-powerful, unreachable by our senses and unutterable, my body and soul are *Your* property. Nanak ever prays, in *Your Mercy* I attain peace (4).

Shabad 3

صفحہ ۷۲۴ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

مہربان ہے، میرا صاحب (اللہ تعالیٰ) مہربان ہے۔ میرا صاحب مہربان ہے۔ جو سارے جانداروں کو دان دیتے رہتا ہے (شبد کا مرکزی خیال)۔ اے انسان تیرا بھروسہ کیوں ڈگمگا رہا ہے۔ سرجنہار (خالق) تیری حفاظت کرے گا۔ جس نے تجھے پیدا کیا وہی تیری ضرورتیں پوری کرے گا (۱)۔ جس نے یہ دنیا پیدا کی ہے وہی اس کی دیکھ ریکھ کرے گا۔ سچا پرودگار ہر ایک کے دل و دماغ کا مالک ہے (۲)۔ اس کی قدر و قیمت نہیں جانی جاسکتی وہ عظیم ہے اور ان باتوں سے بے پرواہ ہے۔ اے بندے (انسان) تو اس کی بندگی (عبادت) کر جب تک تیرے جسم میں سانس ہے (۳)۔ اے اللہ تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔ تو اتنا عظیم ہے کہ تیرے بارے میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے حواس خمسہ تجھ تک پہنچ نہیں سکتے۔ میرا جسم اور روح تیری ملکیت ہے۔ نانک التجا کر رہے ہیں کہ تیرے رحم کے بدولت میں نے سکھ پایا ہے (۴)۔

شبد ۳

صفحہ۷۲۴ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

کرتے قدرتی مشتاق۔
دین دنیا ایک توں ہی
سبھ خلق ہی تے پاک (رہاؤ)۔
کھن ماہ تھاپ اتھاپدا
آچرج تیرے روپ۔
کونٹر جانٹرنیئے چلن تیرے
اندھیارے مہ دیپ (۱)۔
خود خصم خلق جہان اللہ
مہروان خدائے۔
دنس رین جہ تدھ ارادھے
سو کیوں دوزخ جائے (۲)۔
عزائیل یار بندے
جس تیرا آدھار۔
گنہہ اس کے سگل آفو
تیرے جن دیکھ دیدار (۳)۔
دنیا چیز فی الحال سگلے
سچ سکھ تیرا ناؤ۔
گر مل نانک بوجھیا
سدا ایکس گاؤ (۴)۔
شبد۴

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 724**

O *Karte* (Creator), seeing *Your Khudarat* (creation), I have become admirer. *You Alone* are the Spiritual and Temporal *God* of all creation, yet detached from the creation (Theme of the Shabad). In a moment *You* create and destroy. Wondrous are *Your* manifestations. *Your* mysteries are the light in darkness. To whom it can be revealed? (1). *Your-self* is the *Allah, God, Meharwan Khuda* (Compassionate God) of the all beings and world. Who contemplat es *You* day and night, how should he go to Dozaq (hell)? Who seeks *Your* support, Azrail (angel of death) becomes his friend. On seeing *Your* devotee, all his sins are pardoned. All the worldly things are temporary for the time being. In *Your Name O God,* is the true comfort and peace forever. Says Nanak, on meeting the Guru (spiritual guide) has understood to ever sing t he praises of *Ek* (Alone - God) (4).

Shabad 4

صفحہ ۷۲۴ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

اے کرتا (سب کاموں کا کرنے والا ۔ خدا) تیری قدرت کو دیکھ کر مشتاق ہو گیا ہوں ۔ تو ایک ہی دین اور دنیا ہے اور پھر اپنی تخلیق (پیدا کی ہوئی چیزوں) میں الجھا ہوا بھی نہیں ہے ۔ اس سے پاک ہے (شبد کا مرکزی خیال) ایک لمحہ میں تخلیق کرتا ہے اور تباہ کر دیتا ہے ۔ تیرے کرامات کوئی نہیں جان سکتا یہ اندھیرے میں چراغ جیسے ہے (۱) ۔ تو خود (خدا) ہے سارے جہاں اور ساری خلقت کا ۔ اے مہربان خدا، تو اللہ ہے جو دن رات تیری عبادت کرتے ہیں وہ دوزخ کیسے جا سکتے ہیں؟ (۲) جو تیری پناہ میں ہے عزرائیل فرشتہ اس بندے کا یار (دوست) بن جاتا ہے یعنی کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ۔ تیرے عبادت گزاروں کے دیدار سے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (۳) ۔ دنیا کی ساری نعمتیں فی الحال اور عارضی ہیں اور دائمی سکھ تو تیرا سچا نام ہی ہے ۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ میں نے مرشد کے ذریعہ سمجھا ہے کہ ہمیشہ ایک (اللہ تعالی) کے گن گایا کرو (۴) ۔

شبد ۴

صفحہ۷۲۴ پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

میراں دانا دل سوچ۔
محبتے من تن بسئے سچ شاہ بندی موچ (رہاؤ)۔
دیدنسے دیدار صاحب کچھ نہیں اس کا مول۔
پاک پرودگار توں خود خصم وڈا اتول (۱)۔
دستگیری دیہہ دلاور توں ہی توں ہی ایک۔
کرتار قدرت کرنتر خالق نانک تیری ٹیک (۲)۔

شبد۵

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 724**

O wise friend, ever think in your mind. Enshrine in the body and mind the love for the *Sachch Shah* (True Sovereign - God) Emancipator from bondage (Theme of the Shabad). The worth of seeing the *Sahib's* (Master - God) vision cannot be evaluated. *Pak Parvadigar, Yourself* is the great and immeasurable (1). *You Alone You Alone O Chivalrous,* hold my hand. O *Kartar (Creator) You* have created this creation in *Your Khudarat, You* are Nanak's mainstay (2).

Shabad 5

صفحہ ۷۲۴ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

اے میرے دانا دوست، دل سے سوچ۔ سچے شاہ (اللہ تعالیٰ) جو نجات دہندہ ہے اس کی محبت اپنے من تن میں بسا کر رکھ۔ (شبد کا مرکزی خیال)۔ صاحب (مالک۔ اللہ تعالیٰ) کے دیدار (تصور میں) کی کوئی قیمت نہیں بتا سکتا۔ تو پاک پروردگار ہے۔ تو خود (خدا) ہے اور لا محدود عظیم ہے (۱)۔ ایک تو ہی صرف ایک تو ہی ہے جو دلاور (دل والا بہادر) ہے میرا ہاتھ تھام لے۔ اے کرتار (خالق) تو نے اپنی قدرت سے خلقت کو پیدا کیا ہے۔ نانک کو ایک تیرا ہی سہارا ہے (۲)۔

شبد ۵

صفحہ ۸۸۵ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

کوئی بولئیے رام کوئی خدائیے۔
کوئی سیویے گسیاں کوئی اللہ(۱)۔
کارنٹر کرنٹر کریم
کرپادھار رحیم (رہاؤ)۔
کوئی نہاویے تیرتھ کوئی حج جائے۔
کوئی کریئے پوجا کوئی سر نوائے (۲)۔
کوئی پڑھیئے بید کوئی کتیب۔
کوئی اوڈھیئے نیل کو سپید (۳)۔
کوئی کہیئے ترک کوئی کہیئے ہندو۔
کوئی بانچھیئے بھست کوئی سرگندو (۴)۔
کہو نانک جن حکم پچھاتا۔
پربھ صاحب کا تن بھید جاتا (۵)۔
شبد ۹

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 885**

Some say *Ram Ram* (All pervading not of Ayodhiya), some say *Khuda* (Self-existent). Some say *Gosayeen* (Master of the universe), some say *Allah* (1). You are *Kareem* (extender of mercy), cause of the causes; *You* are *Raheem* (Merciful) (Theme of the Shabad). Some bathe at the Hindu pilgri m stations and some make Haj (pilgrimage) to Mecca. Some perform puja (Hin du worship), some bow their heads (offer Nimaz). Some read Ved (Scriptures of Hindus), some read Kateb (Scriptures of semitic religions) Some wear blue robes and some white (3). Some say Muslim, some say Hindu. Some desire the Behashat (paradise of Muslims), some Swarag (heaven of Hindu s) (4). Says Nanak, who realises *Hukum (God's Will),* knows the mystery of the *Prabhu Sahib* (Master God) (5).

Shabad 9

صفحہ ۸۸۵ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

کوئی رام رام کہتا ہے (ساری کائنات میں رما ہوا، وہ ایودھیا کہ راجہ دسرتھ کے بیٹے رامچند رنہیں) ۔کوئی خدا کہتا ہے۔ کوئی گوسائیں (کائنات کا مالک) کہتا ہے۔کوئی اللہ کہتا ہے (۱) ۔تو سارے کاموں کا کرنے والا کریم (کرم کرنے والا) ہے۔تو رحم کرنے والا رحیم ہے (شبد کا مرکزی خیال) ۔کوئی زیارت گاہوں پر جا کر اشنان کرتا ہے۔کوئی حج کرنے جاتا ہے۔کوئی پوجا کرتا ہے کوئی سجدہ (نماز پڑھتا) کرتا ہے (۲) ۔کوئی وید پڑھتا ہے کوئی کتابیں (تورہ، بائبل، قرآن) پڑھتا ہے۔کوئی نیلے رنگ کے کپڑے پہنتا ہے۔کوئی سفید رنگ کے کپڑے پہنتا ہے (۳) ۔کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے کوئی اپنے آپ کو ہندو کہلاتا ہے۔کوئی بہشت کی خواہش کرتا ہے۔کوئی سورگ (ہندوؤں کی جنت) (۴) ۔نانک کہہ رہے ہیں کہ جس نے بھی پربھو صاحب (خدا) کا حکم (رضا مرضی) سمجھا ہے وہی اس کا بھید (اصلیت) بھی سمجھ سکتا ہے (۵)۔

شبد ۹

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی صفحہ ۸۹۶۔۸۹۷

کارن کرن کریم۔

سرب پرتپال رحیم۔

اللہ الکھ اپار۔

خود خدائے وڈ بیشمار (۱)۔

اوم نمو بھگونت گوسائیں۔

خالق رور ہیا سرب ٹھائیں (رہاؤ)۔

جگناتھ جگ جیون مادھو۔

بھو بھجن رد ماہ ارادھو۔

رکھی کیس گوپال گووند۔

پورن سربتر مکند (۲)۔

آگے جاری.........

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 896-97**

You are *Kareem* (beneficent), causes of the cause. *Raheem* (merciful), cherisher of all beings. *Allah* the invisible and infinite. *Himself* is the *Khuda* (self-existent), great and immeasurable (1). *Om Namo* (obeisance unto the OM-God) *Bhagwanth Gosayeen* (the illustrious Lord of Earth). *Khaliq* (Creator - God) pervading in all beings and places (Theme of the Shabad). *Jagan Nath* (Lord of the universe), *Jag Jivan* (Life of the universe), *Madho* (master of wealth). *Bhavo Bhanjan* (destroyer of the fear). *Rikhikes* (director of sense organs), *Gopal* (sustainer of the world), *Govind* (master of the universe), perfect Omnipresent and the dispenser of emancipation (2).

Contd....

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی صفحہ ۸۹۶۔۸۹۷

سارے کاموں کا کرنے والا تو کریم (کرم کرنے والا) ہے۔ ساری کائنات کی پرورش کرنے والا رحیم (رحم کرنے والا) ہے۔ اے اللہ، تو تحریر میں نہیں لایا جاسکتا تو لامحدود ہے۔ تو خود خدا (خود سے یعنی اپنے آپ سے) وجود میں آنے والا ہے۔ تو عظیم ہے تیری عظمت کا شمار نہیں کیا جاسکتا (۱)۔ اوم (خدا) نمو (سجدہ) کرتا ہوں اے بھگونت گوسائیں (کائنات کا مالک)۔ خالق (تخلیق کرنے والا۔ خدا) تو ہر چیز، جگہ اور ہر جاندار میں بسا ہوا ہے۔ (شبد کا مرکزی خیال)۔ تو جگن ناتھ (دنیا کا مالک)، جگ جیون (دنیا کو زندگی دینے والا)، مادھو (دولت کا مالک)، بھوبھجن (ڈر دور کرنے والا)، میں تجھے ہمیشہ دل سے یاد کرتا ہوں۔ رکھی کیس (حواس خمسہ کو کنٹرول کرنے والا)۔ گوپال (دنیا کی پرورش کرنے والا)۔ گووند (دنیا کا مالک)، تو مکمل طور پر ساری کائنات میں سمایا ہوا ہے۔ تو ہی مکند (نجات دہندہ) ہے (۲)۔

آگے جاری.........

صفحہ ۸۹۶۔۸۹۷ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

مہروان مولا توں ہی ایک۔
پیر پیغامبر شیخ۔
دلاں کا مالک کرے ہاک۔
قرآن کتیب تے پاک (۳)۔
نارائن نرہر دیال۔
رمت رام گھٹ گھٹ آدھار۔
باسدیو بست سبھ ٹھائیں۔
لیلا کچھ لکھی نہ جائے (۴)۔
مہر دیا کر کرنیے ہار۔
بھگت بندگی دیہہ سرجنٹر ہار۔
کہو نانک گر کھوئے بھرم۔
ایکو اللہ پار برہم (۵)۔

شبد ۳۴

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 896-97**

Meharwan Moula (merciful liberator) *You Alone.* Pir, Paighamber and Sheikh (spiritual guide, prophet and religious instructor). *Maalik* (master) of the hearts, the adjudicator of justice, more sacred and is not bound to the Quran and other Semitic Texts (3). *Narayan, Narhar* (man-lion), *Dayal* (merciful), *Ram* (all pervading not of Ayodhiya) source of every life. *Basudev,* (Luminous Lord) abides in all the places. *His* Wondrous Plays cannot be realised (4). O *Karnaihar* (Creator), extend *Your* kindness and compassion. *O Sirjanhar* (Creator), bless me with devotional service and meditation. Says Nanak, the Guru (spiritual guide) got rid of all doubts. *Allah* (Muslim's God) and *Parbraham* (Hindus transcendent God) are one and the same (5).

Shabad 34

پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی صفحہ۸۹۶۔۸۹۷

اے مولا (مددگار۔خدا) تو ہمیشہ مہربان ہے۔تو ایک ہی ہے۔تو ہی پیر ہے۔تو ہی پیغمبر ہے۔ تو ہی شیخ ہے۔دلوں کا مالک انصاف کرنے والا بھی تو ہی ہے۔قرآن اور ساری کتابوں سے بلند و پاک ہے(۳)۔نارائن (خدا) نرہر (انسان اور شیر کا مرکب)، دیال (رحیم)، سب میں رما ہوا رام (خدا) ہر زندگی کی بنیاد۔باسودیو (خدا)، ہر چیز اور ہر جگہ میں بسا ہوا ہے۔تیری کرامتیں بیان سے باہر ہیں (۴)۔اے کرنئے ہار (سارے کاموں کے کرنے والا) مہربانی کر رحم کر۔اے سرجنہ ہار (خالق۔خدا) اپنی بھگتی اور بندگی عنایت کر۔نانک کہہ رہے ہیں کہ مرشد نے میرے شکوک و شبہات دور کر دیئے ہیں اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ اور پار برہم دراصل دونوں ایک ہی ہیں (۵)۔

شبد۳۴

صفحہ ۹۶۶ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

فریدا بھوم رنگاولی

منجھ وسولا باغ۔

جو نر پیر نواجیا

تنا انچ نہ لاگ (۱)۔

فریدا عمر سہاوڑی

سنگ لوونڑی دیہہ۔

ورلے کیئی پائیین

جنا پیارے نیہہ (۲)۔

شبد ۲۱

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 966**

Note:- The Gurus have adopted a code of conduct. With out interfering with the original text of Shri Guru Nanak Dev Ji and other contributors, wherever any confusion arose regarding the interpretation and explanation, the Gurus have compiled separate version in their own name and heading. And included both the original and explanatory versions in Shri Guru Granth Sahib. Guru Sahib's this stanza is to render an explanation of Hazrat Baba Sheikh Farid Ji's Shabad inscribed at other place under the heading of his name.

****

O Farid, beauteous garden is this world, within there are thorny weeds also. The person who is blessed (instructed) by the Pir (spiritual guide), pain and sorrow does not touch him. (1). O Farid, graceful is the age together with the beautiful body. Rare persons are found, who bear love to the *Piyare* (beloved - God) (2).

Shabad 21

صفحہ ۹۶۶ پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

نوٹ: (شری گرونانک دیوجی اور دیگر گروؤں اور بھگتوں کا کلام ان کی اصل شکل وزبان میں درج کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں شبہات پیدا ہونے کی گنجائش تھی اس کلام کو ہو بہو درج کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نام اور عنوان سے اس کی مزید تشریح کی ہے۔ یہ کلام بھی حضرت بابا شیخ فرید گنج شکر کے کلام کی تشریح میں ہے۔ جو ان کے نام کے عنوان سے دوسری جگہ درج ہے)۔۔

☆ ☆ ☆ ☆

اے فرید، یہ دنیا ایک گلستان ہے جس میں کانٹے دار پودے بھی ہیں۔ جو انسان، پیرومرشد کی ہدایات پر عمل کرتا ہے اسے آگ کا سینک نہیں لگ سکتا (۱) ۔اے فرید، سہاونی عمر ہے اور ساتھ ہی بہت خوبصورت جسم بھی عطا کیا ہوا ہے۔ اس کے باوجود کسی کسی کو ہی اپنے پیارے (خدا) سے محبت نصیب ہوتی ہے۔۔ (۲)

شبد ۲۱

صفحہ ۹۶۶ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

محبت جس خدائے دی

رتا رنگ چلول۔

نانک ورلے پائیہہ

تس جن قیم نہ مول (۱)۔

اندر ودھا سچ نائے

باہر بھی سچ ڈھوم۔

نانک رویا بھھ تھائیں

ونٹر ترنٹر ترَبھونٹر روم (۲)۔

شبد ۲۲

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 966**

He who loves the *Khuda,* is imbued with the deep red colour (red colour is a symbol of joy and pleasure). Says Nanak, such persons are rarely found, their worth cannot be evaluated (1). The *Sachch Naaye* (True Name - God) has pierced within me, and I see outside also. Says Nanak, *He* is contained in all places, forests, vegetation, three worlds and even in every hair of the body (2).

Shabad 22

صفحہ ۹۶۶ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

جس کو اپنے خدا سے محبت ہوتی ہے وہ اُس کے گہرے لال رنگ (خوشی اور مسرت کا رنگ) میں رنگا ہوتا ہے۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ کسی کسی کو ہی یہ نصیب ہوتا ہے جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا (۱)۔ میرے دل میں سچا نام (خدا) دھنسا ہوا ہے اور مجھے بھی ہر طرف سچ (خدا) ہی نظر آرہا ہے۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ وہ ہر جگہ بسا ہوا ہے چاہے وہ جنگل ہو سارے پیڑ پودوں، تینوں جہاں اور حتیٰ کہ جسم کے روم روم میں (ہر روئیں میں) موجود ہے (۲)۔

شبد ۲۲

صفحہ ۱۰۱۹_۱۰۲۰ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

پاپ کرے وڑ

سر پر مٹھے۔

عزائیل پھڑے

پھڑ کٹھے۔

دوزخ پائے سر جھڑ ہارئیے

لیکھا منگیئے بانڑیا (۲)۔

سنگ نہ کوئی

بھیا بے با۔

مال جوبن دھن چھوڈ وینسا۔

کرنڑ کریم نہ جاتو کرتا

تل پیڑے جیوں گھانڑیا (۳)۔

خوش خوش لیندا وست پرائی۔

ویکھیے سنڑے تیرئیے نال خدائی۔

دنیا لب پائیا کھات اندر

اگلی گل نہ جانڑیا (۴)۔

شبد۲

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1019-20**

Those who commit sins, are assuredly plundered. Azrail (Angel o f death) seizes and tortures them. The *Sirjanhar* (Creator - God) cast them into Dozaq (hell), when their accounts of life are adjudged (2). No brother or sister accompanies them. Leaving behind their property, youth and wealth march off. Those who do not realise *The Kind* and *Beneficent God,* shall be pressed like sesame in the oil-press (3). The *Khuda* is with you, *He* sees and hears you while happily and joyfully snatching others belongings. You have fallen into pit through worldly greed, and do not know the future consequences(4).

Shabad 2

صفحہ ۱۰۱۹-۱۰۲۰ پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

گناہ کرنے والے شرطیہ سزا پائیں گے۔ عزرائیل فرشتہ پکڑ پکڑ کر اذیتیں پہنچائے گا۔ سرجنہار (خالق)بنیے کی مانند جب اعمال کے حساب کتاب کھولے گا تب دوزخ میں ڈالے گا (۲)۔کوئی بھائی بہن دوست احباب ساتھ نہیں آئیں گے۔ جوانی، جائیداد اور دھن دولت سب چھوڑ کر جانا پڑے گا۔ جو اپنے کرنہار کریم (سب کاموں کا کرنے والا کریم۔ خدا) کو نہیں جانے گا وہ تل کے بیجوں کی طرح تیل نکالنے والے کولہو میں پیسا جائے گا (۳)۔خدا ہمیشہ تیرے ساتھ ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ جب تو خوشی خوشی پرائی مال و دولت اور چیزیں ہڑپ کر رہا ہے۔تو دنیا کے لالچ کے گہرے گڑھے میں گر رہا ہے اور اپنے مستقبل کے بارے میں نہیں جانتا کہ تیرا کیا حشر ہونے والا ہے؟ (۴)۔

شبد ۲

صفحہ ۱۰۸۳۔۱۰۸۴ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

اللہ اگم خدائی بندے۔
چھوڈ خیال دنیا کے دھندے۔
ہوئے پیے خاک فقیر مسافر
ایہہ درویش قبول درا (۱)۔
سچ نواز یقین مصلیٰ۔
منسا مار نوار ہو آسا۔
دیہہ میت من مولانا
کلم خدائی پاک کھرا (۲)۔
شرع شریعت لے کماووہ
طریقت ترک کھوج ٹولاووہ۔
معرفت من مارو ابدالا
ملہو حقیقت جت پھر نہ مرا (۳)۔

آگے جاری.........

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1083-84**

O Bande-I-*Khuda* (slave of God) and Boundless *Allah,* renounce the thoughts of the worldly affairs. In this world think yourself, a traveller, become the dust of the feet of the Faqir (divine person), such Darvesh (saint) is approved at the *God's Door* (1). Make truth your Nimaz (prayer) and faith your prayer-mat. Still your desire and overcome your hope. Make your body the mosque, your mind the Moulana (priest), your words genuinely pure as *Khuda's* words (2). Lead your life according to Sharah and Shariyat (religious condu ct). In accordance with Triqat make search of the *God.* O holy man, control your mind by *Marifat.* And meeting with the *God* is the *Haqiqat,* by which you shall not spiritually die again (3).

Contd.....

پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی صفحہ۱۰۸۳-۱۰۸۴

اے ہمیشہ قائم رہنے والے اللہ، خدا کے بندے۔ دنیاوی دھندوں کو چھوڑ۔ اپنے آپ کو اس دنیا میں مسافر سمجھ اور فقیر (پہنچے ہوئی روحانی بزرگ) کے قدموں کی خاک بن جا (پیروی کر) ایسا درویش اللہ تعالی کی بارگاہ میں قبول کیا جائے گا (۱)۔ سچ کو اپنی نماز بنا اپنے عقیدے کو مصلی بنا۔ اپنی خواہشات پر قابو رکھ۔ اور امیدیں مت لگائے رکھ۔ اس جسم کو مسجد بنا۔ اور اپنے من کو مولانا بنا۔ اور اپنے الفاظ کو پاک خدا کا کلام بنا (۲)۔ شرع اور شریعت کے مطابق زندگی گزار۔ طریقت کے مطابق اللہ تعالی کی کھوج کر۔ اے ابدالی (روحانی رہنما) اپنے من کو مارنا طریقت ہے اس طرح حقیقت (اللہ تعالی) سے مل تا کہ پھر تیری روحانی موت نہ ہو (۳)۔

آگے جاری.............

صفحہ ۱۰۸۳۔۱۰۸۴ پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی

قرآن کتب

دل ماہ کماہی۔

دس عورات

رکھو بد راہی۔

پنچ مرد صدق لے باندھووہ

خیر صبوری قبول پرا (۴)۔

مکہ مہر

روزہ پئیے خاکا۔

بھست پیر لفظ کمائے اندازہ۔

حور نور مشک خدایئیا بندگی اللہ آلا حجرہ ۔ (۵)

سچ کماوئے سوئی قاضی۔

جو دل سودھے سوئی حاجی۔

سو ملا ملعون نواریئے

سو درویش جس صفت دھرا (۶)۔

آگے جاری............

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1083-84**

Practice the instructions of Quran and religious texts in your life. Restrain the ten women (sense organs) from wandering off into evil ways. Bind down the five men (lust, anger, greed, attachment and ego) with faith, ch arity and contentment and then you shall be approved (4). Make kindness y our Mecca, and dust of the feet of the saints your Roza (fasting). Deem the practice of the Prophet's word as heaven. *Khuda* the fairy, light and fragrance, *Allah's* meditation the sublime chamber of worship (5). He is Qazi, who practices truth. He is the Haji (pilgrim to Mecca), who disciplines his he art. He is Moulana (divine person), who overcomes evil and he is Darvesh (saint), whose only support is *God's Praise* (6).

Contd.....

پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی **صفحہ ۱۰۸۳۔۱۰۸۴**

قرآن اور دیگر مذہبی کتابوں کو دل میں بسا کر رکھ۔ دس عورات (پانچ حواس خمسہ باطن اور پانچ ظاہری) کو برے راستوں سے بچا کر رکھ۔ پانچ مرد (شہوت، غصہ، لالچ، دنیاوی لگاؤ اور تکبر) کو اپنے صدق، خیرات اور صبر سے باندھ کر رکھ۔ تب ہی اس کی بارگاہ میں قبول کیا جائے گا (۴)۔ رحم دلی کو مکہ بنا۔ روحانی بزرگوں کے قدموں کی خاک کا روزہ رکھ، پیروں کے ہدایات کو بہشت بنا۔ خدا کی خوشبو کو حور اور نور کی طرح محسوس کر اور اللہ تعالی کی بندگی کو عبادت کا کمرہ بنا (۵)۔ قاضی (انصاف کرنے والا) وہی ہے جو سچ بولے، جو دل کی صفائی کرتا ہے وہی حاجی ہے۔ ملا وہی ہے جو برے خیالات کو دل سے نکال دے۔ جو اللہ تعالی کی حمد و ثنا کو اپنا سہارا بنائے، وہی سچا درویش ہے (۶)۔

آگے جاری ....

پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی　　　صفحہ ۱۰۸۳۔۱۰۸۴

سکھے　وقت　سکھے　کر　ویلا۔

خالق　یاد　دلیئے　مہہ　مولا۔

تسبیح یاد کرو دس مردن　سنت سیل بندھان برآ (۷)۔

دل　مہہ　جانہو　سبھ　فی الحالا۔

خل　خانہ　برادر　ہموں　جنجالا۔

میر ملک امرسے فانا ییا　ایک مقام خدائے درا (۸)۔

اول　صفت　دوجی　صابوری۔

تیجے　حلیمی　چوتھے　خیری۔

پنجویے　پنجے　اکت　مقامیئے

یہ　پنج　وقت　تیرے　اپر　پرا (۹)۔

آگے جاری......

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1083-84**

Remember *Khaliq* (creator) all the times and all the moments, and keep in mind the *Moula* (God). Make Tasbee (rosary) of controlling the ten sense organs, and circumcision the good conduct and great self-restraint (7). Bear in mind, that everything is but short-lived. The family, home and brothers all are entanglements. The kings, rulers and nobles are perishable. *Khuda's* Gate alone is the ever-stable place (8). The first prayer is the *Sifat* (praise of *God),* second contentment, third humility and fourth charity. The fifth prayer control the five desires (lust, anger, greed, attachment and ego) at one place, these are your exceedingly sublime five prayers (9).

Contd....

پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی **صفحہ ۱۰۸۳-۱۰۸۴**

ہر لحہ اور ہر وقت اپنے خالق مولا کو دل سے یاد کر۔ دس حواس خمسہ پر کنٹرول رکھنے کو تسبیح بنا کر اس کو یاد کر۔ نیک اعمال کو سنت بنا اور اپنے آپ پر قابو رکھ (۷)۔ دل میں یاد رکھ کہ یہ دنیا عارضی ہے۔ خاندان، بھائی اور مکان اس دنیا کے جھنجٹ ہیں۔ بادشاہ، حکمران اور امراء سب فانی ہیں۔ صرف ایک خدا کی بارگاہ ہی مستقل رہنے والا مقام ہے (۸)۔ تیری پہلی عبادت، اللہ تعالی کی حمد وثنا کر۔ دوسرے صبر وشکر رکھنا سیکھ۔ تیسرے طبیعت میں حلیمی پیدا کر۔ چوتھے خیرات کیا کر۔ پانچویں عبادت اپنے پانچوں حواس خمسہ کو ایک جگہ باندھ کر رکھ۔ یہ پانچوں وقت کی عبادت کیا کر جو سب سے اونچی ہے (۹)۔

آگے جاری......

صفحہ ۱۰۸۳۔۱۰۸۴ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

سکلی جان کرہو مودیفہ۔

بدعمل چھوڈ کرہو ہتھ کوجا۔

خدائے ایک بجھ دیوہ بانگا برگو برخوردار کھرا (۱۰)۔

حق حلال بخورہو کھانڑا۔

دل دریاؤ دھوہو میلانڑا۔

پیر پچھانڑنیے بھستی سوئی عزرائیل نہ دوج ٹھرا (۱۱)۔

کائیا کردار عورت یُقینا۔

رنگ تماشے مانڑ حقینا۔

ناپاک پاک کر ہدور حدیثا ثابت صورت دستار سرا (۱۲)۔

آگے جاری............

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1083-84**

Make the knowledge of Presence of God Everywhere, your daily wor ships. Make the abandonment of evil deeds, your water-pot. The knowled ge that there is but *One Khuda,* is making a call for prayer, a trumpet of becoming good obedient child. (10). Eat the Haq Halal (rightly earned) food. Wash away your dirt of evil thoughts in the river of heart. Who follo ws the instructions of Pir (Prophet) is the man of paradise, otherwise do not blame Azrail that he has put into hell (11). Make good deeds your bod y and faith your bride. Revel in the joys of *True God's Love.* According to the Hadis (Scripture) wash out the mind of all dirt. Let the face be in original form and the turban on the head (A way of conferring honour) (12).

Contd....

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی **صفحہ ۱۰۸۳-۱۰۸۴**

ہر طرف اللہ تعالی کی موجودگی کا وظیفہ پڑھ۔ برے اعمال چھوڑنے کو وضو کرنے کا لوٹا بنا۔ خدا کے ایک ہونے کو سمجھ۔ اور اس کی اذاں دے۔ اس طرح ایک سچا برخوردار بن (۱۰)۔ حق اور حلال کی روزی کما اور کھا۔ اپنے برے خیالات کو دل کے دریا میں دھو کر صاف کر۔ پیر و مرشد کی ہدایات کو سمجھ اور ان پر عمل۔ کر تب جنت میں جائے گا ورنہ عزرائیل کو دوزخ میں ڈالنے کا الزام مت دے (۱۱)۔ نیک کردار کو اپنا جسم اور دین میں عقیدے کو اپنی دلہن بنا۔ اللہ تعالی کی حقیقت کو سمجھنے کے رنگ تماشے بنا۔ حدیث کی ہدایات کی روشنی میں اپنی ناپاکی کو دور کر اور پاک بن اور سر اور چہرے پر بال رکھ اور سر پر دستار باندھ (۱۲)۔

آگے جاری............

صفحہ۱۰۸۳-۱۰۸۴ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

مسلمانڑ موم دل ہووے۔
انتر کی مل دل تے دھوویے۔
دنیا رنگ نہ آوئیے نیڑیے جیوں کسم پاٹ گھئیو پاک ہرا (۱۳)۔
جاں کو مہر مہر مہروانا۔
سوئی مرد مرد مردانا۔
سوئی شیخ مشائخ حاجی سو بندا جس نظر ترا (۱۴)۔
قدرت قادر کرنڑ کریماں۔
صفت محبت اتھاہ رحیماں۔
حق حکم سچ خدائیا بجھ نانک بند خلاص ترا (۱۵)۔
شبد۳

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1083-84**

A Muslim is he, who is kind-hearted. He ought to clean his inner pollution from the mind. He shall not be effected by the worldly pleasures. He shall be revered as flower, silk, ghee and deerskin (13). He, on whom th e grace and compassion of the *Meharwan* (merciful master), is the manliest man amongst men. He is the Sheikh (Muslim preacher), Mashayeq (chief of Sheikhs) and Haji (pilgrim of Mecca) and he alone is Banda (God's slave) on w hom is the Grace of *Nara (God)* (14). *Khudarat* belongs to *Qaadar* (omnipotent - God) and kindness to the *Kareem* (Kind Master - God). Immeasurable are the praises and love of the *Raheem* (Merciful Master - God). Says Nanak, realise the True Will of the *True Khuda,* this shall release from the prison of the world and emancipate you (15).

Shabad 3

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی صفحہ۱۰۸۳-۱۰۸۴

مسلمان وہی ہے جس کا دل موم جیسا ملائم ہو۔ باطن کا میل دل سے دھو کر صاف کرے۔ دنیاوی موج مستیوں کے رنگوں کے نزدیک نہ جائے۔ تب ہی پھول، ریشم، گھی اور ہرن کے چمڑے کے مانند پاک سمجھا جائے گا (۱۳)۔ جس کسی پر مہربان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے وہی مرد، سارے مردوں میں افضل مرد (انسان) ہوتا ہے۔ وہی بندہ جس پر نرا (خدا) کی نظر عنایت ہوتی ہے شیخ، مشائخ اور حاجی ہوتا ہے (۱۴)۔ قادر مطلق کی قدرت ہے کہ کریم، کرم کرتے رہتا ہے۔ لامحدود رحیم کی صفت وثنا کر اس سے محبت پیدا کر۔ نانک کہہ رہے ہیں کہ سچے خدا کے حکم کو برحق مان تب ہی نجات پائے گا (۱۵)۔

شبد۳

صفحہ ۱۱۳۶

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

ورت نہ رہوں نہ مہہ رمدانا۔
تس سیوی جو رکھے ندانا (۱)۔
ایک گوسائیں اللہ میرا۔
ہندو ترک دوہاں نبیرا (رہاؤ)۔
حج کعبے جاوں نہ تیرتھ پوجا۔
ایکو سیوی اور نہ دوجا (۲)۔
پوجا کروں نہ نواج گجاروں۔
ایک نرنکار لے ردیئے نمسکاروں (۳)۔
نا ہم ہندو نہ مسلمان۔
اللہ رام کے پنڈ پران (۴)۔
کہو کبیر ایہو کیا وکھانا۔
گر پیر مل خود خصم پچھانا (۵)۔

شبد ۳

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1136**

I do not practice fasting as Hindu nor I observe Roza (fasting a s Muslim) in the month of Ramzan. I serve only *Him* (God), who shall save me at the end (1). My *Gosayeen* (Master of Universe) and *Allah* are *One Alone. He* administers justice to both the Hindus and Muslims (Theme of the Shabad). Neither I go to worship at Tirath (pilgrim stations of Hindus) nor I perform Haj at Kaaba (pilgrim station of Muslims). I serve only the *One God* and not any other (2). Neither I perform Puja (Hindu way of worship), nor I offer Nimaz (Muslim way of worship). Taking the *Nirankar* (formless God) into my mind, I make obeisance (3). Neither I am a Hindu nor a Muslim. My body and soul belongs to *Allah* and *Ram* (all pervading not of Ayodhiya) (4). Kabir has also said this. On meeting with the Guru (spiritual guide of Hindus) and Pir (spiritual guide of Muslims), I myself have realised the *God* (5).

Shabad 3

صفحہ ۱۱۳۶ **پانچویں نانک شری گروارجن صاحب جی**

میں برت (ہندوؤں کی طرح) نہیں رکھتا اور نہ ہی رمضان میں روزے (مسلمانوں کی طرح) رکھتا ہوں ۔ میں صرف اس کی عبادت کرتا ہوں جو آخرت میں بھی میری سنبھال کرتا ہے (۱) ۔ میرا گوسائیں (دنیا کا مالک) اور اللہ ایک ہی ہے جو ہندووں اور مسلمانوں دونوں سے نپٹتا ہے (شبد کا مرکزی خیال) ۔ میں حج کرنے کے لیے کعبہ نہیں جاتا اور نہ ہی تیرتھوں پر پوجا کرنے کے لیے جاتا ہوں ۔ صرف ایک ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی دوسرے کو نہیں جانتا (۲) ۔ میں نہ پوجا کرتا ہوں اور نہ ہی نماز پڑھتا ہوں ۔ ایک نرنکار (جس کی کوئی شکل و شباہت نہیں ہے ۔ خدا) کو دل سے سجدہ کرتا ہوں (۳) ۔ نہ میں ہندو ہوں اور نہ ہی مسلمان ہوں ۔ اللہ اور رام (سب میں بسا ہوا خدا ۔ راجہ دسرتھ کا بیٹا ایودھیا کا رامچند ر نہیں) کی جسم اور روح ہوں (۴) ۔ بھگت کبیر بھی یہی کہا کرتے تھے ۔ گرو اور پیر (ہندوؤں اور مسلمانوں کے مذہبی رہنما) سے مل کر خود ہم نے اپنے خدا کو پہچان لیا ہے (۵) ۔

شبد ۳

صفحہ ۱۱۳۷۔۱۱۳۸

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

خوب خوب خوب خوب خوب تیرو نام۔
جھوٹھ جھوٹھ جھوٹھ جھوٹھ دنی گمان (رہاؤ)۔
نگج تیرے بندے دیدار اپار۔
نام بناء سبھ دنیا چھار (۱)۔
اچرج تیری قدرت تیرے قدم صلاح۔
غنیو تیری صفت سچے پاتشاہ (۲)۔
نی دھریا دھر پنہہ خداسے۔
غریب نواز دن رینٹر دھیائے (۳)۔
نانک کو خود خصم مہروان۔
اللہ نہ وسرے دل جی پران (۴)۔
شبد ۱۰

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1137-38**

Excellent, Excellent, Excellent, Excellent, Excellent is *Your Name.* False, False, False, False is the worldly love (Theme of the Shabad). O *Apaar* (Infinite - God), *Your* Bande (slaves) are invaluable beauteous. Without the *Name,* the whole world is but ashes (1). Wondrous is *Your Khudarat* and praise worthy are *Your Feet.* O *Sachche Patshah* (true king), *Your Sifat* (praise) is priceless (2). *Khuda's* protection is support of the unprotected. Day and night meditate on the *Ghareeb Niwaz* (Patron of the poor - God) (3). *God Himself* is merciful unto Nanak. Let me not forget *Allah,* from my mind, soul and life (4).

Shabad 10

پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی **صفحہ ۱۱۳۷-۱۱۳۸**

اے اللہ تعالیٰ، تیرے نام بہت خوب ہیں خوب ہیں، خوب ہیں، بہت ہی خوب ہیں۔ دنیاوی محبت جھوٹ ہے جھوٹی ہے اور جھوٹی یعنی عارضی ہے (شبد کا مرکزی خیال)۔ اے اپار (لامحدود خدا) تیرے عبادت گزار بندے بے انتہا خوبصورت ہیں۔ نام (خدا کے) کے بنا یہ دنیا سب راکھ کی مانند ہے (۱)۔ تیری قدرت تعجب خیز ہے تیرے قدم بھی صلاح کرنے جیسے ہیں۔ اے سچے پاتشاہ (سچا بادشاہ خدا) تو غنی صفت ہے (۲)۔ اے خدا تیری پناہ بے سہاروں کا سہارا ہے۔ تو غریب نواز ہے۔ میں دن رات تیری یاد میں محو رہتا ہوں (۳)۔ خود خدا نانک پر مہربان ہے۔ میرے دل، دماغ، روح اور زندگی سے اللہ تعالیٰ کو مت بھلانے دے (۴)۔

شبد ۱۰

صفحہ ۱۳۸۳ پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی

فریدا کنت رنگاولا وڈا وے محتاج۔
اللہ سیتی رتیاں ہو یہہ سچاواں ساج (۱۰۸)۔
فریدا دکھ سکھ اک کر دل تے لایہہ وکار۔
اللہ بھاوئے سو بھلا تاں لبھی دربار (۱۰۹)۔
فریدا دنی وجائی وجدی توں بھی وجہہ نال۔
سوئی جیو نہ وجدا جس اللہ کردا سار (۱۱۰)۔
فریدا دل رتا اس دنی سیوں دنی نہ کتئے کم۔
مثل فقیراں گاکھڑی سو پایئے پور کرم (۱۱۱)۔

5th Nanak Shri Guru Arjan Sahib Ji **Page 1383**

Note:- The Gurus have adopted a code of conduct. With out interfering with the original text of Shri Guru Nanak Dev Ji and other contributors, wherever any confusion arose regarding the interpretation and explanation, the Gurus have compiled separate version in their own name and heading. And included both the original and explanatory versions in Shri Guru Granth Sahib. Guru Sahib's this stanza is to render an explanation of Hazrat Sheikh Farid Ji's Shabad inscribed at other place under the heading of his Name.

****

O Farid, my *Kant (God)* is joyful and great self-dependent. To be imbued with the *Allah,* is the most befitting decoration (108). O Farid, deem pain and pleasure as the same and banish sin from you mind. Whatever pleases *Allah,* that is good. Then alone attain the *Darbar* (God's Court) (109). O Farid, the world dances as the devil mak es it to dance and you too dance. That person alone does not dance to his tune, who is under the care of *Allah* (110). O Farid, the mind is imbued with this world, but the world is of no avail. It is difficult to live like a Faqir (saint). This position is obtained only through perfect deeds (111).

صفحہ۱۳۸۳ **پانچویں نانک شری گرو ارجن صاحب جی**

نوٹ: (شری گرو نانک دیو جی اور دیگر گروؤں، صوفیوں اور بھگتوں کا کلام ان کی اصل شکل اور زبان میں درج کیا گیا ہے۔لیکن جہاں شبہات پیدا ہونے کی گنجائش تھی اس کلام کو ہو بہو درج کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے نام اور عنوان سے اس کی مزید تشریح کی ہے۔ یہ کلام بھی حضرت بابا شیخ فرید گنج شکرؒ کے کلام کی تشریح میں ہے جو ان کے نام کے عنوان سے دوسری جگہ درج ہیں۔)

☆☆☆☆☆☆

اے فرید، میرا کنت (خدا) خوشیوں کے رنگوں سے بھرا ہوا ہے اور بہت عظیم ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے(۱۰۸)۔اے فرید، دکھ اور سکھ کو ایک برابر سمجھ اور دل سے برے خیالات کو دور کر۔اللہ تعالی جو تیرے لیے کرتا ہے اس میں اپنی بھلائی سمجھ۔اس کی رضاء میں رہو۔تب ہی اس کی بارگاہ میں فیضیاب ہوگا(۱۰۹)۔اے فرید، شیطان اس دنیا کو جس طرح نچا رہا ہے وہ ناچ رہے ہیں اور تو بھی ان کے ساتھ ناچ رہا ہے۔وہی انسان نہیں ناچتا ہے جس کو اللہ تعالی اپنی پناہ میں رکھتا ہے(۱۱۰)۔اے فرید، انسان اس دنیا کے رنگ رلیوں میں پھنسا ہوا ہے۔لیکن یہ دنیا اس کے کسی کام آنے والی نہیں ہے۔فقیروں (مذہبی رہنماؤں) کے جیسی زندگی گزارنا آسان نہیں ہے۔جس کے اچھے اعمال ہو اسی کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے (۱۱۱)۔

حضرت بابا شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر

(ولادت ۱۱۷۵ء۔ رحلت ۱۲۶۵ء)

صفحہ ۴۸۸ حضرت بابا شیخ فرید جی

دلہو محبت جن سیئی سچیا۔
جن من ہور مکھ ہور سے کانڈھے کچیا (۱)۔
رتے عشق خدائے رنگ دیدار کے۔
وسریا جن نام تے بھئے بھار تھئیے (رہاؤ)۔
آپ لیئے لڑ لائے در درویش سے۔
تن دھن جنڑیدی ماؤ آئے سپھل سے (۲)۔
پرودگار اپار اگم بے انت توں۔
جنا پچھاتا سچ چماں پیر موں (۳)۔
تیری پنہہ خدائے توں بخشندگی۔
شیخ فریدئے خیر دیجئے بندگی (۴)۔
شبدا

Hazrat Baba Sheikh Farid Masood Gunj-I-Shakar
(Came 1175 - Left 1265)

Hazrat Baba Sheikh Farid Ji **Page 488**

Those who have heart felt love for the *God,* are the true persons. Those who have one thing in heart (evil thoughts) and another in their mou th (prayers) are accounted as false (1). Those who are imbued with the love of *Khuda,* remain delighted visualising *His Image.* Those who forget *God's Name* become a burden on the earth (Theme of the Shabad). The Darvesh (divine) at *His Gate* are those, whom the *God Himself* holds. Blessed are their mothers who bore them and fruitful is their coming into this world (2). O *Parvadigar, You* are illimitable, inaccessible and infinite. Those who realises *Sachch* (True God), I shall kiss their feet (3). I seek *Your* refuge, O *Forgiving Khuda.* Bless Sheikh Farid with the Bounty of *Your Meditation* (4).

Shabad 1

حضرت بابا شیخ فرید جی صفحہ ۴۸۸

جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہے وہی سچے انسان ہیں۔ جن کے من میں کچھ اور (برے خیالات) ہو اور زبان پر کچھ اور ہو (یعنی عبادت ہو) تو وہ جھوٹے انسان سمجھے جائیں گے (۱)۔ جو خدا کے عشق میں رنگے ہوئے ہیں وہ اس کے تصور کے خیالات میں ڈوبے رہتے ہیں اور جو اس کا نام بھلا دیتے ہیں وہ زمین پر بوجھ ہیں (شبد کا مرکزی خیال)۔ اس کی بارگاہ میں وہی درویش سمجھے جائیں گے جن کو وہ خود اپنے سے جوڑ لیتا ہے ۔ قابل مبارکباد ہے وہ ماں جو انہیں جنم دیتی ہے اور ان کا بھی اس دنیا میں آنا کامیاب ہے (۲)۔ اے پرودگار، تو لامحدود، دائمی قائم رہنے والا اور ہماری پہنچ سے بہت دور ہے۔ جس کسی نے بھی سچ (خدا) کو پہچان لیا ہے میں اس کے قدم چوم لوں گا (۳)۔ اے خدا، میں تیری پناہ میں ہوں تو بخشش کرنے والا ہے۔ شیخ فرید التجا کرتا ہے کہ اپنی بندگی کی خیرات دے (۴)۔

شبد ۱

صفحہ ۴۸۸ حضرت بابا شیخ فرید جی

بولیئے شیخ فرید پیارے اللہ لگے۔
یہہ تن ہوسی خاک نمانڑی گور گھرے (۱)۔
آج ملاوا شیخ فرید ٹاکم کونجڑیاں منھو منچڈیاں (رہاؤ)۔
جے جانڑا مرجایئے گھم نہ آیئے۔
جھوٹی دنیا لگ نہ آپ ویڼیائی ایئے (۲)۔
بولیئے سچ دھرم جھوٹ نہ بولیئے۔
جو گر دسیئے واٹ مریدا جولیئے (۳)۔

☆

چلے چلٹر ہار وچارا لیئیے منو۔
گنڈھیدیاں چھیہ ماہ تڈندیاں ہک کھنو (۷)۔
شبد ۲

Hazrat Baba Sheikh Farid Ji **Page 488**

Says Sheikh Farid, O my dear friend, attach yourself to *Allah.* This body shall become dust and its home shall be the humble grave (1). Just to day the *God* can be met O Sheikh Farid, if you restrain your swallows of desires, which burn your mind (Theme of the Shabad). If I realise that I shall die and not return again, I would not have ruined myself by clinging to the false world (2). Tell the Truth Dharam (righteous), and do not speak falsehood. O Farid, follow the path that the Guru (spiritual guide) shows (3).

****

Bear in mind, this transitory human body passes away. It takes s ix months to take form this body in mother's womb, but for breaking up, it takes a moment (7).

Shabad 2

حضرت بابا شیخ فرید جی **صفحہ ۴۸۸**

شیخ فرید کہہ رہے ہیں کہ اے میرے پیارے دوست اپنے آپ کو اللہ تعالی سے جوڑ کر رکھ۔ یہ جسم خاک ہونے والا ہے۔ اور قبر ہی تیرا گھر بننے والا ہے (۱)۔ اے شیخ فرید، آج ہی خدا سے ملا جا سکتا ہے اگر تو اپنے من سے خواہشات کو جلا دے (شبد کا مرکزی خیال)۔ اگر میں یہ جان جاؤں کے مجھے مرنا ہے اور پھر اس دنیا میں آنا نہیں ہے تب اس دنیاوی جھوٹ میں پھنس کر میری زندگی برباد نہیں ہوتی (۲)۔ ہمیشہ سچ دھرم (دھرم کا ترجمہ برحق ہے مذہب نہیں ہے) ہی بولا کیجئے کبھی جھوٹ مت بولیئے۔ اے فرید، اس راستہ پر چل جو گرو (مرشد) دکھلائے (۳)۔

☆

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلے کہ جسم فانی ہے باقی رہنے والا نہیں ہے۔ ماں کے پیٹ میں شکل اختیار کرنے کے لیے اسے چھ (۶) مہینے لگ گئے لیکن اس کو فناء ہونے کے لیے ایک لمحہ کافی ہے (۷)۔

شبد ۲

صفحہ ۱۳۸۱ حضرت بابا شیخ فرید جی

فریدا بے نواجا کتیا یہ نہ بھلی ریت۔
کب ہی چل نہ آییا پنجے وقت میت (۷۰)۔
اٹھ فریدا وضو ساج صبح نواج گزار۔
جو سر سائیں نا نویئے سو سر کپ اتار (۷۱)۔
جو سر سائیں نہ نوئے سو سر کیجے کائیں۔
کنے پیٹھ جلایئے بالنڑ سندیئے تھائیں (۷۲)۔
فریدا کتھیے تینڈے ماپیا جنی توں جنڑیوہ۔
تیئے پاسوہ اوئے لدگئے توں اجیئے نہ پتینڑوہ (۷۳)۔
فریدا من میدان کر ٹوئے ٹبے لاہ۔
اگیئے مول نہ آوسی دوزخ سندی بھاھ (۷۴)۔

Hazrat Baba Sheikh Farid Ji **Page 1381**

O Be Nimazi (prayer-less) dog, this is not a proper way of life. You never come to the mosque for offering five times prayers (70). Get up O Fa rid, perform ablution and offer morning Nimaz. The head, which does not bow to the *Sayeen* (Master - God), chop it off and remove (head of the self and not of others) (71). What is to be done with such a head, which does not bow to the *Sayeen?* Burn it under the earthen pot, in place of firewood (72). O Far id, where are your parents, who gave birth to you. In front of you they have departed, even then you are not convinced that you too shall die (73). O Farid, make your mind a plain level ground, and even up its hollows and heaps of worldly affairs. The fire of hell shall never approach you thereafter (74).

صفحہ ۱۳۸۱ حضرت بابا شیخ فرید جی

اے بے نمازی کتے ، یہ کوئی اچھا طرز زندگی نہیں ہے کہ کبھی پانچ وقت نماز کے لیے مسجد نہ آسکا (۷۰)۔ اے فرید، اٹھ اور وضو کر صبح کی نماز پڑھ۔ جو سر، گوسائیں (خدا) کے سجدہ میں نہیں جھکتا اسے کاٹ کر پھینک دے (اپنا سر دوسروں کا نہیں) (۷۱)۔ اس سر کا کیا مصرف ہے جو سائیں کے سامنے سجدہ نہ کرے۔ گھڑے کے نیچے آگ جلانے کے لیے لکڑی کے بجائے چولہے میں لگا (۷۲)۔ اے فرید، تیرے ماں باپ کہاں ہیں جنہوں نے تجھے پیدا کیا۔ تیرے سامنے ان کا انتقال ہوگیا ہے لیکن تو پھر بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے کہ تو بھی مر جائے گا (۷۳)۔ اے فرید، اپنے من کو میدان (مسطح) کر اس دنیا کے جھنجٹوں کے اونچے نیچے ٹیلہ اور گڑھے ایک برابر کر صاف کردے۔ آگے دوزخ کی آگ تیرے قریب نہیں آئے گی (۷۴)۔

صفحہ ۱۳۸۲ حضرت بابا شیخ فرید جی

فریدا برے دا بھلا کر

غصہ من نہ ہنڈائے۔

دیہی روگ نہ لگئی

پلیئے سب کچھ پائے (۷۸)۔

فریدا پنکھ پراہنڑی

دنی سہاوا باغ۔

نوبت وجی صبح سیوں

چلنڑ کا کر ساج (۷۹)۔

☆

میں جانیا دکھ مجھ کو

دکھ سبایئے جگ۔

اوچے چڑھ کیئے دیکھیا

تاں گھر گھر ایہا اگ (۸۱)۔

Hazrat Baba Sheikh Farid Ji **Page 1382**

O Farid, do well for evil and do not harbour anger in your mind. No disease shall catch your body and you can obtain whatever you want for y ourself (78). O Farid, the soul-bird is a guest in the beauteous garden of wor ld. When the drum of the morn beats and sun rises, prepare yourself to fly (7 9).

****

I thought I alone was in trouble, but the whole world is in trou ble. When I climb up on housetop and looked around, then I found the same fi re is burning in every house (81).

صفحہ ۱۳۸۲ حضرت بابا شیخ فرید جی

اے فرید، جو تیرے ساتھ برا کرتا ہے تو اس کا بھی بھلا کر۔ اپنے من میں غصہ مت آنے دے۔ تیرے جسم کو کوئی بیماری نہیں لگے گی اور جو تو چاہتا ہے وہ سب کچھ پا سکتا ہے (۷۸)۔ اے فرید، تیری روح کا پرندہ اس دنیا کے سہانے باغ میں ہے۔ جب صبح ہونے کی نوبت بجے گی (سورج طلوع ہوگا) اڑنے کی تیاری کر (۷۹)۔

☆

میں سمجھتا تھا کہ دکھ صرف مجھے ہی ہے لیکن ساری دنیا دکھی ہے۔ جب میں نے گھر کی چھت پر اونچے چڑھ کر دیکھا کہ ہر گھر میں یہ دکھ کی آگ لگی ہوئی ہے کوئی اس سے بچا نہیں ہے (۸۱)۔

صفحہ ۱۳۸۳ حضرت بابا شیخ فرید جی

ساڈھے ترےئے منٹر دیہری

چلیئے پانٹری ان۔

آئیو بندہ دنی وچ

وت آلونٹری بن۔

ملک الموت جاں آوسی

سبھ درواجے بھن۔

تنا پیاریاں بھائیاں

اگیئے دتا بن۔

ویکھوہ بندہ چلیا

چھوہ جنڑیاں دیئے کن۔

فریدا عمل جے کیتے دنی وچ

درگاہ آئے کم (۱۰۰)۔

Hazrat Baba Sheikh Farid Ji **Page 1383**

The body of three and a half maunds (measure of weight), lives on water and grain. Man came into the world carrying loads of hope. When th e Malkalmout (Angel of death) comes, he breaks open all the doors. He takes away the life, before the eyes of dear brothers. See the Banda (person) is goi ng on the shoulders of four persons. O Farid, only the good deeds done in this world, would be of avail to him before the *Dargah* (God's Court) (100).

صفحہ ۱۳۸۳ **حضرت بابا شیخ فرید جی**

ساڑھے تین من (وزن کا ایک پیمانہ) کا یہ جسم اناج اور پانی پر زندہ ہے ۔ بندہ اس دنیا میں ڈھیروں امیدوں کی گٹھری بندھ کر آیا ہے ۔ جب ملک الموت سارے دروازے توڑ کر آئے گا تب اپنے پیارے رشتہ داروں اور بھائیوں کے سامنے روح قبض کر لے جائے گا ۔ دیکھو بندہ چار آدمیوں کے کندھے پر چلے جا رہا ہے ۔ اے فرید ، دنیا میں تیرے کئے ہوئے اعمال ہی اللہ تعالی کے بارگاہ میں کام آئیں گے (۱۰۰)۔

بھگت نامدیو جی

(ولادت ۱۲۷۰ء۔ رحلت ۱۳۵۰ء)

صفحہ ۷۲۷ بھگت نامدیو جی

میں اندھلے کی ٹیک تیرا نام خوندکارا۔
میں غریب میں مسکین تیرا نام ہے ادھارا (اہاؤ)۔
کریماں رحیماں اللہ توں غنی۔
حاضرا حضور درپیش توں منی (۱)۔
دریاؤ توں دہند توں بسیار توں دھنی۔
دیہہ لیہہ ایک توں دگر کو نہیں (۲)۔
توں دانا توں بینا میئے بچار کیا کریں۔
نامے چے سوامی بخشند توں ہری (۳)۔

شبدا

Bhagat Namdev Ji
(Came 1270 - Left 1350)

Bhagat Namdev Ji **Page 727**

O *Khundkar* (Persian word - Master - God), *Your Name* is the mainstay for me the blind. I am poor, I am meek, *Your Name* is only my support (Theme of the Shabad). O *Allah, You are Kareem* (Bounteous), *Raheem* (Merciful) and *Ghani* (wealthy - one of the 99 names of Allah in Quran). You are ever present within and before me. You are the river, giver and exceedingly wealthy . *You Alone* gives and takes, none other (2). *You* are wise, *You* are foresighted, what concept can I form of *You?* O *Swamy* (Master - God) of Namdev, *You* are the Pardoner O *Hari* (All Pervading God) (3).

Shabad 1

صفحہ ۷۲۷ بھگت نامدیو جی

اے خوندکار (مالک ۔ خدا) تیرا نام ہی مجھ اندھے کے سہارے کی لاٹھی ہے ۔ میں غریب ہوں، مسکین ہوں ۔ تیرے نام پر ہی بھروسہ کرتا ہوں ۔ (شبد کا مرکزی خیال) ۔ اے اللہ، تو کریم ہے، تو رحیم ہے تو غنی (دولت مند ۔ قرآن میں آئے اللہ کے ۹۹ ناموں میں سے ایک) ہے ۔ تو ہر جگہ حاضر ناظر ہے اور میرے سامنے بھی موجود ہے (۱) ۔ تو دریا ہے، دینے والا بھی تو ہی ہے ۔ تو بہت ہی دولت مند ہے ۔ تو ہی دینے اور واپس لینے والا ہے ۔ تیرے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے (۲) ۔ تو دانشمند ہے، تو دور اندیش ہے، میں تیرے بارے میں کیا سوچ سکتا ہوں؟ اے سوامی (مالک ۔ خدا)، نامے (نامدیو کو) کو بخشنے والا بھی ہری (خدا) تو ہی ہے (۳) ۔

شبد ۱

بھگت شیخ کبیر جولاہہ قدس سرہ

(ولادت ۱۳۹۸ء۔ رحلت ۱۴۹۵ء)

صفحہ ۳۴۰ بھگت کبیر جی

اللہ لہو تو کیا کہوں کہوں تہ کو اپکار۔
بٹک بیج مہ رو رہیو جاں کو تین لوک بستھار (۳)۔
اللہ لہختا بھید چھپئے کچھ کچھ پائیو بُھید۔
الٹ بھید من بیدھیو پائیو ابھنگ اچھید (۴)۔
ترک طریقت جانیئے ہندو بید پران۔
من سمجھاون کارنے کچھو اک پڑھیئے گیان (۵)۔
اونکار آد میں جانا۔
لکھ ار میٹیئے تانہہ نہ مانا۔
اونکار لکھیئے جو کوئی۔
سوئی لکھ میٹڑا نہ ہوئی (۶)۔

Bhagat Sheikh Kabir Jolaha Quddisa Sirra-hu
(Came 1398 - Left 1495)

Bhagat Kabir Ji **Page 340**

If I approach *Allah,* what shall I say then? By uttering *His Praises,* what is the good I am doing unto *Him?* Who is spread all over in the three worlds, is also contained in a smallest seed of banyan-tree (3). Who knows the *Allah* and understands *His* secret even a little, for him feeling of separation disappears. He turns away from the world, his mind is pierced through the secret and obtains the Indestructible and Impenetrable *God* (4). The Muslims follow the rituals of Tariqat, and Hindus follow the rituals of Vedas and Puranas (Scriptures). To instruct the mind one has to study the divine knowledge to some extent (5). I understood the *Primal Onkar* (The Primal All-Pervading God, who is source of everything - Earlier than Him nothing existed). I do not believe in them, whom *He* writes and erases (Creates and Destroys). If someone believes in *Onkar,* he shall not believe others who takes birth and die (6).

بھگت کبیر جی **صفحہ ۳۴۰**

اگر میں اللہ تعالیٰ تک پہنچ بھی جاؤں تب کیا کہوں گا؟ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے تو کون سا احسان (دوسرا کام) ہوگا۔ جو تینوں جہانوں میں پھیلا ہوا ہے اور بڑ کے درخت کے چھوٹے سے بیج میں بھی موجود ہے (۳)۔ جو اللہ تعالیٰ کے رمز کو تھوڑا بہت بھی جان لیتا ہے اس سے جدائی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ وہ دنیاوی جھنجھٹوں سے اوپر اٹھ جاتا ہے اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ بس جاتا ہے۔ اس طرح وہ ابھنگ (جس کو فنا نہیں ہے) اچھید (جس میں سوراخ نہیں کیا جا سکتا ہمیشہ قائم رہنے والا) اللہ تعالیٰ کو پالیتا ہے (۴)۔ مسلمان طریقت کے مطابق مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں اور ہندو ویدوں اور پرانوں (مذہبی کتب) کے مطابق مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں۔ لیکن دل کو سمجھانے کے لیے کچھ روحانی تعلیمات کا علم حاصل کرو گے تب ہی اس کا مفہوم سمجھ میں آئے گا (۵)۔ میں نے آدا اونکار (سب میں سمائے ہوئے اللہ تعالیٰ کو جن سے پہلے کوئی نہیں تھا) کو جان لیا ہے۔ میں ان کو نہیں مانتا جن کو اللہ تعالیٰ لکھتا اور میٹتا ہے یعنی پیدا کرتا اور فنا کرتا ہے۔ اگر کوئی اونکار پر عقیدہ رکھتا ہے پھر وہ دوسرے پیدا ہونے اور مرنے والوں پر اعتقاد نہیں کرتا (۶)۔

صفحہ ۴۸۰ بھگت کبیر جی

ہم مسکین خدائی بندے تمرا جس من بھاوے۔
اللہ اول دین کو صاحب جور نہیں فرماویۓ (۱)۔
قاضی بولیا بن نہیں آویۓ (رہاو)۔
روزہ دھرے نواج گجاریۓ کلمہ بھست نہ ہوئی۔
ستر کعبہ گھٹ ہی بھیتر جسے کر جانیے کوئی (۲)۔
نواج سوئی جو نیاؤ بچاریۓ کلمہ عقلہہ جانیۓ۔
پانچوں مس مصلیٰ بچھاویۓ تب تو دین پچھانیۓ (۳)۔
خصم پچھان ترس کر جی مہہ مارمنڑی کر پھیکی۔
آپ جنایۓ اور کو جانیے تب ہوۓ بھست شریکی (۴)۔
کہیۓ کبیر بھست چھوڑ کر دوزخ سیوں من مانا (۵)۔

شبد ۴

Bhagat Kabir Ji **Page 480**

I am humble slave of *Khuda, Your Praise* is pleasing unto my mind. The *Primal Allah* is the *Sahib* (Master) of the poor; *His* command is not to oppress the weak (1). O Qazi, it is vain to argue before *Him* (Theme of the Shabad). By keeping Roza, offering Nimaz and uttering Kalma you cannot go to the heaven. If one could realise, the Holy Kaaba is hidden in the mind and soul (2). To administer justice, is like offering of Nimaz. To realise th e *God,* is like uttering the Kalma. To slay the five desires (lust, anger, greed, attachment and ego) is like spreading prayer mat, that is the realisation of De en (religion) (3). Know your *God*, have compassion for living beings and still your ego and make it worthless. *Know* (God) yourself, and make others realise, and then alone you shall become the partner in the heaven (4). The clay is one, but it has assumed diverse forms. In them all, I have recognised the *Braham* (God). Says Kabir, I have given up the thought of heaven, and reconciled myself to the hell (5).

Shabad 4

صفحہ ۴۸۰ **بھگت کبیر جی**

ہم ایک مسکین خدائی بندے ہیں۔تمہاری (خدا) حمد وثنا میرے من کو بہت بھاتی ہے۔ اول اللہ (اللہ سے پہلے کوئی نہیں تھا) غریبوں کا مالک، اس کا فرمان ہے کہ زور زبردستی مت کرو (۱)۔قاضی (انصاف کرنے والا) کے سامنے التجا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے (شبد کا مرکزی خیال)۔محض روزہ رکھ لینے اور نماز اور کلمہ پڑھ لینے سے کوئی بہشت نہیں چلے جاتا۔اگر کوئی جاننے کی کوشش کرے تب مقدس کعبہ اس کو ذہن اور روح میں ہی نظر آئے گا (۲)۔سچا انصاف کرنا، نماز ادا کرنے کے برابر ہے۔عقل سے کلمہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کو جانے۔پانچوں عیبوں (شہوت، غصہ، لالچ، رغبت اور تکبر) کو ختم کرنا مانو، اس کا مصلیٰ بچھانا ہے۔ تب ہی دین (مذہب) کو پہچان سکے گا (۳)۔اپنے خدا کو پہچان اور ہر جاندار پر رحم کر اپنے غرور کو ختم کر دے۔اپنے خدا کو خود پہچانے اور دوسروں کو پہچاننے میں مدد کرے تب ہی تو بہشت میں شریک ہوگا (۴)۔ایک ہی مٹی کی مختلف شکلیں (جاندار) ہیں۔ ان سب میں برہم (خدا) کے وجود کو سمجھ۔کبیر کہہ رہے ہیں میں نے بہشت کی امید چھوڑ کر دوزخ سے ہی اپنا من لگا لیا ہے (جنت اور دوزخ سے پرے ہو گیا ہوں) (۵)۔

شبد۴

صفحہ۴۸۳ بھگت کبیر جی

روزہ دھریئے مناویئے اللہ
سوادت جی سنگھاریئے۔
آپا دیکھ اور نہیں دیکھئے
کاہے کو جھک ماریئے (۱)۔
قاضی صاحب ایک تو ہی میں تیرا
سوچ بچار نہ دیکھئے۔
خبر نہ کرنہہ دین کے بورے
تاں تے جنم الیکھئے (رہاؤ)۔
ساچ کتیب بکھانیئے اللہ
نار پرکھ نہیں کوئی۔
پڑھے گنے ناہیں کچھ بورے
جو دل مہہ خبر نہ ہوئی (۲)۔
اللہ غیب سگل گھٹ بھیتر ہردیئے لیہو بچاری
ہندو ترک دہوں میں ایکیئے
کہیئے کبیر پکاری (۳)۔

شبد۷

Bhagat Kabir Ji **Page 483**

You keep fasts to please *Allah,* for relishes kill the lives. You consider your own interest, and do not think about others, what for this prate? (1). O Qazi, *Alone Sahib* (Master - God) is within yourself, but you do not think and reflect. O mad, you do not follow your Deen (religion), and are wasting y our life (Theme of the Shabad). The Kateb (Muslim Scripture) tells the truth, that *Allah* is neither a man nor a woman. O mad, what is the use of reading and reflecting, unless understanding is not developed (2). The *Allah* is pervading in every heart, reflect this in your mind. Kabir announces loudly, that the *Alone* (God) is within both Hindus and Muslims (3).

Shabad 7

بھگت کبیر جی صفحہ۴۸۳

اللہ کو خوش کرنے کے لیے روزہ رکھتا ہے اور زبان کے مزے کے لیے جاندار کی جان لیتا ہے۔ تو اپنے فائدے کی ہی بات دیکھتا ہے دوسروں کی طرف نہیں دیکھتا، کاہے کو جھک مارتا ہے۔ (وقت فضول گنواتا ہے)(۱)۔ اے قاضی تیرا صاحب (مالک۔ خدا) خود تجھ میں ہے۔ کبھی تو نے اس پر سوچ بچار ہی نہیں کیا۔ اے دیوانے، تو نے دین (مذہب) کے بارے میں جانا ہی نہیں۔ اس طرح اپنی زندگی فضول گنوا رہا ہے (شبد کا مرکزی خیال)۔ کتاب (قرآن) سچ کہہ رہی ہے کہ اللہ تعالی نہ مرد ہے اور نہ ہی عورت ہے۔ اے دیوانے، پڑھ کر کچھ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اس لیے تیرے دل میں یہ بات نہیں اتر سکی (۲)۔ نظر نہ آنے والا اللہ تعالی ہر جاندار میں بسا ہوا ہے۔ دل و دماغ میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لے۔ کبیر پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہندو اور مسلمان دونوں میں ایک (خدا) ہی ہے (۳)۔

شبد ۷

صفحہ ۷۲۷ بھگت کبیر جی

بید	کتیب	افتراح	بھائی
دل	کا	فکر	نہ جائے۔
ٹک	دم	کراری	جو کرہو
حاضر	حضور	خدایئے	(۱)۔
بندے	کھوج	دل	ہر روج
نا	پھر	پریشانی	ماھہ۔
یہ	جو	دنیا	شہر میلہ
دستگیری		ناہیہ	(رہاو)۔
دروغ	پڑھ	پڑھ	خوشی ہوئے
بے		خبر	بادبکاہ۔
حق	سچ	خالق	خلق میانے
سیام		مورت	ناہیہ (۲)۔

آگے جاری..............

Bhagat Kabir Ji **Page 727**

O brother, the Vedas and Semitic Scriptures are of no use, if th e mind's anxiety is not removed. If you concentrate your mind on *Khuda* even for a moment, you shall feel *His Presence* just before you (1). O Bande (man), search your heart every day, afterwards you shall not feel regret. This wor ld is a magic-show, there is no one to hold your hand (Theme of the Shabad). You are delighted in reading falsehood, and being ignorant talk nonsense. *Haq Sachch Khaliq* (Just, True, Creator - God), is within *His Creation. He* is not in the form of *Shyam* (idol of Krishna) (2).

صفحہ ۷۲۷ بھگت کبیر جی

ویدیں اور کتابیں (ہندوں اور مسلمانوں کے مذہبی کتب) محض پڑھ لینے سے خدا کے دیدار کی پیاس نہیں بجھتی ہے۔ اگر تو ایک لمحہ کے لیے بھی خدا کے خیال میں اپنا دماغ مرکوز کرے تب تجھے ہردم اپنے سامنے ہی اس کی موجودگی کا احساس ہوگا (۱)۔ اے بندے روزانہ اپنے دل کی کھوج کر کہ تو نے کیا اچھے اور برے کام کئے ہیں۔ اس کا تجزیہ کرے گا تب بعد میں پریشانی نہیں اٹھانی پڑے گی۔ یہ جو دنیا کے رنگ تماشے ہیں۔ وہ وہاں تیرے ہاتھ تھامنے والے نہیں ہیں۔ (شبد کا مرکزی خیال)۔ جھوٹ پڑھ پڑھ کر خوش ہوتا ہے اور بے خبری میں نادانی کی باتیں کرتا ہے۔ حق، سچ، خالق (ہمیں تخلیق کرنے والا اللہ تعالی، سچ ہے، حق ہے)، اور اپنی بنائی ہوئی خلقت میں ہی بسا ہوا ہے۔ وہ شیام (کرشن) کی مورتی میں نہیں ہے (۲)۔

آگے جاری.................

صفحہ ۷۲۷ بھگت کبیر جی

اسماں میانے لہنگ دریا
غسل کردن بود۔
کر فقر دائم لائے چشمۂ
جہہ تہاں موجود (۳)۔
اللہ پاکنگ پاک ہے
شک کروں جے دوسر ہوئے۔
کبیر کرم کریم کا
اوہ کریئے جانیے سوئے (۴)۔
شبدا

Bhagat Kabir Ji **Page 727**

In your mind's sky, flows the river; you ought to have taken bat h in it, to wash away the filth. Wear this spectacle of the teachings of the saints, so that you can see *Him* present everywhere (3). *Allah* is the purest of the pure, I would doubt if there be another. Says Kabir, this is the mercy of *Kareem* (Merciful - God), *He* alone knows and does it. (4).

Shabad 1

صفحہ ۷۲۷ بھگت کبیر جی

تیرے دماغ کے آسمان میں جو دریا بہہ رہا ہے اس میں غسل کر اور اپنا میل صاف کر۔ فقیر (مرشد) کے ہدایات کا چشمہ (عینک) لگا پھر تجھے ہر جگہ موجود نظر آئے گا (۳)۔ اللہ تعالی پاکوں سے بھی زیادہ پاک ہے۔ اگر کوئی دوسرا اور بھی ہو تو شک کیا جا سکتا ہے۔ کبیر کہہ رہے ہیں کہ کریم (اللہ تعالی) کا کرم ہے جاننے والا اور کرنے والا وہ خود ہے (۴)۔

شبد ا

صفحہ ۱۱۵۸ بھگت کبیر جی

من کر مکہ قبلہ کر دیہی۔
بولن ہار پرم گر یہی (۱)۔
کہو رے ملاں بانگ نواج۔
ایک مسیت دسیئے درواج (رہاؤ)۔
مس مل تامس بھرم کدوری۔
بھاکھ لے پنچے ہوئے صبوری (۲)۔
ہندو ترک کا صاحب ایک۔
کہہ کرے ملاں کہہ کرئے شیخ (۳)۔
کہہ کبیر ہوں بھیا دیوانہ۔
مس مس منوا سہج سمانا (۴)۔

شبد۴

Bhagat Kabir Ji **Page 1158**

Make your mind Mecca, and make your body Qibla (temple of worship). This soul is the supreme Guru (spiritual guide) that speaks (1). O M ullah, utter the call for Nimaz (prayer) from the ten doors Mosque of this body (Theme of the Shabad). Kill your wrath, doubt, malice and control you five sense organs, then you shall attain contentment (2). The *Sahib* of Hindus and Muslims is *One Alone.* What Mullah and Sheikh can do? (They cannot create any differenc e). Says Kabir, I have become mad (Of God). And by stilling my mind, I have merged with the *Sehaj* (God) (4).

Shabad 4

صفحہ ۱۱۵۸ بھگت کبیر جی

اپنے من کو مکہ اور جسم کو قبلہ بنا۔ تیری روح میں پرم گرو (کامل مرشد) ہے (۱)۔ اے ملا، اپنے جسم کی مسجد کے دس دروازوں سے نماز کے لیے اذاں دے۔ (شبد کا مرکزی خیال) اپنا غصہ، شکوک وشبہات، اور کدورت کو ختم کردے۔ اپنے پانچوں حواس خمسہ پر کنٹرول رکھ تب صبر نصیب ہوگا (۲)۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کا صاحب (مالک۔ خدا) ایک ہی ہے۔ ملا اور شیخ کے کچھ کرنے اور کہنے سے کوئی بھید نہیں پڑتا (۳)۔ کبیر کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے مالک کا دیوانہ ہوگیا ہوں۔ اپنے دماغ کو برے خیالات سے روک کر خدا میں سما گیا ہوں (۴)۔

شبد ۴

صفحہ ۱۱۵۸_۱۱۵۹ بھگت کبیر جی

الٹ جات کل دووؤ بساری۔
سن سہج مہہ بنت ہماری (۱)۔
ہمرا جھگڑا رہا نہ کوووۓ۔
پنڈت ملاں چھاڈ سے دودو (رہاؤ)۔
بُن بُن آپ آپ پہراوں۔
جہہ نہیں آپ تہاں ہوۓ گاووں (۲)۔
پنڈت ملاں جو لکھ دییا۔
چھاڈ چلیے ہم کچھو نا لیا (۳)۔
ردۓ اخلاص نرکھ لے میراں۔
آپ کھوج کھوج ملے کبیرا (۴)۔
شبدے

Bhȧgat Kabir Ji **Page 1158-59**

I have turned away and forgotten both my caste and lineage. My weaving is now in the Divine Stillness (1). I have no argument or quarrel with any one. I have abandoned both the Pandit of Hindus and Mullah of Muslims (Theme of the Shabad). Weaving, weaving the clothes (as above) myself, I myself wear them. And I sing (praises of God), in a state where I am not. Whatever the Pandits and the Mullahs have written and spoken, I have not acce pted and cast it aside (3). With the purity in my mind, I have witnessed *Mira* (Sovereign - God). Says Kabir, by searching and searching own self, I have realised (God) (4).

Shabad 7

صفحہ ۱۱۵۸-۱۱۵۹ بھگت کبیر جی

اب میں دنیاوی ریت سے اُلٹ ، اپنی ذات پات اور خاندان کو بھلا دیا ہے ۔ (یہ ذات کے جلاہے تھے) اب میرا بننا خدا کی یاد میں بنتا ہوگیا ہے (۱) ۔ ہمارا ذات پات کا جھگڑا کسی سے نہیں رہا ۔ ہم نے پنڈت اور ملا دونوں کو چھوڑ دیا ہے یعنی ہندو اور مسلمان کہلانا بند کر دیا ہے (شبد کا مرکزی خیال) ۔ میں خدا کی یاد کا کپڑا بن بن کر خود پہنتا ہوں ۔ اپنی خودی کو مٹا کر اس کی حمد و ثنا گایا کرتا ہوں یعنی اُسی کے خیال میں مگن رہتا ہوں (۲) ۔ پنڈت اور ملا جو لکھتے اور کہتے ہیں میں کسی کو تسلیم نہیں کرتا (۳) ۔ کبیر کہہ رہے ہیں کہ میں خلوص دل کے ساتھ میراں (خدا) کو محسوس کیا ہے ۔ میں نے خود کھوج کھوج کر خدا کو سمجھا ہے (۴) ۔

شبد ۷

صفحہ ۱۳۴۹ بھگت کبیر جی

اللہ ایک مسیت بست ہے

اور ملکھ کس کیرا ۔

ہندو مورت نام نواسی

دہو میں تت نہ ہیرا (۱)۔

اللہ رام

جیوو تیرے نائی۔

توں کر مہرامت سائیں (رہاؤ)۔

دکھن دیس ہری کا باسا

پچھم اللہ مقاما۔

دل مہہ کھوج دلیئے دل کھوجو

ایہی ٹھور مقاما (۲)۔

برہمن گیاس کریہہ چوبیسا

قاضی مہہ رمضانا۔

گیارہ ماس پاس کئے راکھے

ایکئے ماہ ندھانا (۳)۔

آگے جاری......

Bhagat Kabir Ji **Page 1349**

If the *Allah* abides only in one Mosque, then to whom else does the world belongs? The Hindus believe that *Naam* (Name - God) abides in the idol, both does not understand the truth (1). O *Allah*, O *Ram* (All pervading - God, not of Ayodhiya), I live by *Your Name*. O *Sayeen* (Master - God), show *Your* mercy unto me (Theme of the Shabad). Hindus believe that *Hari* (All pervading - God) abides in the south. (Bhagat Kabir Ji was a re sident of Benaras, and *Jagan Nath* Dwara Temple of Puri - Orrisa is in the South of Benaras). Muslims believe that *Allah* abides in west (Kaaba is towards west from Benaras). Search in your mind and heartily search in your heart, this alone is the abode and seat of *God* (2). Annually the Brahmins ask to perform twenty-four fasting and Qazi ask to fast in the month of Ramzan. They put aside for themselves eleven months for their misdeeds and deem t he treasure to be only in pious one month (3).

Contd....

صفحہ ۱۳۴۹ **بھگت کبیر جی**

اگر اللہ تعالی ایک مسجد میں ہی رہتا ہے تب باقی سب ملک کس کا ہے؟ ہندو سمجھتا ہے کہ نام (خدا) مورتی میں رہتا ہے۔ دونوں نے اصلیت کونہیں سمجھا (۱)۔ اے اللہ اور رام (ایودھیا کا نہیں) میں تیرے نام کی عبادت کرتے ہوئے زندہ ہوں۔ اے سائیں (مالک۔ خدا) تو رحمت کر (شبد کا مرکزی خیال)۔ ہندو سمجھتے ہیں کہ جنوب میں ہری (خدا) رہتا ہے (بھگت کبیر جی بنارس کے رہنے والے تھے اور پوری کا جگن ناتھ دوراہ مندر جو اڑیسہ میں ہے اس کے جنوب میں ہے) اور مسلمان سمجھتے ہیں کہ مغرب اللہ تعالی کا مقام ہے۔ (بنارس سے کعبہ مغرب میں ہے) اپنے دل اور دماغ سے کھوج کرو تب معلوم ہوگا کہ جہاں تم ہو اسی مقام پر رہتا ہے (۲)۔ براہمن چوبیس (۲۴) برت (روزہ) رکھنے کہتے ہیں۔ اور قاضی رمضان کا ایک مہینہ روزہ رکھنے کہتے ہیں۔ اپنی من مانی بدعملیاں کرنے کے لیے گیارہ مہینے اپنے پاس رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ساری برکتیں اور خزانے مقدس ایک مہینہ میں ہی حاصل ہو جائیں گے (۳)۔

آگے جاری............

صفحہ ۱۳۴۹ بھگت کبیر جی

کہا اڈیسے مجن کیا
کیا مسیت سرنائیں۔
دل مہہ کپٹ نواج گزرائیے
کیا حج کعبیٔے جائیں (۴)۔
ایتے عورت مردا ساجے
یہ سبھ روپ تمارے۔
کبیر پونگرا رام اللہ کا
سب گر پیر ہمارے (۵)۔
کہت کبیر سنہو نر نرویئے
پرہو ایک کی سرنا۔
کیول نام جپہو رے پرانی
تب ہی نہچیے ترنا (۶)۔

شبد ۲

Bhagat Kabir Ji **Page 1349**

What avails the Hindus to have bath at Orrisa (*Jagan Nath* Dwara Temple), and how the Muslims gain by bowing their heads in Mosque? With deception in the heart, what avails it to offer Nimaz and go to Kaaba for performing Haj? (4). *You* have created so many men and women; all these are *Your Form*. Kabir is the child of *Ram* and *Allah*, and all the Gurus (Hindu spiritual guides) and Pirs (Muslim spiritual guides) are mine (5). Says Kabir, hear O men and women, seek the refuge of *One (God)*. O human being, repeat only the *Name* (God), then alone you shall be surely ferried across (6).

Shabad 2

صفحہ ۱۳۴۹ بھگت کبیر جی

۲

ہندوؤں کا اڑیسہ (جگن ناتھ پوری) جا کر نہانا اور مسلمانوں کا مسجد میں سجدہ کرنا کس کام کا ہے؟ دل میں کپٹ اور کدورت رکھ کر نماز پڑھنے اور حج کے لیے کعبہ جانے سے کیا حاصل ہوگا؟ (۴)۔ جتنے عورت اور مرد بنائے ہیں یہ سب تیرے روپ (اشکال) ہیں۔ کبیر کہہ رہے کہ میں رام، اللہ کا بیٹا ہوں، سارے ہندوؤں کے گرو (مرشد) اور مسلمانوں کے پیر (مرشد) ہمارے ہی ہیں۔ کبیر کہہ رہے ہیں، سنو، اے خواتین وحضرات، ایک (معبود) کی ہی شرن (پناہ) میں رہو۔ اے انسان، صرف اس کے نام کا ورد کرتے رہو تب شرطیہ نجات حاصل کروگے (۶)۔

شبد ۲

صفحہ ۱۳۴۹۔۱۳۵۰ بھگت کبیر جی

اول اللہ نور اپایئیا
قدرت کے سبھ بندے۔
ایک نور تے سبھ جگ اپجیا
کون بھلے کو مندے (۱)۔
لوگا بھرم نہ بھولہو بھائی۔
خالق خلق خلق مہہ خالق
پور رہیو سرب ٹھائیں (رہاؤ)۔
ماٹی ایک اینک بھانت کر
ساجی ساجن ہاریئے۔
نا کچھ پوچ ماٹی کے بھانڈے
نا کچھ پوچ کنبھاریئے (۲)۔
سبھ مہہ سچا ایکو سوئی
تس کا کیا سبھ کچھ ہوئی۔
حکم پچھانیے سو ایکو جانیئے
بندہ کہیئے سوئی (۳)۔

شبد۳

Bhagat Kabir Ji **Page 1349-50**

The *Allah* has created the world by *His* Light. All human beings are created in *His Khudarat* (Will). From One Light the entire universe came into existence, then who is good and who is bad (all are equal) (1). O my brethren people, do not stray in doubt. The *Khaliq* (Creator - God) is abiding in *His Creation* at all places fully, and Creation is in the *Creator* (Theme of the Shabad). The clay is the same, but fashioned in different shapes. There is no fault in clay vessels nor there is any fault of the potter (2). The *One Sachcha* (True-God) is within all beings, and in *His Will* everything is done. Whosoever realises the Only *God's Will,* he alone is said to be *His Slave* (3).

Shabad 3

بھگت کبیر جی

صفحہ ۱۳۴۹-۱۳۵۰

پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے یہ دنیا تخلیق کی۔ پھر اپنی قدرت سے سارے انسان پیدا کئے۔ ساری کائنات ایک نور سے پیدا ہوئی ہے، تب بھلا کون ہوسکتا اور برا کون ہوسکتا ہے (سب برابر ہیں) (۱)۔ اے میرے بھائی لوگ، شکوک و شبہات میں مت بھٹکو۔ خالق اپنی تخلیق میں پورے طور پر بسا ہوا ہے۔ اور تخلیق اپنے خالق میں سمائی ہوئی ہے۔ (شبد کا مرکزی خیال)۔ ساجن ہار (بنانے والے) نے ایک مٹی سے انیک طرح کے برتن بنائے ہیں۔ نہ اس میں برتنوں کی کا کوئی قصور ہے اور نہ ہی کمہار (برتن بنانے والا) کی کوئی غلطی ہے (۲)۔ ایک سچا (خدا) سب میں موجود ہے اور اسی کا کیا ہوا سب کچھ ہو رہا ہے جو اس کا حکم (رضا) جان لے وہی بندہ کہلانے کا مستحق ہے (۳)۔

شبد ۳

صفحہ ۱۳۷۴ بھگت کبیر جی

شیخ صبوری باہرا
کیا حج کعبے جائے۔
کبیر جاں کی دل ثابت نہیں
تاں کو کہاں خدائے (۱۸۵)۔
کبیر اللہ کی کر بندگی
جہہ سمرت دکھ جائے۔
دل مہہ سائیں پرگٹیے
بجھے بلنتی نائٹے (۱۸۶)۔

Bhagat Kabir Ji **Page 1374**

O Sheikh, when you do not have contentment, what for are you goi ng to perform Haj at Kaaba? Says Kabir, when you do not have peace of mind, where is the *Khuda* for you? (185). Says Kabir, perform the Bandagi (meditation) of *Allah,* contemplating whom the troubles depart. The *Sayeen* (Master - God) become manifest within your mind, and the burning fire (in your mind) shall be quenched. (186).

بھگت کبیر جی **صفحہ ۱۳۷۴**

اے شیخ، جب تیرے دل میں صبر وشکر نہیں ہے پھر حج کرنے کے لیے کعبہ کیوں جاتا ہے؟ جس کے دل میں سکون شانتی نہیں ہے اس کے لیے خدا کہاں ہے؟ کہیں بھی نہیں ہے۔ (۱۸۵)
اے، کبیر، اللہ تعالی کی بندگی کر، جس کے یاد کرنے سے سارے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔ خود اپنے دل میں سائیں (مالک ۔ خدا) ظاہر ہو جائے گا اور دہکتی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی (۱۸۶)۔

May the God Almighty bless us with the Vision to search for the similarities among ourselves to keep us in tact but not the disparities to divide us with superiority or inferiority complexes. This is the simplest way to please our Lone Creator.

Nanak Singh Nishter

October 2006

" **Sant Bhavan** "
15-3-137, Gowliguda Chaman,
Hyderabad-500012
E-mail: nanaknishter@hotmail.com
Mobile : 0 98 48 35 31 05

In today's civilised society some individuals and organisations of Hindu, Muslim, Boudhi and Christian are trying to prove their religion superior to all other religions. To convert the people in their own religious fold, apart from other legitimate or illegitimate means they are spreading hatred and negation about the religions in which they are born. This situation has created an atmosphere of unrest and bloodshed in the name of religions. Thus the society is divided into two groups of people. One is Fundamentalists, who think the other religions are much inferior than their own. And the other is Secularists, who discard religion as source of all evils and proud to be called moderates and irreligious. This attitude is responsible for producing a younger generation without the spiritual base of human life. Every religion of the world has given certain code of conduct of life for its followers, and denying the religion amounts to discarding the code of conduct prescribed for betterment of the human race.

To day human being is exploring the unseen and unexpected heights in the sky and depths in the earth and sea, but is unaware of self. The circumstances demand that every right thinking person should come forward to save the human race from this degradation and preach every one for reading, understanding and following their own Scripture in true letter and spirit without criticising other faiths.

The study of Shri Guru Granth Sahib if done as Scripture of the Sikhs can never convey the real message it intends to spread. But if it is studied with the object to know about the Creator and its Creation, the correct perspective and message can be understood. I admit that this attempt could not convey the full beauty of its original thoughts and spirit, as no translation could be equivalent to the original. The purpose of compiling this humble volume will be served if any Muslim gets the message of Shri Guru Granth Sahib to follow their Scriptures in its true spirit.

spiritual knowledge and thousands of Hindus embraced Islam. The living evidence can be witnessed at the Dargahs all over the country, where Hindus in many folds outnumber Muslims in paying their obeisance. Among them Hazrat Baba Sheikh Farid Ji has a distinct place, who was instrumental in en-bloc converting hundreds of villages in the northwest belt of the country. After formation of Pakistan, several Pakistan newspapers have written editorials stating that, actually the foundation of Pakistan was laid down eight hundred years back by Hazrat Baba Sheikh Farid Ji when this belt was changed into Muslim majority area. Though Shri Guru Nanak Sahib Ji and the Sikh movement were the champions of equality of human beings, religious freedom for all and resisted oppressions and forcible conversions by sacrifices and sword, but they were great admirers of Hazrat Baba Sheikh Farid Ji. This is the living evidence that the Sikhs were against oppression by the Society and the State, but never against Muslims and Islam.

The recent incident of " Guru Ki Masjid " may be fresh in the minds. The 6th Guru Shri Guru Hargobind Ji constructed a Mosque at village Hargobind Puri of Gurdas Pur district of Punjab. This was constructed with the contributions of Daswandh of the Sikhs and they built it with their " Kar Seva " (voluntarily service by hands), which was famous as " Guru Ki Masjid". In 1947 after the partition, the Muslim population migrated from the village, and the Masjid was abandoned. The Sikhs took over the premises and established Gurdwara and the name of Masjid continued as "Gurdwara Guru Ki Masjid ". In the year 2003 some Muslims came to the village for settlement. Then the Sikhs, without asking for voluntarily handed over that structure for restoring the Mosque again, vacating Gurdwara. Now the same" Guru Ki Masjid " is standing as a symbol of religious tolerance of the Sikhs. Now a days when Mandir - Masjid conflicts and hatred are spread all over the world, this exemplary gesture of the Sikhs is a shining example of their belief of oneness of God and oneness of humanity.

in Punjabi, and Bhagat Jai Dev Ji (1201-1245) of Bengal in Sansk rit, expired about two and a half century before the 1st Guru Shri Guru Nanak Sahib Ji was born. Guru Sahib himself personally collected their authenticate d hymns, when he visited their places. This Scripture consists upon the wisdo m and experience of 36 pious souls revealed to them during 500 years from Hazrat Baba Sheikh Fariduddin Masaud Gunj-I-Shakar (1175-1265) to the 9th Guru Shri Guru Tegh Bahadar Ji (1621-1675). 5th Guru Shri Guru Arjan Sahib Ji himself compiled it in 5 years from 1599 to 1604. Later 10th Gu ru Shri Guru Gobind Singh Ji has added the compositions of the 9th Guru Shri Guru Tegh Bahadar Ji in the year 1705. He bestowed Guruship to this Scrip ture in the year 1708.

It is a misconception that this Scripture is in Punjabi language. This is in multi-lingual communicative spoken languages of the country in addition to Sanskrit, Shaskriti and Persian. A separate Script is invented by the 2nd Guru Shri Guru Angad Sahib Ji to scribe these collections of different languages in one simple Script, which is known as " Gurmukhi " and now recogn ised as a Script for Punjabi language. In those days Punjabi language was written in local scripts in rural areas and in Urdu Script in urban areas and in Pakistan it is still written in Urdu Script.

There are 36 contributors from various walks of life in this Scr ipture. Among them only 6 are Sikh Gurus, 2 are so-called untouchable Bhagats, 7 are Muslims and remaining are Hindus from the different communities. The Muslim contributors are, Bhagat Sheikh Kabir Jolaha Quddusa Hirra-hu a weaver and Bhagat Sheikh Bhikan Ji were of Uttar Pradesh. Bhaga t Sadhna Ji was a butcher from Sind. Rai Satta Ji, Rai Balwand Ji, Bhai Mar dana Ji and Hazrat Baba Sheikh Farid Ji of Punjab.

The Sufi saints preached Islam through love; affection, equality and

Nawab replied, I would settle my scores with the Guru in the battlefiled, but putting any harm to these innocents was against Islam.

These facts had been deliberately or ignorantly distorted, but how can anybody deny the facts, which are very much existing in present scenario and evidently speaking the truth of history. On 16th February 1994 at Gurdwara Akal Gadh, Ludhiana, in a historical conference, President of United States of America Mr. Bill Clinton was conferred the title 'Nawab Malerkotla" for his sympathy towards the innocent and indiscriminate killings in Punjab, the Nawab who protested against the killing of younger sons of Guru Sahib.

The Sikh movement was initiated to eradicate the misunderstandings created between Islam and Hinduism and harmonise their relations. Though faith in God is fundamental in both the religions, the vested interests created a wedge by finding faults in rituals and customs to separate and divide them by searching disparities, contradicting and opposing each other. Sikhism came into existence to unite them, project their basic similarities and draw their attention towards the fundamental philosophy of worshipping the Only Creator and respect its Creation in whatsoever manner and language. The forces with vested interest, particularly the rulers and historians have not spared any attempt to distort the independent and separate identity of this most Humane Movement of Sikhism.

Shri Guru Granth Sahib has played a significant role to unite Hindus and Muslims for co-existence. Right from the days of Shri Guru Nanak Sahib Ji all the first five Gurus have been collecting and preserving the hymns from the nook and corner of the country in the original languages of the Muslim Sufis, so-called untouchable Bhagats and Hindu Bhagats for 135 years, to include in a single source of guidance to the entire mankind. For example, Hazrat Baba Sheikh Fariduddin Masood Gunj-I- Shakar (1175-1265) of Punjab

follower of the teachings of all these saints equally, and reveres it as Gurbani, and can never be attracted by one religion or hatred for the other religion. This is the reason Sikhs could not become a party to any communal riots, except during emotionally charged at the provocative event of partition of the sub-continent of India. Earlier than this or after this, even after the Sikh genocide of 1984 in India, the Sikhs have never exhibited any revenge, hatred or ill feelings even against the community responsible for the carnage. The basic reason for building up such attitude lay in the truthful following of the teachings of Shri Guru Granth Sahib.

There is a most glaring example of Sikh-Muslim relations. The S ikhs have ruled for 84 years in Punjab, present Pakistan, Himachal Pradesh, Haryana, Parts of Utter Pradesh and neighbouring foreign lands of Afghanistan and China, but cared and nursed a small Muslim State of Malerkot la in Punjab itself, not even touching it during the partition riots. After independence, Nawab of Malerkotla was elected more than once on Akali Dal tick et to the Legislative Assembly. (Muslims of Malerkotla have taken oath along with Sikhs at Shri Akal Takhat Sahib and actively participated in the Akali agitations on several occasions.) This was in token of the grat itude towards Nawab Sher Mohmmad Khan. In December 1705 Wazir Khan, Governor of Sirhind, got imprisoned 81 years mother of Shri Guru Gobind Singh Ji Mata Gujiar Kaur Ji and younger sons, Sahibzada Zorawar Singh Ji aged 9 years and Sahibzada Fateh Singh Ji aged 6 years. He wanted to convert these children into Islam by giving incentives and threats. On their refusal t hey were tortured for four days before being bricked alive. During the proceedings in the court of the Governor, Dewan Suchha Nand Khatri, was emitting venom again st Guru Sahib and pleaded for severe punishment. On the other hand Nawab Sher Mohmmad Khan of MalerKotla, strongly protested. Upon this the G overnor reminded him that, they are the children of the Guru who has killed his brother Nahar Khan in the battle of Chamkour from where he was just returning. The

Hindus in the Constitution of the country.

It is not that the Sikhs have not protested. Their voice was not heard in the drum beatings of the society and state. During every period of history, the Sikhs have struggled through protests, writings and speeches for own independent and separate identity and constantly offered great sacrifices and suffered untold humiliations. In the recent times, such an attempt was maligned as a political revolt against the country and a secessionist Khalistan movement. In 1984 the Blue Star Operation by the military was chosen on the anniversary of Martyrdom day of Shri Guru Arjan Sahib Ji, the compiler of Shri Guru Granth Sahib and founder of the Harmandir Sahib (Golden Temple). On this occasion not even an inch of space can be available in any Gurdwara due to heavy rush of devotees. The top most sacred Golden Temple and 74 other Gurdwaras were stormed, desecrated, plundered and thousands of sikhs were massacred. To suppress the people who wanted their identity to be preserved; they were hunted all over the world. The State and the Society have played a great role by successfully dividing the community into two factions. Those who raised their voice for seperate identity were humiliated labelling as "Fundamentalists" and the anti community elements and sycophants were patronaged as "Moderates". This humble gesture of presenting this volume "Shri Guru Granth Sahib - Teachings For Muslims " is documentary evidence in establishing our separate identity; this fact can never be questioned or denied at any cost.

Sikh do not belong to any religion. He is a believer of Humanism and Spiritualism and an Inter-Religious " Sovereign Person of the Wondrous God" (Wahguru Ji Ka Khalsa). So no Sikh could have any ill feelings with other human being. The Sikh is bowing his head since more than 400 years, before Shri Guru Granth Sahib in which the saints of Muslims, so-called untouchables and Hindus from different communities are also seated. He is the convinced

functions. Regarding the greatness of the women it is questioned, how she who gives birth to the kings and saints can be impure? In Gurdw ara no worship is performed. Only recitation of Gurbani (path) is done. No idol, picture or object is kept. Obeisance is offered only before Shri Guru Granth Sahib as a living Spiritual Guide, and different weapons are kept befo re it. There is no place for weapons in any other religion of the world. Without having a Kirpan (a weapon) nobody is entitled to be called a Sikh, nor his prayer is complete. The Sikh and the weapon are a must for each other and can never be separated. Shri Guru Gobind Singh Ji has specifically ordered, " Not to come before him without weapon ".

Sikhism is a unique combination of strength and worship. Shri Guru Nanak Sahib Ji himself had laid down the mental and psychological foundation of this philosophy. It is ignorant distortion of facts to descr ibe that his successor Gurus have adopted the marshal way deviating from the worshipping way of life. To know the real facts of any religion, history can never be a reliable source of information. Only the Scriptures, its content s, and the performance of the followers can lead us to conclusions, which can never be denied. Histories of the olden days or of the present days are always manipulated at the behest of the Rulers or to please them, not r elated to the real facts. Whoever wrote factual history, was victimised by the rule rs and the histories were destroyed. This has happened with the Sikhs, history too. To colour the Sikhs as anti-Islam and anti-Muslim, Hindus have pres ented sikhs as born to protect them and fight against Muslims. The Muslims hav e liberally projected sikhs as their dead enemies as there was sequence of battles with the rulers, even though there were several Muslim rulers and large m asses of Muslims who were devoted to the Sikh cause and suffered with the m. Most of the Hindu writers have spent their entire energy to assimilate sikhs as Hindus or declare them as an offshoot of Hinduism. The ruling majority community of the independent India has put the last nail in the coffin by dec laring Sikhs as

Introduction

In this volume I have quoted some teachings from Shri Guru Granth Sahib for the Muslims not only by the Muslims but also by Sikh Gurus and others, which is a proof of respecting the other faith. The text reveals how the Muslims are to follow their own Scriptures and rituals in true letter and spirit. In the same way in Shri Guru Granth Sahib Hindus are also preached to follow their own Scriptures and rituals in true spirit. Thus Shri Guru Granth Sahib is a Universal Scripture of mankind preaching a Muslim to be true Muslim and a Hindu to be a true Hindu. And for the Sikh to be above the discrimination of gender, caste, creed, religion, region, nation and breed, a true Secular, Spiritual and God Fearing perfect human being.

In the title " Shri Guru Granth Sahib " prefix "Shri" indicates mark of respect. "Guru" means Spiritual Guide. "Granth" means book and the suffix "Sahib" again marks respect. This title was chosen in the year 1708 AD by the 10th Guru Shri Guru Gobind Singh Ji to eternally continue the Sacred Mission of Shri Guru Nanak Sahib Ji for uniting the religions. The place of worship of the Sikhs is called "Gurdwara". It means the door to approach Guru. Shri Guru Granth Sahib is kept open covered with linen: with utmost respect on a high pedestal in the hall this process of installing this book is called to light (Prakash) the Scripture. The Sikhs receive the light of spiritual guidance from here. Persons of all, religions, castes and creeds, men and women are entitled to enter a Gurdwara. Even during the period of menstruation, which is God's anatomical mechanism, women are not prohibited to perform any religious

colleague of mine Dr Mohmmad Habib, I feel quite satisfied that Sardar Nanak Singh Nishter has opened up a new window on Islamic thought in the Shri Guru Granth Sahib.

I feel happy to recommend this work to all Urdu readers and to see themselves what Shri Guru Granth Sahib has to say about their ideology and catholicity of their religion as understood by the Sikh Gurus. I congratulate International Sikh Centre For the Interfaith Religions who have undertaken such a pious venture of publication of this book which will be hopefully bringing two communities closer to each other.

Jodh Singh

should be ultimately realised. Shri Guru Granth Sahib gave the people a new theory of knowledge (epistemology) which tells us that information received through books and passing of the various academic examinations can not be said as knowledge. This type of education which gives the people only more and more information creates a sense of ego in the mind of the possessors of such information, whereas the real knowledge fills the mind with wonder and awe about the supreme reality and the infinite creation all around which has been hinted at in the end of Japuji where the realm of knowledge(Gian Khand) has been discussed.

Shri Guru Granth Sahib is such a Granth which helps develop such an human personality which takes full care of spiritual and temporal concerns of mankind. In Shri Guru Granth Sahib it is urged upon one and all that if some body is a Brahmin he should be Brahmin in the true sense of the word and if he is a Muslim he should become true Muslim. In the words of 3rd Guru Shri Guru Amar Das Ji in Shri Guru Granth Sahib, it is held that all the religions are equally competent to liberate mankind from the bondages of evils provided that one should truly become the follower of the religion. Yogis also have been urged to be true Yogis and not the hypocrites.

This book by Sardar Nanak Singh Nishter is a wonderful work because it has brought before the Muslim brothren the teachings of the Gurus which have close links with the spirit of true Islam. He has rendered into Urdu script the text of the Gurbani pertaining to Muslim ideals and has further given the explanation of the text. Having gone through his English text and having listened to the Urdu explanation given by him from a

followers of Sikhism which unhestitatingly accepted in its fold Hindus, Muslims and others. 5th Guru Shri Guru Arjan Sahib Ji, compiled Shri Guru Granth Sahib comprising the holy hymns of the Gurus as well as the Bhagats and some of the prominent Sufis such as Sheikh Farid, Sheikh Bhikhan and others. Shri Guru Granth Sahib is a voluminous work representing the spirituality and culture of five centuries(12th to 17th) of India.

This is a work which welded people of India to rise and to fight the oppression of the so-called high caste people of the Indian society on the one hand and on the other prepared the people to repulse the external agressions of the looters coming to India from western side. Shri Guru Nanak Sahib Ji and other Sikh Gurus created some very important institutions which were not available to the people before the advent of Sikhism. Shri Guru Nanak Sahib Ji made people understand that instead of individual worship, we should have congregational worship in the form of Sangat to make people realise the courage and power of togetherness. The institution of Langar was also initiated so that people could come closer to each other. From these institutions came out the institution of Seva and Kirtan etc which further made people humble and vertically developed as well as horizontally equal to each other.

The hymns of Shri Guru Granth Sahib made people understand the dignity of human being. Shri Guru Granth Sahib says that if our spirituality can not defend our dignity then it is of no use. For defending our dignity first of all we will have to become truthful in our all spiritual and secular affairs. Shri Guru Granth Sahib further makes people feel that sabad (word)

Dr. Jodh Singh
Professor of Sikhism
Editor-in-Chief, Encyclopaedia of Sikhism.

Punjabi University,
Patiala.
14th September, 2006

Message

Shri Guru Granth Sahib is a unique creation because this is the only scripture which represents saints, Sufis, Gurus and Bhagatas from the cross section of the humanity. As we know that Shri Guru Nanak Sahib Ji happened to go out side Punjab to various directions and being himself a votary of truth and truthful life, he collected the voices of truth from wherever he got them irrespective of the caste, colour and creed and geographical station of the spiritual persons. He handed over these voices of truth to his disciple Lahina latter came to be known the 2nd Guru Shri Guru Angad Sahib Ji who carried on the mission of Shri Guru Nanak Sahib Ji and handed over the charge of his duties and works to the 3rd Guru Shri Guru Amar Das Ji.

This way Sikhism spread far and wide and the compositions of the Gurus became a reasonable bulk. Bani became the guiding force of all the

endures; while uttering His name keep your heart immaculately cl ean. Please realize that observance of religious rights to impress people is hypocrisy. Make compassion your mosque, make truth your prayer mat; equate right eous living with Qur'an. Please strive to earn an honest livelihood and keep s fast on the strength of good deeds. Fashion yourself in this manner into a t rue Muslim. Consider good deeds as Ka'aba, and accept truth as your spiritual leader and make good deeds as your worship and your declaration of faith. Nanak says that the deeds liked by Allah are the rosary whose deeds you tel l with devotion. If these conditions are fulfilled Allah will keep your honour un der His protection".

After giving a selection from Guru Nanak Deoji the author gives excerpts from the sayings of Guru Arjun Dioji, Hazrat Baba Sheikh Fareedji, Bhagat Kabeer.

This book has been published under the auspices of International Sikh Centre for Inter-faith Relations. One of its objectives is to create an atmosphere of communal harmony. The mission of the respected Gurus of the S ikhs was to propagate humanity and good conduct; exhort followers of different religious to observe sincerely the teachings of their religion, keep peopl e away from hypocrisy and double values; promote truth and compassion. People should not be taken in by words, but focus on deeds. Through this book which impresses with the eclectism, Nanak Singh Nishtar has not only held a mirr or to Sikhism but has also demonstrated that people who care do preach love of humanity and refinement of conduct and morals and manners.

Saiyid Hamid

The statements made by the distinguished writer also reveal that Sikhs are very keen on protecting their identity. This desire is also shared by Muslims. He goes on to say that the last nail in their coffin was fixed in Independent India by the dominant Hindus which in the Country's Constitution they treated Sikhs as Hindus. The author has related the tragic story of the Operation Blue Star. The wound had not healed before subsequent events made it worse. The author affirms that one of the objectives of writing this book was to maintain the separate identity of the Sikhs. Here the writer has touched a raw nerve that relates to the survival of the minorities and their identity. The minorities wherever they be they are in a way under a siege conducted by the majority. In case they are organized and have a good, far-sighted, sincere and wise leadership they can arrange to ensure the survival of their community and the alround development of their country in a state of peace and unity. It will grow along with the country. But if the leadership is not a durable one but has offered itself for sale, then there will be chaos.

One does infer from Nishtar Saheb's work that the minorities should sit and confer together to achieve theit common objectives but the mutual agreement between the minorities does not mean that they have arrayed themselves in a belligerent manner against the majority community. In fact minorities protect the interest of the country and act as custodians of its progress perhaps to a larger extent than the majority community.

Nanak Singh Nishtar has packed the four and a half introductory pages of his book with important matters which cry for the readers attention. The arrangement is such that the observations of Shi Guru Nanak Deoji have been recorded on one side of the page. They face their translations (beautifully done) in English and Urdu. Let us be all ears:

"That person alone can be a judge who has surrendered his ego and relied on His name only. "The true creator lives for ever. He is neither born nor does He die".

"Even the earth and heaven do not exist for ever. It is He alone who

and the lance and ends with the peacock and the musical instrument (which represent wallowing in luxury and loving ease and comfort).

The revered Gurus insisted on carrying and worshipping weapons with the intention of protecting their people from decline and love of luxury. The author says that "Sikhism is a beautiful blend of worship and po wer".

One cannot agree more with the author's statement that if you want to assess a people you should study its religious books ignoring the historical accounts which usually are unreliable. Muslims too have suffered because of a mix-up between religion and history which led to the calumny that Islam spread through the sword. The biased historians who continued to lick the wounds inflicted in ages gone by, left no stone unturned to malign Islam. They closed their eyes to the fact that the spread of Islam was due to its principles of simplicity, accountability, equality, monotheism and peace. Not content with this brazen falsehood, the media towards the end of the 20th and the beginning of the 21st Century invented the canard that Islam sanctions terrorism. The media, as the civilized world knows to its cost, is the captive of the western powers and preferences. Those bent upon maligning Islam did not take the trouble of studying the twin sources of Islam viz. the Qur'an and Sunnah and then deriving conclusions. The European powers prolonged the story of terrorism partly because of old acrimony and partly because of greed of liquid gold. The canard was repeated so often that the world started believing it;

Khillat qubool aam ki pajata hai drogh,
Hota hai nashar jab mutwatar hunar ke saath.

A falsehood that is ceaselessly broadcast with finesse, finds geneal acceptance.

This means that the similarities between Islam and Sikhism are not restricted to belief in one God and humanity, but extends to the fact that under a deliaberate plan violence is being attributed to them. History in the past and media as at present have invented falsehoods and accusations galore. Our ears have got habituated to hearing lies and our minds to teaching them.

Saiyid Hamid, IAS (Retd.)
Chancellor, Hamdard University
Former Vice Chancellor Aligarh Muslim University
Former Home Secretary, Govt. of India.

Talimabad,
Sangam Vihar,
New Delhi- 110 062
7th Novermber 2006

Foreword

I had the opportunity to peruse Mr. Nanak Singh Nashtar's book " Shri Guru Granth Saheb mein Musalmanon ke liye hidayat" (Instructions for Muslims in Guru Granth Saheb). It deserves focused attention for a number of reasons. For one thing, it has seldom happened that the f ''ower of a particular faith should have asked the followers of another cree deliberate over the teachings of his (the former's) faith and derive benefit from them remaining all the time within the bounds of their own creed. Mr. Nanak Singh Nishtar is not out proselytizing. He is convinced that all the major religions insist on good conduct and cordial relationships. They want people to follow the straight path, they instruct them in good fellowship and in being good neighbours and enjoin them to struggle against temptations and to overcome them. For another, the author is also conscious of the many points of resemblance between Islam and Sikhism.

In the introduction of his bood Nanak Singh Nishtar has stated "we prostrate ourselves before Shri Guru Granth Saheb as the living Guru. Alongside Guru Granth Saheb we place also for obeisance a number of weapons. Normally, no other religion singles out arms for worship. Skhs and arms are inseparable from each other". One can differ from the concept of worshipping weapons but one cannot reject the underlying idea of revering them. The Poet of the East, Iqbal, while discussing the evolution and development of nations, has said.

Aa tujh ko bata doon main taqder-e-umam kya hai,
Shamsheer-o-sinan awwal taus-o-rubab aakhir.

Let me tell you about the destiny of nations. It begins with the sword

Some other books by this author

1. Safed Lahoo (Collection of poetry) -	Urdu
2. Shri Guru Granth Sahib - Konni Aani Muthagaloo -	Telugu
3. Shri Guru Granth Sahib - Nivadak Abhangwani (under print) -	Marathi
4. Sikhs in present context (Out of print) -	English
5. Selections from Guru Granth Sahib -	English
6. Sikhs - Challenges and Solutions (under print) -	English
7. Sikh - Muslim Relations (under Compilation) -	English

CONTENTS.

We are grateful to Andhra Pradesh Urdu Academy for partial contribution towards publication of this book.

English Title Cover : A Sikh Boy reading Shri Guru Granth Sahib
Urdu Title Cover : A Sikh Girl reading Shri Guru Granth Sahib
First edition : 1000 copies Year 2007
Bheta (offering) : Rs. 100/-
Urdu Computer : **SAM** Computers, 23-2-186, Moghal Pura, Hyd.
Ph: 040 - 6671 3027, Mobile : 9246 54 3027.

Published by :

International Sikh Centre For Interfaith Relations
(A project of Guru Nanak Dev Educational Trust)
" Sant Bhavan ", 15-3-137, Gowliguda Chaman,
Hyderabad-500012 - INDIA.
Mobile : 0 98 48 35 31 05
E-mail: nanaknishter@hotmail.com

Marketed by:

Bhai Chattar Singh & Co
Publishers & Book Sellers
1687, Kucha Jat Mal, Dariba Kalan, Delhi-110006.
Phones: 011 - 23 25 36 01
23 26 78 71
Mobile : 0 98 11 49 11 11
E-mail: bcsc@rediffmail.com

53146
5/6/07

SHRI GURU GRANTH SAHIB

(Universal Scripture of Mankind)

TEACHINGS FOR MUSLIMS

A Trilingual Presentation

(Gurbani in Urdu Script With English & Urdu Explanation)

Nanak Singh Nishter

M.A.(osm)

International Sikh Centre For Interfaith Relations

" Sant Bhavan " 15-3-137, Gowliguda Chaman,

Hyderabad-500012 - INDIA.

E-mail: nanaknishter@hotmail.com

Shri Guru Granth Sahib

Teachings For Muslims

Nanak Singh Nishter